جلد اوّل

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ط

الحمد للہ کہ دریں آوان سعادت توامان مخطوطات طیبات و مکاتیب ہدایات زیب مسمّاۃ بہ

مکتوبات طیبات!

معروفہ

بمہر چشتیہ

کہ تحضرت سید السادات نور الہدٰی امام ربانی غوث صمدانی عبد القادر الثانی سیدنا و مولانا السید مہر علیشاہ قبلہ دامت برکاتہم بجانب مخلصین و دیگر مستفیدین ارقام فرمودہ اند

بایما و رضا حضرت قبلہ صاحبزادہ شاہ غلام محی الدین صاحب دامت معالیہم

بسعی احقر الانام فتح الدین ساکن حال چک ۴۷ ع ضلع سرگودھا ڈاک خانہ دھریما

مطبوع خاطر گردید

حجازی پرنٹنگ پریس بیرون موچی گیٹ لاہور

لوہاری گیٹ لاہور

تحریر نور محمد شفیع

قیمت ایک روپیہ

تعداد ایک ہزار

نذرِ عقیدت

میں اس مجموعہ کو بلحاظ کمالِ عقیدت و اخلاص بحضور اعلیٰ حضرت قطب زمان امام دوران مجدد الدہر و مجتہد العصر حضرت قبلہ عالمین غوث السمأ والارضین سیدنا وسندنا مولانا سیّد مہر علی شاہ صاحب قبلہ کی نذر کرتا ہوں اور در حقیقت یہ نذر نذرِ قطرہ بسوئے بحر و ذرہ بجانب مہر ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف!!

احقر الانام
صوفی فتح دین

(حجازی پریس لاہور باہتمام حافظ محمد اسماعیل پرنٹر۔ پبلشر صوفی فتح دین نے چھپوا کر شائع کیا ۔ ۔)

اعتذار

اس مجموعہ کو مطالعہ کرنے سے پہلے یہ ملحوظ کر لینا چاہیئے۔

(۱) اس مجموعہ کی ترتیب کماحقہ نہیں ہو سکی۔ اس واسطے کہ مرتب صاحب ناتجربہ کار اور نااہل تھا۔

(۲) اس مجموعہ میں تمام تحریریں جو درج کی گئی ہیں۔ ان میں اس امر کا التزام کیا گیا ہے۔ کہ اس تحریر پر حضرت قبلہ عالم دام ظلہم العالے کے دستخط ہوں۔ یا آپ کا اپنا رقم فرمودہ ہو۔

(۳) ایک خط حضرت استاد الاساتذہ مقتدائے صالحین حضرت قاری صاحب مرحوم مغفور جناب قاری محمد عبد الرحمن صاحب کا بھی درج ہو گیا ہے۔

(۴) ایک ملفوظ بھی درج ہوا ہے۔ جس کا باعث یہ ہے کہ عمدۃ السالکین وقدوۃ التارکین حضرت چچا میاں عبد اللہ صاحب مرحوم مغفور اس کے راوی تھے اور وہ اصرار کرتے تھے کہ ملفوظ شریف ضرور درج کیا جائے۔ پس ان کے یادگار کے طور پر اس کو درج کیا گیا ہے۔

(۵) بعض اشعار پنجابی اور فارسی حضرت قبلہ عالم دام ظلہم العالے کے زبان مبارک سے مسموع ہوئے۔ وہ بھی درج ہیں۔ آپ کی تصنیف نہیں۔

(۶) بعض جگہ اشعار اور مضامین ناقص ملینگے۔ اس کا موجب یہ ہے کہ اصل منقول عنہ کرم خوردہ تھا۔ یا پھٹ کر ضائع ہو گیا تھا۔ پس جس قدر مضمون دستیاب ہوا۔ وہی نقل کر دیا ہے۔

التماس

برادران طریقت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جس وقت سے حضرت قبلہ عالم دام ظلہم العالی نے مقام محویت و استغراق میں جلوہ فرمایا ہے۔ اس وقت سے آپ حضرات مضطرب تھے۔ اور حضور پرنور کے مجلس جو سراپا فیض اقدس تھی۔ اور آپ کا کلام جوہر نظام جس کے آپ عادی تھے۔ اس سے ظاہری محرومی آپ حضرات کے سوہان روح تھی۔ احقر الانام نے خیال کیا۔ کہ ان ملفوظات کا قائم مقام اگر ہو سکتا ہے۔ تو آپ کے مکتوبات اللہ تعالے نے میرے اس خیال کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔ اور یہ مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگالیں گے۔ کہ ع ہست مجلس برآں قرار کہ بود۔ اگر آپ اس سلسلہ کو پسند فرماتے ہیں تو جو مکتوب حضور قبلہ عالم دام ظلہم العالے کا آپ کے پاس یا کسی مکتوب کی نقل ہو۔ وہ ہمیں دے دیں۔ ہم اس کی نقل لے کر اصل واپس کر دیں گے۔ آخر میں عرض ہے کہ اس مجموعہ کی اشاعت میں تمام تر ظاہری اور باطنی توجہ حضرت سید السادات فخر العباد ات حسنی الذات حسینی الصفات محی الدین فی الحسنات معین الدین فی البرکات مہر علی فی الاستقامتہ الثبات سیادی و سندی حضرت صاحبزادہ شاہ غلام محی الدین صاحب قبلہ دام ظلہم العالے کو دخل ہے۔ انھوں نے اس اشاعت کی ہر مرحلہ میں میری امداد فرمائی۔ میں ان کا شکریہ کرنا فرض جانتا ہوں۔

راقم آثم صوفی فتح الدین چک ۴۳ ڈاکخانہ دھریما ضلع سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۴ء

بجانب میاں محمد حیات صاحب قریشی صابو وال ضلع شاہپور

عزیز محمد حیات حفظک اللہ تعالیٰ - بعد از سلام و دُعا آنکہ

بفضلہ تعالیٰ اب صحت ہے - شدت گرما کی وجہ سے کچھ بخار اور ساتھ ہی ہچکی ہو گئی تھی

چالیس سال کی عادت چونکہ بحکم العادۃ طبیعۃ ثانیۃ طبیعت کا حکم رکھتی ہے لہذا جانبین راقم و اہالیان ضلع شاہپور پر پریشانی کا اثر پڑ رہا ہے - مگر نہ دوری دلیل مہجوری بود کہ بسیار دوری ضروری بود - مجھے نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ لوگ تماشا دیکھیں جس ذاتِ عالی کیساتھ میرا سروکار ہے اُس کا مسکن و آرامگاہ وہ عالم ہے جسکا روزن میرے دماغ میں مشاہدہ کے لئے موجود ہے - اہالیان ضلع شاہپور کے مخلصین کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مصائب سے محفوظ فرما کر صراط مستقیم پر قائم رکھے - آمین - بغیر قصدِ زیارت اہل اللہ دورہ کرنا اور اپنی جھونپڑی سے قدم باہر رکھنا خلاف عادت ہے - ورنہ مخلصین کو خوش کر دینا ذالِکَ تقدیرُ العزیز العلیم - والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً و آلہ وصحبہ

الحمد للہ کہ حاجی صاحب مامون ہیں - برخورداران حفظہم اللہ تعالیٰ کو دعوات سب کو واجب

نقل دستخط الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

۹ ربیع صفر المظفر ۱۳۴۳ھ
مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۴ء

به صاحبزاده صاحب صاحبزاده محمد محمود تونسوی

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ دامت عنایتکم تسلیم ونیاز - چہ میگوئیاں وہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ دُور تک تھیں - جنکا نتیجہ ناکامیابی ہوئی - اور یہ وہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ علیٰ ہذا القیاس (ام ابرموا امرًا فانا مبرمون) (ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین) تشبث بالباغی اور اختیار مزاحمت مابین ہذا واقعی اسی غرض سے تھا - مگر بحول اللہ وقوتہ بے سود سمجھنا چاہیئے۔

جناب کا تمسک درحقیقت بالمسبب اور بظاہر بالاسباب ایہامًا چاہیئے یعنے حریف مقابل کو محض وہم میں ڈالنے اور مغالطہ دینے کے لئے چاہیئے نہ انکی طرح از قبیل اخذ بالنواجذ مضمون ہذا کے لئے استشہادًا ایک مقبول سلطان العاشقین رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ذیل عرض کیا جاتا ہے۔ (وہو ہذا)

فاوہمت صحبی ان شرب شرابھم　　　به سر سری فی انتشائی بنظرۃ

یعنے نظر بازوں اور پرستاران حسن مقید کو دھوکہ دینے کے لئے میں صورت پرستی میں ان کا شریک بنا ہوا تھا - تاکہ وہ خلاف واقعہ مجھے اپنے جیسا سمجھ رکھیں - اور فی الواقع میں اطلاق کا شیفتہ تھا نہ تقیید کا۔

خداوندا بحرمت آنانکہ از خود گسستہ وبتو پیوستہ اند شہود و محبت ذاتیہ خود نصیب گرداں و مارا از مارہائے بخش واز زندانِ تنکرات نجات وافعل بنا ما انت لہ اہل والحمد لک اولًا واخرًا والصلوٰۃ والسلام منک باطنا علیک ظاہرًا وآلاٰل والصحب طرًّا - اس وقت میں رخصت ہوتا ہوں پھر کسیوقت حاضر ہوں گا۔

حفظکم اللہ تعالیٰ مع الاولاد الکرام والاحباب العظام

(از گولڑہ بقلم خود)

بنام ملک غلام حسین

مخلص برخوردار غلام حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا آنکہ محبت نامہ کاشف مافیہا ہوا۔ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے مکرمی پیر ولایت شاہ صاحب ساکن نوشہرہ کے علاقہ سون سے وجہ التوا و ترک ارادہ سفر سون وغیرہ آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ قصہ طویل ہے۔

دعاگو مہر علیشاہ بقلم خود

۱۲۔ ستمبر ۱۹۲۲ء بروز جمعہ — صاحبزادہ محمود صاحب

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ و دامت عنایتکم

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ معہ نقل استغاثہ موصول ہوئے ع صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد حضرات کی توجہ کا نتیجہ ہے ورنہ شریف آدمی اپنے احباب و متعلقین کی حمیت و حمایت میں اپنے قابو میں نہیں رہتا۔ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ امید ہے کہ نتیجہ اچھا ہوگا۔ زیادہ نیاز

(از گولڑہ بقلم خود)

---

۱۸ ستمبر ۱۹۲۴ء صاحبزادہ محمود صاحب تونسوی کی طرف بجواب مرقومہ صاحبزادہ صاحب

روز شنبہ ۱۳ ر صفر المظفر

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ و دامت عنایاتکم

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ کا شکریہ۔ غالباً جناب کو میرے عریضہ میں لفظ (پیر یعنی) کہ بہ چہل سال عمر عزیزت گذشت مزاج تو از حال طفلی نگشت ملحوظ ہوگا۔

مطلب سائل

الٰہی! پیر اور ناتواں بندہ تیرا باوجود اسکے کہ (پیری و شاہد پرستی ناخوش است) اور اس حالت

ستمری طفلانہ حرکات نازیبا مستغرق بحر عصیان ہے- اس کی پیری کو زیر نظر فرماتے ہوئے
اس کے اعمال کو نظر انداز فرما اور عفو و بخشش کر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ حشر کے
دن ایک معمر سفید ریش سیاہ جریدہ سے پوچھا جائیگا کہ تم نے ہمارے احکام کی تعمیل کی ہے یا کیا
جواباً خوف کے مارے سراسر جھوٹ کہیگا- کہ الہی میں نے تیرے سب احکام کی تعمیل کی- یہ کیا وہ کیا
حکم ہوگا کہ اس کو بہشت میں داخل کردو- ملائکہ عرض کریں گے کہ الہنا تو علام الغیوب ہے- یہ
سراسر جھوٹ کہتا ہے اللہ جل شانہ فرمائیگا- بیشک میں جانتا ہوں کہ اس نے سراسر جھوٹ کہا ہے
مگر مجھے اسکی سفید داڑھی سے حیا آگیا ہے- لہذا یہ نیاز مند نے بھی (پیری) کو سامنے رکھکر
معافی چاہی نہ یہ کہ طوق غلامی میرے گلے سے نکالا جائے اور نہ حضرت سعدی علیہ الرحمہ اس
جرم کے مرتکب ہیں اور نہ ہی یہ ہوسکتا ہے- العبد عبد والرب رب گو شہود میں انا الحق
ھو الحق انت الحق کوئی کہتا پھرے- پھر وہی بات ہوئی نکالیں کیونکر دل سے اس کمال
ابرو کے پیکاں کو- نہ پیکاں دل کو چھوڑے ہے نہ دل چھوڑے ہے پیکاں کو بخدمت
صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالے تسلیمات و نیاز- سب کو واجب نیاز مندے از گوڑہ

---

۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء — مخلص فی اللہ مولوی فضل احمد صاحب

بعد سلام و دعا آنکہ بوجہ علالت طبع بجواب مکتوب توقف ہوا مگر مسئلہ افضلیت میں
حق بجانب آپ ہیں- جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر مساجد کی افضلیت کا معتقد ہے
وہ سراسر لسان شریعت ولسان حقیقت سے بے بہرہ ہے- فقہاء و محدثین و سائر علماء اسلام متفق بہ
و مجمع علیہ یہی ہے- کہ آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم افضل المخلوقات ہیں حتّی کہ مساجد و سائر
امکنہ متبرکہ عرش و کرسی سب سے- اور بحسب لسان حقیقت اعیان و اسماء سب ظہورات ہیں
حقیقت محمدیہ کا بناء علیہ افضلیت اسکی سائر صفات پر ٹھہری صفت کون ہو یا غیر اس کا لہذا
واعظ صاحب کو بوجہ عدم رسائی مبنی علیہ دوسری جملہ افضلیت علی القرآن میں بھی جاہل کہنا مناسب نہیں

حفظہا عندی والعلم عند اللہ والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً وآلہ وصحبہٖ" دستخط خاص حضرت قبلہ عالم

---

۱۴ اگست ۱۹۲۵ء مخلص فی اللہ الطاف حسین صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ محبت نامہ کاشف ما فیہا ہوا۔ سوال (۱) مُردہ کی رُوح وفات کے بعد کہاں جاتی ہے۔ آیا جوابدہی میں ماخوذ ہو جاتی ہے یا دنیا میں اپنے جسم عنصری کے اوپر پرواز کرتی رہتی ہے جیسا کہ بعض اہل ہنود کا خیال ہے۔

جواب (ا) مومنین کی رُوح افلاک سبعہ سے اوپر مقام علیین میں اور کفار کی اسفل السافلین میں قیام پذیر ہوتی ہے۔ صرف جوابدہی کے لئے بدن عنصری کیساتھ تعلق دیا جاتا ہے جسکا اثر دگرگونہ حیات ہے۔ نہ یہ حیات دنیوی جو منشاء تغذی اور چلنے پھرنے کا۔ جوابدہی کے بعد یہ تعلق بھی نہیں رہتا۔

نوٹ:۔ دنیا میں روح حقیقی جو (قل الروح من امر ربی) سے مُراد ہے رُوح ہوائی کیساتھ راکب اور مرکب کا تعلق رکھتا ہے۔ بعد الموت روح ہوائی بعنوان دیگر بخار لطیف مع جسم عنصری کے فنا ہو جاتے ہیں۔ اور روح حقیقی کو بجائے روح ہوائی کے ایک اور رُوح برزخی سواری کے لئے ملتا ہے۔ جو عالم مثال میں سے ہے۔ دنیا میں بھی اور بعد الممات عالم مثال میں بھی یہ مرکب جس کو تسمیہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ روزن ہے قبول فیضان کے لئے رُوح حقیقی سے جو عالم قدس میں ہا ہے تفصیل اس اجمال کی ان اوراق میں گنجائش نہیں رکھتی۔

(سوال (ب) بارہ سال سے کمسن بچے کیساتھ بھی وہی سلوک ہوتا ہے جو بڑوں سے ہوتا ہے۔ یا کچھ رعایت ملتی ہے

جواب۔ مومنوں کے نابالغ بچے جنت میں اور ایسا ہی کفار کے بھی بقول بعض قیام پذیر ہوتے ہیں

سوال (۳) کیا یہ درست ہے کہ جہاں آدمی مرتا ہے وہاں چالیس دن تک روح آتی ہے

(جواب) روح کا آنا تو نہیں البتہ ایک گونہ تعلق اور نگاؤ خاص طور پر رہتا ہے۔

اسی جواب سے سوال چہارم کا جواب بھی سمجھ لیوں۔ (نقل دستخط)

الحمد للہ کہ جانبین ہیں خیریت ہی والسلام (العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

---

۲۳ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ مخلصی فی اللہ مولوی تاج الدین صاحب حفظکم اللہ تعالٰے

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ محبت نامہ کاشف ما فیہا ہوا۔ مخلصا اتنا تو علماء ظواہر میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ علم غیب بالذات علام الغیوب کا خاصہ ہے اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو بالواسطہ نبوۃ لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ حملہ اولی پر اور فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول) قضیہ ثانیہ پر ناطق ہے۔ اس باب میں لسان حقیقت کا بیان جو بمدارج برتر عقل و قیاس سے بغیر تعلم کتب مدونہ مالک مقام احدیۃ الجمع ناممکن ہے جس کے حصول کیلئے گم از کم یکدفعہ آپ کو سفر کرنا پڑیگا۔ والسلام

والحمد للہ اولا و آخرا والصلوٰۃ والسلام منہ باطنا علیہ ظاہرا و آلہ و صحبہ اجمعین

دستخط قدس نمسط حضرت قبلہ عالم صاحب بقلم خود

بروز پنجشنبہ ۵۔ ربیع الاول مکرمی و معظمی حفظکم اللہ تعالٰی و دامت عنایتکم

تسلیم و نیاز عنایت نامہ گویا تبصرۃ بعیوب النفسا موجب تنبیہ ہوا۔ مکرما ملائکہ کی کیوں (اتجعل فیہا) لاعلمی کیوجہ سے تھی۔ جسکا تدارک (سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا) سے ہوا۔ مانحن فیہ والی کیوں کا منشاء درد ہے (مصرع) درد را جز آدمی درخور نیست۔ مذکورۃ الصدر کیوں کلفائل بوجہ گستاخی معتوب مؤخر الذکر کیوں کا مترنم معذور اور قابل رحم ترنم کا موجب وہی درد۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ درد اور اسرار درد رقیب سے محض رکھے جاتے تھے۔ اب وہ وقت آگیا کہ بوجہ شدت درد جسم

ل۵ دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں — روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں — ہے بجا بازار و فاش منہ

جو حاجب اسرار تھا۔ نحول اور تحلیل میں آ کر مظہر اسرار یعنی باعث گریہ و زاری ہوا۔ حضرت عشق اور درد کی نیرنگیوں میں سے ہے اجتماع امور متضادہ یعنے ظہور و خفا و للہ در القائل ؎

وکشف حجاب الجسم ابرز سرہا | بہ کان مستترا لہ من سرایرتی
فکنت بسری عنہ فی خفیتہا | خفتہ لوھن من نحولی انیتی
فاظھر فی سقمہا کنت خافیا | لہ والھوی یاتی بکل غریبتہ

ایسی حالت میں دوسروں کی بھی خواہی تاکہ شکر مشوش نہ ہوں۔ حسب مرتبہ حسینی اخلاق حسنہ سے بہرہ مندی ہے۔ وذالک ہو الفوز العظیم والحمد للہ علی ذالک
آخری معروض بحسب صریح مصداق آیۂ کریمہ (کالذین امنوا واتبعتہم الآیہ) جناب کو مبارک و بشارت والحمد للہ اولا و آخرا والصلوۃ والسلام منا باطنا علیہم ظاہرا

(دستخط)

مکرمی معظمی حفظکم اللہ تعالے ودامت عنایتکم۔

تسلیم و نیاز۔ جناب کے پہلے عنایت نامہ کے جمل ذیل تھے۔ (کہ ہوں کیا اور کیوں ہوں۔ اگر ہوں تو کیوں اور نہ ہوں۔ کیوں؟ اور یہی کیوں کہنا ہی بدتر از کفر ہے۔ کہ کیوں کسکو کہا جا رہا ہے اور کیا اس کو کیوں کہنا کفر سے بدتر نہیں ہے۔ بالکل بدتر از کفر ہے۔ خاکم بدہن میرے فکر میں تو تمام ملائکہ نے جبکہ کہا ہے کہ اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک یہ کیوں کہا ہے اور کیوں کہنا بدتر از کفر ہے جو کہ صرف ایک عزازیل کو سزا دیگئی۔ اور باقیوں سے چشم پوشی اور ایسا لکھا جو لکھا گیا ہے یہ بھی بدتر از کفر ہے کہ کنکے حق میں کون لکھ رہا ہے۔ ۱۲)

میں نے عرض کیا تھا کہ ملائکہ کا اس پر کیوں کہنا لاعلمی کی وجہ سے تھا۔ جس کا تدارک (سبحانک لا علم لنا) سے ہو گیا۔ اور جناب کا کیوں کہنا درد کی وجہ سے ہے۔ ع درد را جز آدمی در خورد نیست

لاعلمی یا درد کیوجہ سے بجناب باری عزاسمہٗ صدور لفظ کیوں بغرض حصول علم در فع درد موجب عتاب نہیں ہوسکتا۔ خلاف عزازیل کہ اس نے ابا اور انکار سجود سے کیا تھا نہ کہ باقی ملائکہ نے فسجدوا الا ابلیس) اباء از سجدہ اور رہے اور جہالت یا درد کے ازالہ کے لئے کیوں کہنا اور جیز باقی جو کچھ کہ عریضہ میں عربی اشعار عرض کئے گئے تھے۔ موجب افشاء درد کا بیان تھا۔ دعاء اسعد عاہے کہ اللہ تعالےٰ بطفیل مقبولانش ستاری وغفاری کا معاملہ با بنین سے فرمائے۔ بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ تسلیمات ودعوات سب سے نیاز سب کو واجب

دستخط قبلہ عالم

بروز یکشنبہ

۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

معظمی مکرمی حفظکم اللہ تعالےٰ ودامت عنایاتکم

تسلیم ونیاز۔ خوب فرشتہ بن کر لکھیں تو اور آدمی بنکر لکھیں تو بھی نامناسب اور بیجا نہیں۔ سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کا سوال اگر (ولکن لیطمئن) کے لئے تھا۔ تو اسیطرح ملائکہ کا استفسار بھی (ولکن لیطمئن نفوسنا) پر مبنی تھا۔ نہ از روئے انکار واعتراض وحسد اور اسی قسم کے استفادات واستفسارات عصمت مسلمہ فی الملئکہ والانبیاء علیہم السلام کیلئے منافی نہیں استفسارات کذائیہ دفعاللجہل والتحیر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بحضور نبوی اور ملائکہ سے بجناب باری عزاسمہٗ سے ہوتے رہے ہیں کتب صحاح بکثرت ایسے واقعات سے مملو ہیں مثلاً حدیبیہ میں قول فاروق اعظم رض (السنا علی الحق یا رسول اللہ) وسوال ملائکہ دفعاً للجہل دربارہ ادخال ایک عاصی جنت میں کما فی البخاری وغیرہ اس سے معلوم ہوسکتا ہے جناب کا آخری نوٹ (اگر جسارت سمجھی جائے تو فرشتہ بنکر عرض کیا ہے نہ آدمی بنکر الخ اجارتاً بھی دربارہ معصومین۔

نوٹ ۔ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء) کہنا از قبیل اظہار موجب تعجب تھا نہ از روئے حسد۔ ایسا ہی (ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک) بوجہ تکبیر وخود پسندی نہ تھا بلکہ تکمیلاً لسبب التعجب)

بخاری میں ہے ایک گنہگار کے لئے جس کا نامہ اعمال گناہوں سے پر ہوگا۔ حکم ہوگا کہ اسکو بہشت میں

لیجاؤ ملائکہ عرض کریں گے - کہ الہنا تو سلام الغیوب ہے اسکا اعمالنامہ گناہوں سے بھرا ہوا ہے -
حکم ہوگا کہ بیشک بھرا ہوا ہے - مگر دنیا میں یہ عاصی میرے ایک مقبول بندے کے پاس حاضر ہوتا تھا
اس پر ملائکہ عرض کریں گے - کہ دنیوی مطلب کے لئے جاتا تھا نہ کہ للہ حکم ہوگا - جسطرح جاتا تھا
میں اپنے بندوں سے وعدہ کرچکا ہوں ھم قوم لا یشقیٰ جلیسھم زیادہ نیاز
بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالیٰ تسلیمات و دعوات سب سے ماوجب

معظمی مکرمی حفظکم اللہ تعالیٰ

۱۴ - ربیع الثانی روز دوشنبہ

تسلیم و نیاز - عنایت نامہ کاشف مافیہا ہوا - بیشک جاہلین گو ایسے ہی ہیں جیسا کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے - مگر یہ استغاثہ نہ ہونے بطریق اصالت کے لئے مستبعد سمجھا جاتا ہے - نہ کہ علی سبیل الوکالہ کے لئے جیسا کہ عرض کیا گیا تھا - تا کہ آپ روضہ مقدسہ میں حاضر ہو کر استغاثہ پیش کریں - رہا سوال کیوں سو اسکے متعلق جناب اسی عنایت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں - کہ (غرض جو کچھ ہو میرا سوال نہ حسداً ہی نہ طعناً) بنابریں الحمد للہ کہ ملائکہ کی عصمت تو محفوظ رہی - اور پھر اس عنایت نامہ میں ہے - کہ ملائکہ کو صفی اللہ سے ...... نہ تھا - یا ابتک نہیں ہے - اب دیکھئے کہ جب وہ میرے اعمال نامہ میں الفاظ ثبت فرما رہے ہیں - تو اپنے امکان تک کہاں تک سزا دینے یا دلانے میں سعی فرماویں گے - معروض ہی کہ جب سزا دینے یا دلانے میں حتی الامکان کوشاں ہیں تو پھر برخلاف تصریح جناب مسطور الصدر ملائکہ حاسد بھی ہوئے - اور طاعن بھی مزید برآں معاند سزا دلانے والے بھی -

رہی جسارت سودہ بھی موجودہ مروجہ زمانہ کے آداب و مصطلحات کو زیر نظر رکھتے ہوئے محسوس ہوتی ہی نہ بلحاظ واقعہ موجودہ زمانہ کے لوگ تو تو میں کو برا سمجھکر لفظ آپ و جناب استعمال کرتے ہیں اور عرب بہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (یا انت قلت) سے خطاب کرتے تھے - ایسا ہی عالم ملائکہ میں لکھنوی تکلفات آداب عنوانیہ نہ تھے - المجعل فیہا من یفسد فیہا کہنا ان کا لطریق اعتراض نہ تھا - بلکہ

بلکہ مقصود استفسار وجہ حکمت تھا - اور غیبت بنی آدم بقصد تحقیر و اہانت نہ تھی بلکہ بیان وجہ اشکال کے لئے تھی جو جائز ہے - چنانچہ ہندہ زوجہ ابو سفیان کا بحضور نبوی مقولہ ہے کہ ان ابا سفیان رجل شحیح ای بخیل ممسک و لم یمنعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ الغیبۃ اور قول ملائکہ (ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک) کا منشاء عجب وتکبر نہ تھا - بلکہ اس سوال کی معذرت کا اظہار ہے - علی بعض المحملات یعنے ہمارا سوال اسوجہ سے نہیں کہ ہمکو حکیم مطلق کی حکمت کاملہ میں کسیطرح کا شک ہے - کیونکہ ہمیشہ سے ہمارا وظیفہ تسبیح وتقدیس وتنزیہہ باری عز اسمہ از موجبات نقص ہے - بلکہ ہمارے سوال کا منشا ازالہ جہل وتحصیل علم ہے - منجملہ وجوہ جہل یہ بھی تھی کہ اپنی تسبیح وتقدیس کو وہ کافی اور کامل سمجھے ہوئے تھے - جو خلاف واقعہ ہے - لہذا (ان کنتم صادقین) سے زیر عتاب ہوئے - اس قسم بیان غیر واقعی جسکو کوئی غلط فہمی سے بیان کرے از قبیل کذب مذموم نہیں کہا جاتا - البتہ (سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا) سے ظاہر ہے کہ ملائکہ ترک اولی کے مرتکب ہوئے - کیونکہ سوال از تفاصیل وجوہ حکمت واسرار غامضہ خلاف اولی ہے - جو اہل کمال کے شایاں نہیں - ھذا ما عندی والعلم عند اللہ ملائکہ نے بنی خاکی مخلوق کے بارہ میں کیا جو کچھہ کہ کیا مگر جناب بھی بحیثیت انتقام یاد کالت منجانب خاکیان تعاقب کو چھوڑنے والے معلوم نہیں ہوتے ہیں میرے خیال میں تعاقب یا انتقام کسی خلاف اولے اور (لا علم لنا) تک محدود ہونی چاہیئے - اور بس

مخلص میاں نور الدین لاہوری کا تار مبارکبادی آمدہ از لاہور تاریخ ۱۱ - ربیع الثانی کے ملاحظہ پر یہاں سے ارجنٹ تار مبارکبادی قطب پور کو بھیجا گیا تھا - غالباً جناب کو پہنچا ہوگا - اللہ تعالے آپ کو مع اولاد واحفاد الے یوم القیامۃ مع متعلقین ومخلصین ہمیشہ حساد واعداء سے محفوظ رکھے - سب سے سب کچھہ

بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالے التسلیمات ودعوات سب کو واجب

(نیاز مند از گولڑہ بقلم خود)

معظمی و مکرمی حفظکم اللہ تعالیٰ من المکروہات وامت عنایتکم۔

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ معہ تار موصول ہو کر موجب تشویش نیازمندان ہوا مگر بفضلہ تعالیٰ (لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا) بوجہ اسامیت تعزیت عزاء کا مل سہارا اور بھروسہ دے رہا ہے۔ گو تکوین ارادہ مرضیات و غیر مرضیات دونوں پر حاوی ہے۔ مگر ملحین و متضرعین کا الحاح ولو کانوا عصاۃ فتراک رحمت و غفران کو بتوفیقہ چھوڑنے کا نہیں۔ بعض مقبولین کا مقولہ رباعی ذیل ہے۔

باز آ باز آ ہر چہ ہستی باز آ — گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست — صد بار گر توبہ شکستی باز آ

بار تشویش کو نیازمندوں پر چھوڑیں۔ اور متوکلاً علی اللہ منتظر رحمت و غفور رہیں۔ زیادہ زیادہ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً و علیٰ آلہ و صحبہ ظٰہراً۔

العبد

المشتکی والملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ

مہربان من حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ عنایت نامہ کاشف ما فیہا ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اسوقت آپ خدا سے دعا کریں کہ فیصلہ ترکوں کے حق میں ہو۔ پہلے عنایت نامجات میں دعا کو بے معنی اور لاشے قرار دیا گیا تھا۔ اور آخری عنایت نامہ میں دعا سے آویزش موجب تعجب ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ کو کرنا چاہئے تھا۔ اور نہایت آسان تھا۔ اس کا وقت گذر چکا ہے۔ الخ

ایسے نقرات کے متعلق گفتگو ملاقات پر رہنے دیجئے۔ آپ خواہ کچھ سمجھیں اور خواہ ہم اس قابل نہیں مگر ہم بلحاظ اخوت اسلامی و حق صحبت سالہا گذشتہ آپکے بہی خواہی میں قاصر ہونگے۔ اور ہمیں کب یہ دعوے تھا کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے اور ہم نے کب آپ کو پنجاب میں بلانے کی تکلیف دی تھی۔ وہی دیا جسکے ہاتھ میں ملکوت کل شئے ہے۔ وہی طرط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گو میں ایک ایسا ہوں مگر سب بزرگان دین کے حق میں آپ کا ایسا زعم بالکل غلط ہے۔ آپ کے ہیچ کے بالمقابل ہیچ کہنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کہ آپ میں مادہ سوء ظنی کا غالب ہے۔ ہماری نسبت آپکے خیالات (خیر خواہی برطانیہ وغیرہ وغیرہ) بالکل غلط اور خلاف واقع ہیں وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ہر شخص کو اپنے قلبی عقائد اور ادراکات پر علم ہوتا ہے۔ پھر کیونکر نہ کہوں کہ آپ میں مادہ سوء ظنی اور کج فہمی غالب ہے آپکے ہدایت نامجات میں کتاب اللہ و کتاب الرسول سے اصلاً کام نہیں لیا گیا۔ آجکل کے لوگوں کیطرح صرف خیالی امور مبنی علیہا قرار دیگئی ہیں۔ آپ جیسے تحقیل یافتہ انسان سے ایسے معلومات کا ظہور مقام حیرت ہے آپ ضرور ناراض تو ہونگے مگر ہماری اس پیشنگوئی کو یاد رکھنا کہ آپ کے حق میں ہم ویسے ہیں اور ہونگے. جو پہلے تھے۔ ہمکو آپ سے مدح یا ذم یا لوگوں کے مطاعن سے بچنا جیسا کہ آپ لکھتے ہیں ملحوظ نہیں اس علیم اور لطیف قبل کل لطیف نے محض اپنے فضل و کرم سے امور مذکورہ کو ملتفت الیہا نہیں چھوڑا۔ واما بنعمة ربك فحدث) آپکا ویسا ہی دعاء گو جیسا کہ تھا۔

از گولڑہ بقلم خود

مخلصی فی اللہ حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالٰے

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اما بعد عنایت نامہ کاشف ما فیہا ہو کر موجب تعجب ہوا۔ آپ جیسا فہیم جو عرصہ دراز سے ہماری روش و عقائد سے پورا واقف ہو پھر ہماری نسبت یہ خیال کرے۔

(الف) مدت مدیدہ سے ہمارا خیال دربارہ عدم جواز فوجی ملازمتیں بحیثیتیں خاص و عام پر روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ اور بفضلہ تعالٰے بسبب ہدایات ہمارے بہت لوگوں نے ترک بھی کردیں۔

(ب) ہمارا تفرقہ جمعیت آراء سے اصول شرعیہ پر مبنی ہے۔ وہ بھی بعض امور میں نہ مطلقاً اور نہ اس بنا پر کہ معاذ اللہ ہمیں کفار کی طرفداری منظور ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمارے قول سے (کافر کا طرفدار من جھتہ الکفر ہوتا ہے) استنباط کیا ہے اور شکوک اربعہ میں سے اول ہی تحریر فرمایا (اول میرے خیال میں آپ گورنمنٹ کے طرفدار تو ہیں۔ مگر من جھتہ الکفر نہیں الخ حضرت صاحب! آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ گورنمنٹ کے ان احسانات کو تحریر فرمائیں گے۔ جن کے باعث آپ طرفدار ہیں۔

جواباً گذارش ہے کہ آپ نے پہلے عنایت نامہ میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ آپ (راقم) کو لوگ گورنمنٹ کا طرفدار کہتے ہیں۔ ان کے تردید میں جملہ ذیل میں نے لکھا تھا۔ کافر کا طرفدار من جہتہ الکفر کافر ہوتا ہے جس سے مطلب یہ تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ اسلام و کفر کا مقابلہ ہو۔ کافر کا طرفدار مسلمان نہیں ہو سکتا بلکہ وہی ہو گا جسکو کفر مرغوب محبوب ہو اور من جہتہ الکفر اسکی طرفداری کرے۔ اور بحمد اللہ و احسانہ میں مسلمان ہوں گویا اثبات المدعی بابطال نقیضہ در رنگ قیاس استثنائے ٹھیرا۔

قید (من جہتہ الکفر) بوجہ اس کے کہ اس کو صحت قضیہ میں دخل ہے۔ ضروری الذکر ٹھیرے اور قضیتہ مذکورہ بالا میں بعد ملاحظہ مقابلہ اسلام و کفر اس احتمال کی گنجائش ہی نہیں۔ جس کو آپ نے بیکر استفسار فرمایا ہے۔ کہ حضرت شاہ صاحب الخ

تعجب اس پر ہے کہ باوجود مانعین ایک ملاحظہ مقابلہ دوسرا ہمارا معاملہ در وقت مذکور الصدر جس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ و عموم نقیض قید لینے لا من جہتہ الکفر اسے احتمال کو لیا۔ اور اس میں انحصار سمجھا اور استفسار فرمایا۔ الزام و دفع الزام میں جانبین کو ملاحظہ وقت و مقابلہ منظور ہے۔ نہ اطلاق تاکہ سنو طیت حکم بالقید المذکور نفیاً و اثباتاً مقصود ہو۔ کما فی العقائد ہاں اس پہلو کو بھی ہم عند الملاقات بیان کرینگے) جس پر الزام عائد نہو گا۔ میرے خیال میں باقی شکوک ثلاثہ کے متعلق شکوک لکھنے کی حاجت نہیں اسیقدر لکھنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ والتفصیل عند التلاقی

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

عزیزی محمد حیات و سائر زوار حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد اہداء سلام و دعا آنکہ پہلے تار جدہ سے بعد ازاں خط موصول ہو کر باعث خوشنودی مہجورین ہوا۔ حضرات زوار۔ اس میں شک نہیں کہ حق سبحانہ و تعالےٰ سمیع بصیر علیم علی الاطلاق ہے۔ کوئی امر اس سے پوشیدہ نہیں۔ مگر گنہگاروں کے معروض نجات طلبی کا ضروری طور پر محل اجابت تک پہنچانے

حبیب اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی وساطت وسفارش پر موقوف ہے۔ کما قال و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما) روضہ مطہرہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حاضر ہو کر اس آیت کو پڑھکر عرض کرنا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سراپا گنہگار حضور میں حاضر ہوئے ہیں آپ بدرگاہ مجیب الدعوات ہماری سفارش فرماویں تاکہ غفار الذنوب اپنے سچے وعدہ کے مطابق ہمیں مغفرت عطا فرماوے اور یہ سہ

غریقِ بحرِ عصیاں مہرشاہ کو — مدینے جلد بلوایا تو ہوتا
نرالی جھلک دکھلا کر پیارے — بتوں سے سجدہ کروایا تو ہوتا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ قدر حسنہا وجمالہ

اللھم صل علی مُحَمَّدٍ اکحل العینین

اللھم صل علی محمد اراج الحاجبین

کیا کچھ کم کیا نوکِ مژہ نے — بھواں کے بل کو سمجھایا تو ہوتا

اول مہاراجہ چال مہاں لچہ کیڑھی وللے دیاں کھلیاں — کھلیاں کھلیاں عمر وہانڑیں ڈکھن پیر اندیاں تلیاں

پڑے ہیں دیر سے کوچے میں تیرے — کبھی ٹھوکر سے جھنجلایا تو ہوتا

مکرر

غریق بحر عصیاں مہرشاہ کو — مدینے جلد بلوایا تو ہوتا

سب کو ما وجب والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً

العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ الدعوہا مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

لئن شکرتم لازیدنکم

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ ووفقک لما یحب ویرضے

دعا وسلام ایسے شفیق اور بے نظیر محقق عالم حفظہ اللہ کے زیر تعلیم ہونا اس وہاب الاخلاق

کا کمال احسان ہے۔ ایسے استاذ کے حسب ہدایت کاربند ہونا موجب حصول مدعا ہے ہر کام اور ہر حال
مین اسے لطیف قبل از لطیف کے طرف دھیان رکھو۔ اور اسی کے دست نگر رہو۔ دررحم امہات اسکی
بے عوض عنایت نے کیا کچھ کم کیا ہے۔ جو آیندہ نہ کرے گا۔ صرف اسے ایک نعمت کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا
کہ باوجود اطلاع علی العاصی عفو و رحم و ستاری سے معاملہ فرمارہا ہے۔
ایسے ستار رحیم سے بہرحال کامل امید کامیابی کے ہو سکتی ہے۔ مکرر لکھتا ہوں کہ بہرحال اسے اسی کے
دروازہ پر گر گڑانا اور اس سے محظوظ ہونا۔ اصل الاصول ہے۔ حصول سعادت دارین کے لئے خالص بندے کو حصول
مطلب سے چنداں حظ نہیں ہوتا جسقدر کہ اس کے آگے منہ پھیلانے اور اظہار نیاز سے اول لازم ہے اور
ثانی عبادت۔ عالم فاضل متصف باوصاف کاملہ ہمہ شدیم مگر بندہ او نشدیم کہ در بند خویشیم خواہ از عالم دنیا یا
از عالم عقبیٰ بندہ از بندگانش فرمودہ ؎

غبار خاطر عشاق مدعا طلبی است | بخلوتے کہ منم یاد دوست بے ادبیست

برخوردار قائم علی بعد دعا و سلام مسنون واضح
اسوقت چاہتا ہوں کہ تمہارا خط بعینہ تمہارے والد کو بھیجدوں بخدمت مکرمی جناب مولویصاحب
حفظہ اللہ و وفقہ لما یحب سلام مسنون الاسلام و دعا ہمہ طلبا را دعا و سلام ہا ہمہ مخلصان اہل ترک کو دعا
و سلام عبدہ المذنب مہر شاہ بقلم خود۔
معنی ابیات ذیل حسب فہم ناقص آنکہ والعلم عند اللہ

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال | کہ من از خدا پیش بودم دو سال

خدا سے مراد مرتبہ اسماء مفصلہ جو بیسکر درجہ مین واقع ہے۔ بہ نسبت ذات صرفہ کے یعنی میں مرتبہ الوہیت
(اسماء مفصلہ) بعنوان دیگر علماء سے دو سال یعنے دو درجہ پیشتر تھا۔ ایک درجہ یہ (اسماء مفصلہ) اس سے پہلی تعین
وحدت یعنے قابلیت محضہ و اجمال مطلب یہ ہوا کہ واحدیت اور وحدت سے پہلے (یں) میرا تعین مندمج فی الذات

من آں وقت کردم خدا را سجود | کہ ذات و صفات خدا ہم نبود

یعنی تجلی علمی میں میرا عین ثابت بلسان امکان و استعداد عابد و ساجد خدا کا تھا۔ جبکہ خدا اور اس کے

سفارت سانے ظہور نہیں پکڑا تھا - والسلام عبید کمہ الفشاوری

یا اللہ

اے غلام غوث اعظم فکر کن — فکر کن در خلقت پس شکر کن
(غلام محی الدین)

جمع گشتہ در تو عالم خلق وامر — جسم تو خلق است روحت ہست امر

ہست در تو جملہ از عالم کبیر — زیں جہت شد نام تو عالم صغیر

جد تو کل شد ملائکہ جزء او — زیں سبب آمد خطاب اسجدو

تیسرے بیت کی تشریح ملاحظہ ہو - والسلام

اسوقت زیادہ لکھنے کی فرصت نہیں - سب کو سلام و دعا

الٰہی شادی کا خاتمہ بالخیر ہو - تحریر ھذا کو محفوظ رکھو - واپس لانا ضروری ہوگا - کہ نظر ثانی کیجائے -

قولہ — ہست در تو جملہ از عالم کبیر — زیں جہت شد نام تو عالم صغیر

تشریحش آنکہ - موجوداتے کہ بمنزلہ انگندن معمار گل است تا کہ قبول کند ہر شکل را بحسب ارادہ بناھبا ہست کہ در اصطلاح فلاسفہ اورا ہیولے مے گویند پس قبول کرد ہر شکل را بحسب استعداد صالحہ اندرون خانہ روشنی چراغ را قبول مے کند قال تعالیٰ مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح پس بنود کہ قریب تر از وے قبول در آں ہبا مگر حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم باصطلاح حضرت شیخ رح عقل بلسان الفلسفہ وہماں است اوّل ظاہر فی الوجود کہ وجودش از نور الٰہی و ہبا و حقیقت کلیہ است باز قریب تر بدال از نوع انسانی علی ابن ابی طالب است کرم اللہ وجہہ کما صرح بہ الشیخ رح پس بدانکہ عوالم چہار اند عالم اعلیٰ وعالم استحالہ وعالم التعمیر وعالم النسب

از عالم اعلیٰ است حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم وفلک حیات وعرش محیط وکرسی وبیت معمور وملائکہ وزحل وفلک او ومشتری وفلک او ومریخ وفلک او وشمس وفلک او وزہرہ وفلک او وعطارد وفلک او وقمر وفلک او واز عالم استحالہ است چہار کرۂ عناصر - آتش - باد - آب خاک واین خاک بر ہفت طبقہ است

سیاہ و غبرا یعنے خاک رنگ و سرخ و زرد و سفید و زرقا یعنی ہندی گہگرا و سبز و از عالم تغیر است روحانیان
یعنے ملائک و عالم حیوان ۔ و عالم نبات و عالم جماد از عالم نسب است مقولہ تسعہ برائے عرض یعنے کم و کیف و این
و متی ۔ و اضافت و وضع و فعل و انفعال و اختلاف الصور و الاشکال مثل فیل و خر و اسپ وغیرہ

پس بدانکہ نظیر ہر یکے از انواع مذکورہ در انسان موجود است لہذا او را عالم صغیر می گویند زیرا کہ نیست چیزے
از عالم کبیر یعنے عوالم اربع مگر نظیر آن در حضرت انسان موجود است مثلاً نظیر حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
و فلک او کہ حیات است لطیفہ و روح قدسی است در انسان و نظیر عرش کہ جسم است در و و نظیر کرسی نفس است
و نظیر بیت معمور قلب است ۔ و نظیر ملائکہ ارواح انسان است ۔ و نظیر زحل و فلک او قوۃ علمیہ و نفس و نظیر
مشتری و فلک او قوۃ ذاکرہ و موخر الدماغ و نظیر مریخ و فلک او قوۃ عاقلہ و یا فوخ و نظیر شمس و فلک او قوت
مفکرہ و وسط الدماغ و نظیر قمر و فلک او قوۃ حسیہ و جوارح حاسہ و نظیر کرہ آتش در روح او اعنی حرارت و یبوست صفرا
است در انسان و روح او قوت ہاضمہ است و نظیر ہوا و روح او حرارت و رطوبت خون و قوۃ جاذبہ است
در انسان و نظیر آب و روح او برودت و رطوبت بلغم است در انسان و قوۃ دافعہ و نظیر خاک و روح او برودت
و یبوست سودا است و قوۃ ماسکہ در انسان و نظیر ہفت طبقات خاک مذکورہ بالا در جسم انسانی جلد است و شحم
و لحم و عروق و عصب و عضلات و عظام و نظیر معادنیات در انسان قوی انسانیہ است و نظیر حیوان در انسان
چیزے است کہ حس می کند و نظیر نبات در انسان چیزے است کہ نمو می کند ۔ و نظیر جماد در انسان چیزے ہست کہ
حس نمے کند ۔ و نظیر کیف در احوال انسانی است ۔ مثل صحۃ و سقم و نظیر کم در انسان الساق اطول من الذراع
مثلاً و نظیر این در انسان مثلاً کرسی علی عنقی و نظیر متی حرکت رامی وقت کہ حرکت بیدی مثلاً و نظیر اضافہ در آن ہذا ابی
فانا ابنہ مثلاً و نظیر الفعل اکل مثلاً و نظیر الانفعال اشبع و نظیر اختلاف الصور فی الانسان القوۃ الانسانیۃ التی تقبل
الصور المعنویۃ ۔ من مذموم و محمود کہذا فطی فہو فیل و ہذا بلید فہو حمار و ہذا الشجاع فہو اسد ۔

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ مع اللحقۃ و وفقک لما یحب و یرضیٰ

بعد دعا و سلام آنکہ شب جمعہ قریب دو بجے خوشاب اتر کر اسی وقت دریا سے عبور کرکے

آرام کیا۔ علی الصباح وہاں سے نماز پڑھکر بسواری بگھی فوراً چھاونی پہنچے۔ حضرت صاحب ظلہم فیضہم اس قدر خوش ہوئے کہ تحریر سے باہر ہے۔ آپ کو کئی روز کا سخت انتظار تھا۔ ہر ایک شخص اس انتظار کی عجیب کیفیت بیان کر رہا ہے۔ خاصہ میرے اشعار متعلق فارضیہ نے ؎

بُھلدے نہیں او برل سُھڑے ڈھول دے ۔ برل سانول یار روہی رولدے

نہایت رقت طاری کئے ہوئے تھے۔ پہنچتے ہی میں نے انتظام سیال شریف لے جانیکا کیا۔ اس روز آپ کو لب دریا پر کنارہ خوشاب سے کشتی پر سوار کیا۔ علی الصبح بروز شنبہ سیال شریف پہنچے۔ سب کو از حد خوشی ہوئی اور دُعائیں دینے لگے۔ حضرت صاحب کو ضعف از حد ہے۔ غذا نہیں مجھکو ایک لحظہ آنکھوں سے غائب نہیں چاہیئے۔ دو تین دن میں آپ کو قدرے طاقت حاصل ہونیپر اجازت لیکر واپس ہونیکا ارادہ ہے۔ تم کو چاہیئے کہ امور ذیل کے پابند رہو۔

(۱) شغل سبق میں بحفظ اوقات ساعی رہو۔

(۲) رات کا سونا حسب ہدایت مکان پر میری آرامگاہ میں مع رفقا بالتزام ماوجب آرام کرنا۔

(۳) راولپنڈی نہایت ہی کم جانا۔

(۴) ختم معہود کو بدستور قائم رکھو۔

(۵) گھر میں سب کو دُعا۔ بعد فراغت ہر روز ضرور گھر میں جایا کرو۔

(۶) نماز باجماعت کو اہم المہمات سمجھو۔

(۷) سب طلبہ کی ہر طرح سے خبر گیر رہو۔ اور سب کو سلام پہنچاؤ۔

اسوقت میں ازدحام خلق میں لکھ رہا ہوں۔ جناب صاحبزادہ محمد امین صاحب شرف سلام بخشتے ہیں۔ میری جانب سے جناب قاری صاحب وسب طلبہ و دراویش کو سلام

الراقم عبدہٗ مہرشاہ بقلم خود از سیال شریف ۷ رجادی الاول روز یکشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گو نامۂ سیاہ کردم ازبس کہ گنہگارم ۔ امانظرے لبستہ بر رحمت غفارم

احباب بہ تکفیرم گر قلم و زباں رانند	حاشا کہ بجز شان جز عفو روا دارم
در کوئے خدا بیناں زاں روز کہ شد گذرم	از مذہب خود بینی بیزارم و بیزارم
رم کردہ ز غیر او دارم دلکے شیدا	بیکارم و بیہوشم با ہوشم و با کارم
تا ساقی مستانم مے ریختہ در کامم	عریاں خرابا تم رقصانم و سرشارم
عشق آمد و شد ساری چوں بو بگلاب اندر	او در من و من در او رمزیست از اسرارم
الملک لمن غلب نا ہست ز من باقی	از قرب مع اللٰہی بر ترشد زاں کارم
بیروں نہ روم قدمی زیں طرفہ تماشا بیں	پر آبلہ شد پایم عمریست کہ سیارم
بر یاد سیاہ چشمی ہمہ روز سیاہم شد	از تیر کماں ابرو صد خار بدل دارم
از زلف پریشانش شد خانہ بدوشی من	از مصحف روئے او آیات خدا رانم
از سلسلۂ فقرم اے دوست چہ میپرسی	دلدادہ بمہر آں شہ حیدر کرارم

مہربانِ من جناب چشتی صاحب حفظک اللہ

دعا و سلام - میں اور آپ جو کچھ کر رہے ہیں - لڑکے کی بہتری کیواسطے کر رہے ہیں - مگر اثناء الطریق میں ایک نہایت خطرناک امر مشہود ہو رہا ہے -

آپ چاہیں گے کہ یہ لڑکا فلاں بزرگ کا خلوص دل سے معتقد ہو - اور یہ گو نارسیدہ نا تمام غیر مہذب سب کچھ ہے - مگر علمی بصارت و بصیرت اندھا دھند تقلید و اتباع کی اجازت اُسے ہرگز نہ دیگی - قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان ایک شخص کو اپنے آپ سے مایہ علمی میں بدارج کمتر پائے تو ہرگز اس کے خضر وقت نہیں مان سکتا تا وقتیکہ اس میں کمال حضرت شمس تبریزی شعلہ زن نہ ہو - اس لڑکے میں اب بھی یہ عیب ہے جو آئندہ بوجہ ترقی بصارت و بصیرت ترقی پر ہوگا - کل اگر آپ کو اس کا تخالف فی الاعتقاد والرسوم ناگوار گذرے تو ابھی وقت ہے آپ اس کو وہاں پر رکھے اور موجودہ لیاقت کو نتیجہ دعائے مشائخ اور مشہودہ بد تہذیبی و عیوب کو ہمارے پاس رہنے والوں کے بد صحبت کا

اثر سمجھیں - عند الجانبین گویہ نالائق علماً و عملاً قرار دیا ہوا ہے - مگر اتنی بصیرت سے مورے بھی نہیں
کہ سچی اور بناوٹی اور واقعی و تصنعی درویشی کو سمجھ نہ سکے - اگر یہ عیب منظور ہے تو آپ اس کو بھیجیں ورنہ
وہاں پر رکھیں - والباقی عند التلاقی راقم وہی دعاگو بقلم خود از گولڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ

بخدمت فیضدرجت جناب صاحب کمالات صوری و معنوی کاشفِ اسرار خفی و جلی رہنمائے
سالکین پیشوائے محققین جناب حضرت پیر صاحب ادام اللہ تعالےٰ فیوضاتہم -
بعد از تبلیغ مراتب تسلیمات بیغایات و آداب وافیات معروض ضمیر منیر باد احوال ایں حدود
بفضل رب المعبود قرین حمد و عافیت است - صحت و تنومندی مزاج وہاج آنصاحب مدام مطلوب القلوب
المرام من الارقام اینکہ دریں اوان مولویان ملتان اختلافی و نزاعی در دو مسئلہ پدید آوردند یکے ازاں
این است کہ بٹن نقرہ یا ذہب برائے رجل جائز است یا حرام بعض اثبات جواز مے نمایند بعض اثبات
منع می نمایند - مانعین احادیث عدیدہ وارده در حرمت ذہب و فضہ در حق رجال بعرض استدلال
پیش مے کنند - مجوزین استدلال خود کتاب درالمختار پیش مے کنند چنانچہ در کتاب الحظر والاباحۃ
جلد خامس شامی در متن و شرح درالمختار اثبات جواز ازاں کردہ و نیز مے گویند کہ برائے مقلدان
کتب مذہب باید فکر در احادیث شریفہ و در نکات لطیفہ و در ناسخ و منسوخ نمے تواند رسید چنانچہ در
توضیح شرح تنقیح آوردہ کہ لا دلالۃ الا مما بعد انما یتوصل بھا المجتھد لا المقلد واما المقلد
فدلیلہ قول المجتھد انتہی علاوہ ازیں در حدیث بخاری شریف کہ صحابی ضعیف البصر را کہ قباء
کہ تکمہ او طلائی بود عطا فرمود ظاہراً مفہوم مے شود کہ لباس ہم فرمودہ واللہ اعلم -
مسئلہ دوم اینست کہ کفش طلائی جائز است یا نہ - اگر طلا صادق باشد کہ اصلش ذہب می باشد
چہ قدر جائز باشد اگر طلا رکاذب باشد کہ اصلش مس باشد مطلقاً قلیل و کثیر حرام مے باشد یا مقداری است

کہ آں جائز باشد مہربانی فرمودہ ہر دو مسئلہ با ادلہ معتبرہ مفصلاً ارقام فرمانند کہ ہیچ فریق را کلام نباشد

عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور خواہند شد۔ نیز براہ مہربانی ہر چند کہ توانند از جواب ایں ہر دو

مسائل جلدی سرافراز فرمایند بعید از مہربانی نخواہد بود۔ فقط

الجواب ہو الصواب ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہربان من جناب نواب خدیار خانصاحب حفظکم مع اللحقہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ عنایت نامہ کاشف مدعا فیہا ہوا۔ صرف تعمیل کرنی ضروری

سمجھکر قلم اٹھاتا ہوں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

بٹن سونا و چاندی

میری ناقص رائے میں ان کی حرمت نہ صرف احادیث صحیحہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے

ثابت ہے۔ بلکہ کتب فقہ سے بھی استعمال ان کا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ علماء کرام میں سے جنہوں نے عبارت

ذیل درمختار سے جواز پر سند لی ہے۔ یا مخرمہ والی حدیث بخاری کو حجت بنایا ہے۔ ٹھیک نہیں واللہ اعلم

عند اللہ درمختار کی عبارت منقولہ از تتارخانیہ (لاباس بازرار الدیباج والذھب) کا یہ مطلب نہیں کہ

گھنڈی سونیکی جو بٹن کے طور پر علیحدہ اور مستقل ہو۔ اس کا استعمال جائز ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ گھنڈی

سونیکی جو اشیار طلائی میں بطور تافت و پیچیدگی ہو اور جس کو تابع کپڑے کا لنگی وغیرہ کے اطراف یعنے

پلے کیطرح سمجھا جائے۔ ایسی گھنڈی کا استعمال جائز ہے درمختار کے قول کے متعلق علامہ طحاوی لکھتے

ہیں۔ قال فی المنتقی عن محمد لاباس ان تکون عروۃ القمیص وزرہ حریرا وھو

کالعلم یکون فی الثوب ومعہ غیرہ فلا باس ٭ وان کان وحدہ کرہ ھتہا ٭

طحطاوی جملہ آخیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بٹن کے طرز پر درست نہیں۔

مخلصی و مکرمی جناب مولوی صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ۔ عنایت نامہ مشتمل وصولی تحریر این بے ہیچ در بارہ تشریح رباعی معلوم و استکشاف و استیضاح۔ لفظ ہیم مندرج مصرعہ اخیر رباعی و وجہ مناسبت فیما بین رباعی و صحت موصول گردید۔

مکرما لفظ ہیم نیز مندرج تحریر سابق است بغور ملاحظہ فرمائند یعنے ابدال و رہروان طریقت را در اثنائ مسافت نوردی بوجہ استغراق و غلبۂ وحدت ہیم و خوف تعطل از تعمیل شرائع لاحق گردیدہ ناچار مخلصی بغیر از تمسک و تشبث بداماں مصحف کہ جامع جمع و فرق ہر دو است ندیدند۔ چہ تمسک بکتاب اللہ و سنت غریق بحر جمع را بساحل فرق رسانیدہ در ظل انبیاء کرام علیہم السلام رنگین برنگ اوشاں مے سازد و وجہ مناسبت فیما بین رباعی و حصول صحت آں خواہد بود والعلم عند اللہ کہ مضمون رباعی مفید ابتلاء و نجات است۔ ابتلا غوطہ خوردن است در بحر جمع و تعطل از اتباع شرائع گویا حالت ایں چنیں صوفی بحالت مریض مے ماند و نجات عبارت است از مقام صحو کہ بوجہ تمسک بکتاب و سنت حاصل گشتہ گویا مریض سکر را صحت صحو عطاء فرمودند پس ہر مریض را بای مرضٍ کان استعمال و شغل رباعی بدین مناسبت مفید می باشد والسلام ۶ / شوال ۱۳۳۲ھ

خود را بنظارہ نگارم صف زد | یک خال سیاہ برآں رخ مسطوف زد
رضواں ز تعجب کف خود برکف زد | ابدال ز ہیم چنگ در مصحف زد

قال خود را الخ اقول یعنے برائے نظارہ و دیدن خود نگار و محبوب من آمادہ و جلوہ گر شد گو او سبحانہ و تعالیٰ قبل از ایجاد موجودات حسن و جمال ذاتی خود را در خود مے دید در بطون کنت کنزاً مخفیاً لیکن بمقتضائے حسن و جمال و تعین حبی کما یدل علیہ فاحببتُ ان اعرف خواست کہ جمال و کمال خود را در مرایا و آئینہ ہائ کثرت و مجالی و مظاہر تماشا کند فان رویة الشئی نفسہ فی نفسہ لیس کرویة الشئی نفسہ فی المرأة

قال یک خال الخ اقول رخ مسطوف صیغہ اسم مفعول از باب تفعیل یعنی چہرہ ایں چہرہ کہ گردانیدہ شدہ است

همه عالم طائف و طواف کننده بگرد او. خال سیاه دو لحاظ است در بادی نظر داغ و عیب گفتنش بیجانه باشد و در نظر ثانی موجب زینت و ظهور جمال و کمال فهمیده مے شود. خال سیاه کنایه ست از داغ کثرت بر چهره وحدت و داغ و عیب شمرده شدن عروض کثرت بر وحدت به نسبت محجوب است نه بلحاظ عارف چه عارف کامل محمدی المشرب دائم شهود می باشد یکے شهود وحدت در کثرت دوم شهود کثرت در وحدت و کل من الشهودین لا ینافی الآخر بخلاف محجوب که از هر دو شهود محروم است و مجذوب که بسبب استهلاک در شهود اوّل ناقص مانده قال رضوان الخ اقول رضوان یعنی محافظ و ناظر باغ کثرت که عبارت است از عارف محمدی المشرب از تماشا حسن و جمال لم یزلی حظ وافر و نصیب کامل بر داشت که حیرت می باشد قال علیه السلام رب زدنی فیك تحیّرا قال الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه کمال الادراك العجز عن الادراك عارفے گفته

عشق بازی نه همین زاری و گریان شدن است
حسن معشوق عیان دیدن و حیران شدن است

و وجه محافظ بودن عارف کامل مر باغ کثرت را از حدیث صحیح لا تقوم الساعة الحدیث و از فص آدمی فصوص الحکم باید جست

قال ابدال الخ اقول مراد از ابدال رهروان طریقت که از لغزش پاء در راه بسلامت مانده اند و بوجه استغراق و استهلاک در مشاهده وحدت مثل مجاذیب یا بوجه نارسائی بمغز سخن و راز وحدت وجود رشته سخن را به حد الحاق و زندقه رسانیده مثل متصوفه از نقص و لغزش محفوظ باعث جنگ زدن مصحف و اتباع شرعی شده اند نه مشاهده تجلی تنزیهی لیس کمثله شیٔ در حق ایشان مانع از شهود تجلی تشبیهی هو الظاهر گشته و نه بالعکس و ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله والحمد لله اولًا و آخرًا والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله سیدنا محمد و آله و صحبه ظاهرًا و باطنًا این است اجمال آنچه مامور شدم باظهار آن والعلم عند الله والسلام

مجی و مخلصی جناب حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

دعا و سلام - جوابی عنایت نامہ کا شکریہ - معافی سبقت رنجش کے مقتضی ہے - واذ لیس فلیس رہے ڈھکوسلے سو یاد رکھنا کہ بحول اللہ و قوتہ ہماری جانب سے بے غرض اور سچا تعلق الحمد للہ بطرز ﷺ ہوئے کشانم آریم ربقول جناب ایسے ڈھکوسلے (عقیدہ توحید و رسالت) کیطرف لاکر سچے خیر خواہوں کو مسرور و ممنون باری عز اسمہ کریگا - حکیم صاحب آپ دانا ہیں سمجھ سکتے ہیں - کہ میری وضع اس امر کے مصدق ہے - کہ میں بفضلہ تعالے احباب سے القاب و آداب کا خواہاں نہیں ہوں - اس سے بڑھکر میری وسعت نظر پر کیا ثبوت ہوسکتا ہے - کہ ہمارے ایمان کو ڈھکوسلا و احمقانہ وساوس قرار دینا ہمارے تکدر کا موجب اسلئے نہیں ہوسکتا - کہ مسطراعیال ثابتہ توجہ روحی حضرات علیہم الرضوان ہمارے پیش نظر ہے - جو بالاتفاق احاطہ ارادہ و اختیار سے خارج کیا گیا ہے - آپکا اس عنایت نامہ میں لکھنا کہ (آپ یہ خیال نہ کریں) عجیب بے بنیاد خیال ہے - کیا آپ اس امر کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ ورا ثنائے تعارف فیمابین میری جانب سے اس تعلق کے لئے تقاضا یا اصرار اترانا یا اظہار قطع محررہ جناب پر رنجش واقع ہوا ہے ہرگز نہیں آپ یقین کر لیویں کہ آپ فلسفیانہ یا طفلانہ یا قیاسا علی ابناء الزمان من المتشیخین مزعومانہ خیالات پر آشنائی اور خیر خواہی کو ہرگز ترک نہ کیا جائیگا - اور بھی آزما لیویں - والباقی عند التلاقی - خدا کرے کہ جلد ملاقات ہو - والسلام

آپکا خیر خواہ مہر علیشاہ بقلم خود

۷۸۶

الہ آباد

مورخہ ۲۸ اپریل

بندہ نے کی صدا تو لب خاموش ہوگئے
اہل کرم کہاں ہیں جو سائل کو ڈھونڈتے ہیں

قبلہ السلام علیکم - بس غریب نواز - سائل کی صدا کا جواب تک نہ ملا خدا کرے خیر نرگس بیمار لیل و نہار بانتظار تحریر حضور اشکبار ہے - دل غمناک بیقرار ہے - واللہ اعلم - کیا اسرار ہے بندہ کے

عریضہ میں کوئی فرق آگیا ہو۔ تو غلام معافی کا خواستگار ہے۔ زیادہ حدِ ادب

سگِ دربار غلام غلامان غلام حسین جو دت سے جلوۂ تحریر کا منتظر ہے۔

از طرف ملک غلام حسین۔

دل میں مقام الفت ہم دِل کو ڈھونڈتے ہیں۔

جواباً

از طرف حضرت صاحب

دل ہاتھہ میں لئے ہوئے ہمدِل کو ڈھونڈتے ہیں۔

لے ہمدل یعنے دوبدن اور ایک دِل اتحاد واتفاق کیوجہ سے گویا ایک ہی دل ہے ۱۲ یعنی موافق دل ۱۲

بجواب مضمون

پانی کھوئی اُتوں پی ماہیا ؛ میری ہکا ہی دعا شالا چراں تائیں جی ماہیا

ترقی کی انتظار کرو والسلام از گولڑہ بقلم خود

حفظک اللہ تعالےٰ دُعا وسلام

سابقہ مضمون مرسلہ ہمارا شاید آپ کو بھول گیا۔ کہ (اہل غرور حسن سے یکدلی ناممکن ہے) خود آپ نے لکھا تھا۔ کہ اب قافیہ ہے تنگ ؎ پھر نرگس بیمار کے گھائل کو ڈھونڈھتے ہیں۔ پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اہل کرم جہاں میں موجود ہیں مگر وہ یکدل کو ڈھونڈتے ہیں۔ آخری خط میں آپ نے اپنی آنکھہ کو نرگس بیمار لکھا ہے۔ جو حسب عرف عام محبوبوں کی آنکھہ کے بغیر کسی آنکھہ پر بولا نہیں جاتا۔ اب فرمائیے صدا کرنا کس کا حق ہے اور کرم کرنا کس کا منصب۔ پھنسے بہ سخت پھنسے ؎

مرا خواندی و خود بدام آمدی ؛ نظر پختہ ترکن کہ خام آمدی

دوسرا صفحہ ملاحظہ ہو۔

(ح) حیران ہوئی پریشان ہوں اس نرگس بیمار نوں ویکھ کے جی
بن پیتے شراب خراب پھرن اس مست سرشار نوں ویکھ کے جی
بن قید زنجیر بن پھس گئے زلف دی تارنوں ویکھ کے جی
شالا نرگس مست نوں مہر پووے کر مہر بیمار نوں ویکھ کے جی

سب کو ما وجب اعتواردُعا گوئے نرگس بیمار از گولڑہ بقلم خود)

از راولپنڈی مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء

جناب مولینا سید مہر علیشاہ صاحب زاد لطفہٗ۔

سلام وعلیک۔ مزاج مبارک۔ آپ نے جو حسن سلوک بے تعصبانہ اپنے دولتخانہ پر مجھ فرمایا۔ یہ تو محمدیت کے واقعی ایک عجیب تمثیل دی۔ جہانتک میری معلومات ہے۔ دریں بارہ علمار ہند میں فرد واحد ہیں۔ جزاک اللہ خیرا

امید ہے کہ آپ حسن عقیدت ہی سے بائبل قدس کا مطالعہ فرماویں گے۔ کیونکہ یہ وہ کتاب ہا جو انسان کو دارالفنا میں راہ مستقیم پر چلا کر دارالبقا میں داخل کر دیتی ہے۔ انبیار کا نور شہدا کا انگبین گمراہیوں کی ہدایت ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ نور و ھدی للناس

پس جناب اس روحانی خوراک سے اپنے روح کو بے بہرہ نہ رکھیں گے۔ زیادہ آداب

(الراقم نیاز مند پادری یعقوب مسیح از صدر بازار راولپنڈی)

مہربان من جناب پادری یعقوب صاحب رزقک اللہ موجبات رضاہٗ

وعلیکم السلام باجابۃ الدعاء المذکور (البادی للتعقیب) ارشاد جناب کی تعمیل میں حسب شعر ذیل معذور ہوں

ہمہ شہر پُر ز خوباں منم و خیال ماہی چہ کنم چشم خوشنخو نکند بکس نگاھے

والمعذور غیر مجبور سیما المتقل لامر الحکیم الغفور والرحمۃ للعالمین الحلیم الشکور

الراقم جناب کا خیر خواہ مہر علیشاہ المحمدی التی عمن سواہ

برخوردار غلام محی الدین سلمک اللہ

بعد سلام و دعا اِنیکہ تمہارے پہلے خط فال آمودہ کا منشاء بغیر عجلت اور کیا ہو سکتا ہے۔ دو دن اگر صبر کرتے تو ہمارا خط پہنچ جاتا اور غالباً پہنچ بھی گیا ہوگا۔ جناب حکیم صاحب حفظہ اللہ کا اخلاص اور شرافت کیا ہمارے روزمرہ کے استفسارات سے مستغنی نہیں۔ تم خود ہی ہر خط میں انکے ممتازانہ تعامل و اخلاص کا شکریہ ادا کرتے ہو اور ہمکو پہلے ہی ان کا تعلق و اخلاص معلوم تھا آج سیانی میں تمہاری خط مرسلہ بجانب حافظ فضل الدین ملاحظہ گذرا میرے رفقاء اور کل پسماندہ تمہارے احباب کا بقول شخصے شعر ذیل وظیفہ ہے۔ شعر

ہے تصور میری چھاتی پہ اور مجھ سے حجاب عقل حیراں ہے میاں دیکھکے یہ پیار ینا

دو سو روپیہ بذریعہ تار سرگودھا سے بھیجا گیا ہے پہنچا ہوگا۔ غالباً ہم پرسوں تک مکان پر تم پہنچنگے۔ راولپنڈی اترنے کا ارادہ نہیں۔ حکیم صاحب کو دعا و سلام و چاندی کو دعا و سلام۔ اسوقت بباعث ازدحام خلق زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ (داعی مہر علیشاہ از سیانی بروز یکشنبہ)

حفظک اللہ تعالے **دُعا و سلام**

لکھیکا۔ دل ہے مقام الفت ہم دِل کو ڈھونڈھتے ہیں
راقم۔ دِل ہاتھ میں لئے ہوئے ہم دل کو ڈھونڈھتے ہیں

(الجواب)

اہل غرور حسن جس جا ہوئے ہیں ایک اس منزل کو ڈھونڈھتے ہیں
اس سے ملائے کوئی ایسے کامل کو ڈھونڈھتے ہیں
راقم کامل ہوں جہاں میں تو یکدم نظام بگڑے۔
اہل جہاں سے وہ بھی تو یکدل کو ڈھونڈھتے ہیں۔
یکدل نہوں گے ہرگز اہل غرور حسن ؎

بے جُرم قتل کے لئے بیدل کو ڈھونڈتے ہیں
باہم ازل سے حسن و مُحبت کا ہے پیار
ہر ایک دوسرے ہی کی محمل کو ڈھونڈھتے ہیں

دُعاگو از گولڑہ بقلم خود

عزیزی غلام حسین حفظک اللہ تعالےٰ۔

بعد سلام آنکہ آجتک جواب سے جواب ہے الٰہی ما نقش بجز تنگی قافیہ اور ہو۔
کیوں آجتک ہم کو جواب سے رہا جواب اہل کرم طبعًا تو سائل کو ڈھونڈھتے ہیں۔

والسلام از گولڑہ ۲۴ رجادی الاولےٰ

از چھاونی شاہپور بروز دوشنبہ

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ واحیاک حیاۃً طیبۃً

بعد دعا و سلام آنیکہ مخلصی گلاب خاں کے دونوں خط یکے بعد دیگرے ملاحظہ سے گذرنے پر کیفیت آمد و کاروائی حاکم معلوم ہوئی۔ محبوب عالم کو ایک دو دن سے بخار تھا۔ آج اچھا ہے باقی خیریت ہے۔ گھر کے حال اور کیفیت انتظام حفاظت سے مطلع کرو۔ سب کو دعا و سلام تمکو مع جن کے باخبر رہنا چاہیئے۔ برخوردار شاہ سید کو بھی فہمائش کریں۔

داعی بقلم خود

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ۔

بعد سلام دُعا آنیکہ تمہارا اور جناب قاری صاحب کا خط لاہور فضل الٰہی کے مکان پر آج بروز چہارشنبہ ملاحظہ سے گذرے الحمد للہ والمنۃ کہ قائم بیچارہ اپنے پاؤں پر قائم ہوگیا۔ سعی کنندگان خصوصًا عبد الہادی کو اللہ تعالےٰ جزاء خیر عطا فرماوے۔ اور مصائب سے بچائے۔ بیماری

کے حالات سے ہر روز مطلع کریں۔ غالباً پرسوں قصور جانا ہوگا۔ مقدمہ میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرماوے۔ بارش کے لئے شہر والے اور میرو والے نفل شروع کریں۔ اور جناب باری عزاسمہ سے بارش مانگیں جس کا شان ینزل الغیث من بعد ما قنطو ہے۔ برخوردار چن پیر اور سب مخلصوں کو سلام و دعا۔ فضلداد کی بیماری کا حال نامعلوم ہے محمد سعید کا حال بھی لکھتے رہیں۔ گھر کا حال تصور بعد ازاں پاکپتن پہنچے۔ دعاگو بقلم خود از مکان فیض الہی لاہور

عزیزی غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام و دعا اینکہ کل ۲۸ صفر کو کوٹ چوغطہ سے روانگی ہوگی۔ غالباً ہفتہ تک انشاء اللہ تعالیٰ راولپنڈی پہنچیں گے۔ صاحبزادہ محمد سعد اللہ صاحب کوٹ تک ہمراہ تشریف فرما ہو کر واپس ہوئے۔ مجھے غلام رسول خاں نے اگر کسی صورت نہ چھوڑا تو دو چار دن زیادہ گذر جائیں گے۔ گھر میں دوا لینے کی میری جانب سے تاکید کرنی برخوردار چن پیر کو بعد سلام برخوردار شاہ سید کو سمجھانیکی تاکید۔ مکرمی جناب مولوی محمد غازی صاحب کو سلام۔ عثمان ملا کو معالجہ کرانیکی تاکید کرنی۔ میرے پہونچنے تک نماز پڑھانے والا جو مناسب سمجھو۔ ضرور ہو۔ اوقات خمسہ میں اذان و جماعت میں قصور نہو۔ سب کو دعوات۔ داعی بقلم خود از کوٹ چوغطہ

---

۹ محرم

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالیٰ مع اللحقہ

بعد سلام اینکہ۔ ہم سب بخیریت ہیں۔ اور جناب دیوان صاحب بھی راضی ہیں۔ پرسوں یہاں سے روانگی کا ارادہ ہے مخلصی میاں شیخ احمد صاحب اور امام بخش ملتانی اور چودھری اللہ داد پاکپتن میں ملے ملتان جانے پر مصر ہوئے۔ لہذا بہ یقین ملتان واپس ہونگے۔ باقاعدہ علاج ضرور ہونا چاہیئے۔ گھر میں دعوات پہنچائیں۔ سب کو دعوات۔ مکرمی جناب مولوی محمد غازی صاحب کے ارشاد کا مجھے خیال ہے۔ والسلام

داعی از پاک پتن شریف بقلم خود

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ واحیاک حیاۃ طیبۃ

بعد دعا و سلام اینکہ آج بروز پنجشنبہ ۱۲ محرم کو منٹگمری میں ہیں۔ غالباً دیوان صاحب بھی بعد العصر پہنچیں گے۔ علی الصبح بہ لین ملتان سوار ہو کر دوسرے دن ملتان پہنچیں گے۔ بعدہٗ شتہ گرانی اور غالباً خانگڈھ سے ہوتے ہوئے وطن کو آئیں گے۔ بیماری اور علاج کی کیفیت سے میاں شیخ احمد صاحب کی جگہ پر مطلع کریں۔ بخدمت حضرت والدہ ماجدہ تسلیمات و نیاز۔ سب ہمشیرہ کو دعا پہنچانا۔ برخوردار چن پیر و شاہ سید اور ولایت شاہ و محمود شاہ و سائر احباب و متعلقین کو سلام و دعا جناب قاری صاحب و مولیصاحب اور سب مکان والوں کو سلام۔ اپنے احباب کی کیفیت سے بھی مطلع کرو۔ سب سے سلام۔ داعی بقلم خود از منٹگمری۔ ۱۲ محرم

---

۷ محرم بروز شنبہ از پاکپتن۔

عزیزا! تم در میان حفظ، و امانِ الٰہی باشید

بعد دعا اینکہ ہم سب بخیریت ہیں۔ ۱۱ تاریخ واپس ہونیکا ارادہ ہے۔ بہ لین ملتان جلدی مکان پر پہنچنے کا قصد ہے۔ بیماری کے حالات سفر میں پہنچے آئے ہیں۔ مجھے فرصت لکھنے کی بالکل نہیں ہوئی۔ سب کو دعوات۔ علاج میں سستی نہو۔ دعاگو بقلم خود

از سیکسر بروز دوشنبہ برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ۔

بعد دعا، اینکہ انشاء اللہ تعالےٰ بروز پنجشنبہ ۵ چاند راولپنڈی پہنچیں گے۔ قاضی صاحب وزیرآبادی کے اصرار پر محبوب عالم تجھے اسٹیشن پولو وال سے تار بدیں مضمون دیگا۔ کہ وزیرآباد پہنچو۔ مکان پر ٹھہرنا اگر ضروری ہو تو نہ آنا۔ ورنہ شامل ہو جاؤ۔ سب کو ما وجب داعی بقلم خود از سیکسر

کل ۸ بجے دن کے بروز سہ شنبہ سوار ہو کر غالباً ۳ بجے وزیرآباد پہنچیں گے۔

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ عمایکرہ وسماتسوء

بعد دعا وسلام اینکہ

سب گھروں اور مہمانوں کی خبرگیری کرنے جمعہ وجماعت کا التزام - آوارہ گردی کی ترک خصوصاً بحالت تنہائی آجکل موسم خراب ہے - مولدات بخار سے پرہیز ضروری ہے - اپنے استاذ صاحب کا حسب ہدایت خیال رکھنا کہ وہ سخت شرمناک آدمی ہیں - موت منظور ہوگی مگر منہ سے کبھی نہ کہیں گے کہ ایں چنیں باید انکی ضروریات کو قبل از وقت ہمیار رکھنا میں محبوب عالم اور تمہارے بھروسے پر اُنکی خبرگیری نہیں کی تم دونوں کو بارہا تاکید کیگئی تھی - مگر نامعلوم تم نے کسطرح برتاؤ کیا - انکی صحت کا خیال چاہیئے - نہ صرف اپنے سبق اور مطلب کا - دو طرفی کرایہ اُنکے جانے پر دینا - غرض ہر طرح چارپائی - بستر وغیرہ کا لحاظ ان کی تشریف بری پر تم گھر میں رہو - اور حسب ہدایت انکے اوقات کے پابند رہو ایسا ہی جناب قاری صاحب کی خبرگیری رکھو - یعنی کوئی وطنی ناتراشیدہ حسب عادت اہل وطن پیش آنے نہ پاوے - ایسا حلیم ہونا چاہیئے - کہ ضروریات میں نقصان ہو اور نہ ایسا درشت کہ خلق اللہ بیزار ہو - سب گھروں کا فکر رکھو - میرے کہنے پر عمل کرو - اور میرے کرنیکو نہ پکڑو - رات ۹½ بجے ہم ملکوال پہنچ گئے ہیں - صبح ۷ بجے پر گاڑی کو جانا چاہیئے تھا - مگر ہرجہ کیوجہ سے ابھی سات بجے صبح کے لالہ موسےٰ سے بھی نہیں چلے - شاید ظہر کو یہاں پہنچے لہذا ہمکو کل بروز شنبہ سیال شریف پہنچا ہوگا - سب کو سلام -

راقم عبدہ المذنب الراجی الی عفوہٖ از ملکوال سات بجے دن کے -

بغداد شریف والی مائیصاحبہ کا خیال رکھنا - اور اپنی دادی صاحبہ کا سلام بھی ہر روز کرنا - اور دونوں زیارت پر فاتحہ بلاناغہ پڑھنا اور ختم کا التزام بھی -

---

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ

دعا وسلام پرسوں بروز پنجشنبہ سیانوالی سے روانہ ہوکر سٹیشن چھب پر برائے ملاقات مکرمی

جناب مولوی محمد غازی صاحب اُتروں گا- ورنہ حسن ابدال اتر کر پھوہی فاتحہ خوانی کے لئے جاکر بعد ازاں مکان پر پہنچوں گا- مکرمی جناب قاری صاحب کو بعد سلام مضمون واحد سب کو دُعا وسلام پہنچے-

---

ملتان بروز چہارشنبہ

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ مع المتعلقین-

بعد سلام انیکہ- لاہور- قصور پاکپتن سے جو تاریں اور خطوط بغرض استمزاج مریضہ شفاہا اللہ تعالیٰ بھیجی گئیں تھیں- کسیکا جواب نہیں آیا- مانعش بخیر ہو- کل خانگڈھ اور پرسوں سانوال اترسول واپسی کا ارادہ ہے- تمہاری غفلت اور بے اعتنائی نے بے چین کیا ہوا ہے- سب کو ماوجب

داعی بقلم خود از ملتان ۲۴ر صفر

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ-

بعد سلام و دُعا انیکہ- خطوط متواترہ کاشف ما فیہا ہوئے- قاری صاحب کو اللہ تعالےٰ جلد واپس لائے اور مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے- میں آج ۲۴ر تاریخ بوجہ اصرار و کمال عنایت فرمائی جناب صاحبزادہ محمد سعد اللہ و صاحبزادہ محمد عبداللہ روانہ نہیں ہو سکا- صبح ۲۵ تاریخ روانگی ہو گی- کوٹ چونغطہ وغیرہ مقامات پر گذر ہو گا- حتے الوسع جلدی مراجعت کریں گے- سب کو ماوجب

داعی بقلم خود از سیال شریف ۲۳ر صفر

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد دُعا و سلام انیکہ خط تمہارا اور جناب قاری صاحب کا ملاحظہ سے گذرا الحمد للہ والمنۃ کل بروز دوشنبہ ۲۴ر صفر واپس ہونگے- بمجبوری سٹیشن پونوال تک ہفتہ تک پہنچا ہو گا- سوں سکیسر اور پھکڑ والوں کا امسال لیجانیکا ارادہ تھا- ان کو جواب دیا گیا ہے- سب کو دُعا و سلام

جناب صاحبزادہ محمد سعد اللہ صاحب سلام لکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ انکی جانب سے سلام فقیر معہ سب رفقاء بخیریت ہے۔ گھر میں اور مکان والوں کو سلام۔ و دعوات پیرولایت شاہ صاحب اور ملک غلام حسین سلام پہنچاتے ہیں۔ العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از سیال شریف

برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام اُنکہ خط تمہارا سیال شریف میں کاشف مافیہا ہوا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ جانبین میں خیریت ہے کل بروز چہارشنبہ کوٹ چوغطہ میں پہنچے۔ محمد خاں کسی صورت تین شب گذرنے کے بغیر نہیں چھوڑتا پرسوں بروز ہفتہ یہاں سے روانگی ہو گی۔ اور شب نبی بخش مسکین کے پاس بعد ازاں بروز یکشنبہ جلالپور میاں محمد علی کے پاس صبح کی روٹی کھا کر رات چک میاں فتح الدین کے پاس۔ پھر بروز دوشنبہ سکیسر غالباً دو شب گذار کر سٹیشن بھلوال سے سوار ہو کر رستہ میں چکوال ہوتے راولپنڈی اُتریں گے۔ گوجر خاں والوں کے اصرار پر وہاں بھی غالباً ایک وقت ٹھیرنا ہوگا۔ سب کو ماوجب مخلصی حاجی کریم بخش صاحب کو برخوردار فضل الٰہی کے بارہ میں آج ہی لکھدیا گیا ہے۔ داعی از کوٹ

از کوٹ چوغطہ برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ

بعد سلام انیکہ مخلص مولوی محمد علی مقیم مسجد دھوبیاں کی طبیعت کا حال تم نے نہیں لکھا اسکی خبر گیری رکھنی اور مناسب معالجہ سے دریغ نہ کرنا اور اسکو میرا سلام و دعا پہنچاویں۔ اللہ تعالےٰ اس کو شفاء کامل عطا فرمائے سب کو ماوجب

بروز دوشنبہ برخوردار غلام محی الدین حفظک اللہ تعالےٰ و وفقک لما یحب و یرضی

بعد دعاء و سلام مسنون الاسلام انیکہ غالباً آج بروز دوشنبہ ملک خدا بخش صاحب یہاں سیال شریف پہنچیں گے۔ امر معلوم میں گفتگو ہونے پر آج ہی ہم لوگ واپس ہوں گے ورنہ کل بروز سہ شنبہ انشاء اللہ تعالےٰ

نزدری واپس ہو کر بلین سرگودھا سوار ہوں گے۔ سرگودھا میں چند ساعت یا ایک شب برخوردار محمد حیات کے اصرار پر قیام ہوگا۔ بعد ازاں سیدھے مکان پر پہنچیں گے۔ بخدمت ہر دو مولوی صاحب سلام پہنچا دیں اور سب کو سلام و دعاء ختم کا التزام رکھنا۔

الراقم۔ داعی از سیال شریف

سیدی و سندی و مولائی دام ظلکم۔ بعد سلام مسنون معروض خدمت سراپا برکت اینکہ پارہ چہارم سورۃ النساء تحت آیہ کریمہ واتقوا اللہ الذی تسالون بہ والارحام علی المہائمی رحمہ اللہ تعالیٰ در تفسیر تبصیر الرحمن می فرمائید ھذا علی قراۃ الجر بحذف المعطوف من الاصل والمعطوف علیہ من الفرع فما مطلب عبارۃ الشیخ المرحوم وتفسیر المذکور عندکم موجود

فقط والسلام علیکم غلام محمد عفی عنہ از پشاور

قولہ بحذف المعطوف من الاصل ای واتقوا اللہ والارحام والمعطوف علیہ من الفرع ای باللہ تقدیر الکلام

واتقوا اللہ الذی تسالون بہ والارحام یہ جملہ اصل ہے۔

والتی تسالون باللہ والارحام یہ جملہ فرع ہے۔

پہلے جملہ میں معطوف علیہ یعنے اللہ مذکور اور معطوف یعنے والارحام مقدر دوسرے جملہ میں معطوف علیہ یعنی (باللہ) مقدر اور معطوف یعنی والارحام بالجر مذکور داعی و ستدی مہر علیشاہ بقلم خود والسلام

برخوردار غلام محی الدین وفقک اللہ لموجبات رضائہ ولقائہ دعا و سلام اما بعد یہاں پر بفضلہ سبحانہ من کل الوجوہ خیریت ہے

نگویم کہ از عالم جدا باشی ۔ بہر جائیکہ باشی با خدا باشی

الیوم نیز تاکید اور بارہ شراب دوشینہ یعنی محافظت نسبت وسائر امور مسطورہ قلمی نمودہ می آید ایاک

وان تولی عما یقول محبوبک ومحبوب العالم وعلیک ایصال السلام منی الی رفیقک

وسائر مخلصی معدن المکارم ومنبع المراحم والموالی ومن یلائم والحمد للہ اولاً واٰخراً

(حاجی عبدالرحیم) (حاجی کریم بخش) (اے ایصال الیہ)

والصلوٰۃ علی رسولہ واٰلہ وصحبہ ظاہراً وباطناً العبد الملتجی الی اللہ الغنی بہ عمن سواہ المدعو بمہر شاہ

چونکہ در عالم سخن گوئی یکے است پارسی وھندی وعربی یکے است

کیست دیار اندریں دار الوجود لیس الا من ہو الحکم الودود

وجہہ فی کل شیئ یجتلی للہ فی کل شیئ یحتوی

مے ور وبادی چو از الا انا کل شیئ ینعدم مع مہر شاہ

(ای لا الٰہ الا انا)

لسان الوقت کو قافیہ وردیف سے غرض نہیں لہذا مجنونانہ مضامین پر عقلا کو مواخذہ کا استحقاق

نہیں ہو سکتا۔ واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل

عزیزی غلام محیی الدین حفظک اللہ تعالیٰ۔ بروز سہ شنبہ غرہ ربیع الاول

بعد سلام اینکہ الحمد للہ علی الصحۃ والعافیۃ۔ ارادہ ہے کہ کل بروز چہار شنبہ انشاء اللہ تعالیٰ سیکھر سے

روانہ ہو کر بمقام ڈنگہ شب باش ہو کر دوسری شب چکوڑی بعد ازاں گوجر خان راولپنڈی پہنچیں گے

سب کو ماوجب دعا گو۔ بقلم خود از جھوک عبدالرحمٰن متصل سیکھر۔

سوال اشعار

ولو انما اسعی لادنی معیشۃ کفانی ولم اطلب قلیل من المال

کفانی ولم اطلب کے متنازع ہونے کی صورت میں کون فساد لازم آتا ہے۔ اور شعر ہذا بصیرین کوفین

میں سے کس کے لئے موید ہے۔

جواب

قبلہ شعروں کا معنی کرنے سے فساد معلوم ہو جاتا ہے معنی اگر کوشش کرتا میں واسطے ادنی معیشت

ھمہ وقت کوئی بجز با اختیار کریں

کے کافی تھا۔ مجھکو تھوڑا سا مال اور طلب کرتا۔ میں تھوڑے مال کی۔ مطلب تو اس کا یہ ہے کہ جب اوسنے امعیشت کی کوشش میں نے نہیں کی تو اسواسطے مجھے تھوڑا مال کافی نہیں ہے۔ اب اس کے مطلب اور شعر کا معنی اسطرح کر نہیں فساد لازم آگیا۔

نوح منصرف ہے۔ اسواسطے کہ متحرک الاوسط نہیں۔ اور عجمہ میں شرط ہے۔ ہونے متحرک الاوسط کی

راقم ایک کسیکا

المجیب مصیب والجواب عجیب للّٰہ فی کُلِ خمیس غریب

العبد المنتقر الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود

لایا مہندی خون اجل دی اے — ایہ اج دی نہیں نہ ایہ کل دی اے

اے مہندی روز ازل دی اے

اے مہندی فاطمہ سین دی اے — خون پاک شہید حسین دی اے

اسے ہور اندے نال نہ رلدی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے

نبی علیہ دا دُرِ یگانہ ۂ ۂ ۂ ۂ — نائی فاطمہ دا مال خزانہ

نانے پاک دا ہین کے بانہ — طرف مقتل دے تھیا روانہ

جنبش ہوئی زمین آسمانہ — نالے عرش عظیم پئی ہلدی اے

لایا مہندی خون اجل دی اے

آکھے نبی علی تے فاطمہ زہرا — فرزند حسین توں وِہلا آ

ساتوں سک تیری پلپل دی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے

شاہ تیری مہندی دا پتر ساوا — کوفیاں کیتا رل مل دھاوا

انہویں لکھی ہوئی روز ازل دی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے

شاہ تینڈی مہندی دا پتر پیلا — سونہیوں رب نوں خولیش قبیلہ

ص۔ شاہ تینڈی مہندی دا رنگ سوہا۔ امرت نوں تیز ابوہا۔

ساری امت حلدی ہلدی اے ۔ لایا مہندی خون اجل دی اے۔

تینوں پئی مصیبت کربل دی ائے — لایا مہندی خون اجل دی اے

شاہ تیندی مہندی دا رنگ نرالا — روندا تینوں عالم سارا

ساری خلقت تلیاں ملدی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے

ایہہ مہندی سوہنیں باغ دی اے — ویکھ رکھ والی لاگ دی اے

ساری آل مہندی رل مل دی اے — تاہیں ہوراں نال نہ رلدی اے

لایا مہندی خون اجل دی ہے

ادھر پاک معصوم پیاسے ترسن — پانی منگن مینہ تیراندی برسن

ادھر تیغ حسین تے چلدی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے

رہنوں آتا ایہو بھاونڑاں — رتبہ شہادت تینوں دوانڑاں

نہیں تاں تھوڑا او تھے کیہڑی گل دی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے

سبحان اللہ ترے رنگ الٹی — دم مارن دی جا نہ کائی

اوہ سوہنی صورت فاطمہ جائی — آج خاک وچ پئی رلدی اے

زینب فاطمہ جائی سڑدی بلدی اے — لایا مہندی خون اجلدی اے

مہرعلیشاہ ایہ جھوک فنا دی — دائم قائم ذات خدا دی

تیری وسدی بھی پل جھلدی اے — لایا مہندی خون اجل دی اے

مکتوب امیر قوام الدینؒ

ہر کہ از زین نیست شین بود ؎ — عین اگر نیست نور عین بود

جواب شیخ زین الدین

عین در پیش عین شین بود — زین اگر ہست ہمیم این بود

شربت وحدت علی الاطلاق — کہ بود با قوام زین بود

مشربِ موسوی اگرچہ علی است | در شہود حبیب غین بود
راندنِ معرفت حجاب آرد | کشف اندر سکوت عین بود
وادی ایمنی قدم خواہی | در عدم شیر فرش این بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن یا من ہو بکل شیئ علیم۔ صل وسلم وبارک ادوم علی المظہر الاتم لاسمک الاعظم بالمومنین رؤف رحیم وعلیٰ آلہٖ وصحبہ الذین لہم من العلم حظ عظیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ از بے ہیچ نیاز مند اہل اللہ بہر علیتاہ دعا و سلام مطالعہ نمایند۔ و آنکہ محبت نامہ مشتمل بر اظہار فرط اشتیاق ارکین انجمن نعمانیہ صانہ اللہ عن المحن والفتن در بارہ حصول شرف جلسہ ہتبرکہ رسید لیکن قطع نظر از موانع دیگر کہ ہر یکے را بانفرادہ علیٰ سبیل التعاقب مدخلیت تامہ است در تحویق صرف داعیہ ذیل نصب العین در پیش نظر اند وھو ھذا۔ غالباً درین چنیں مجامع اشخاص مختلفۃ المشارب والاذواق بہم مے آیند کہ توافق ادشان بر تصویب و تعظیم اہل اللہ خصوصاً قائلین بوحدۃ وجود رضی اللہ تعالےٰ عنہم از ممتنعات عادیہ است و در اثنائی استماع تکلم مخالفانہ بباعث دیوانگیہائے عشق کہ دعا گوئی را باحضرات شہباز ان عالم قدس ہست سکوت متعذر و دم زدن ہم نامناسب کہ حرف از عالم عقلی بالا میرود ت

ہرگز در پیش وکم نمے باید زد | از حد بیرون قدم نمے باید زد
عالم ہمہ مرأت جمال ازلی است | میباید دید و دم نمے باید زد

چشم دید احباب است کہ امسال در پیرانِ کلیر شریف بوجہ ہمیں دیوانگی وقتیکہ یکے از فضلائے عصر برحجۃ اللہ الی الخلق شیخ اکبرؒ بتویل جناب مولانا فضل حق مرحوم و تقلید ش معترض گشت تا بحد یکہ رشتہ سخن معاذ اللہ بہ تکفیر رسانید۔

حاصل اعتراض

ایں بود کہ صاحب فصوص چونکہ در فص حقی خواب سیدنا ابراہیمؑ را تغلیط کردہ واز قبیل وہم شمردہ

پس فصوص چگونہ قابل اعتبار ماند کہ او ہم حسب بیان شیخ از آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در عالم رویا بحضرت شیخ رسیدہ انتہی ۔۱۲

منشائے ایں چنیں شکوک واعتراضات بر کلام ایں چنیں حضرات بغیر از پے نہ بردن بسراغ مراد و جہالت چیزے نیست

جواب اعتراض مذکور

عرض میکردم کہ مقصود حضرت شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ دریں فص توزیع وتقسیم رویاست یعنی بعض از انہا تعبیر طلب میباشند مثل نوشیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیر را در خواب و دادن بقیۂ آن بعمر رضی اللہ عنہ کہ تعبیر فرمودند شیر را بعلم وبعضی تعبیر طلب نمی باشند بلکہ آنچہ در خواب دیدہ میشود بعینہ در خارج متحقق میگردد۔ مثلاً کسے در شب دوشنبہ بعالم رویا بیند کہ فاضل در گولڑہ آمدہ است و در خارج بروز دوشنبہ ہماں فاضل موجود آید۔ سیدنا ابراہیم علی نبینا علیہ السلام در خواب دید کہ فرزند خود را یعنی اسمٰعیل بقول جمہور را و اسحاق علیہما السلام عند الشیخ را ذبح میکند حالانکہ در خارج ذبح فرزند متحقق نگشتہ۔ بلکہ ذبح گوسفند لھذا ایں خواب از قسم اول یعنی تعبیر طلب است کہ ذبح گوسفند در صورت ذبح فرزند در عالم رویا دیدہ شد و غلطی و وہم ابراہیمی اینجا ہمین است کہ اوشاں خواب را از قسم ثانی یعنی عینی فہمیدند لھذا بر ذبح فرزند آمادہ گشتند وہمین است رائے مفسرین وعلمائے ظاہر بدلیل قولہ تعالیٰ وفدیناہ بذبح عظیم یعنی بدل وعوض فرزندش ذبح گوسفند نمودیم۔ وحضرت شیخ قدس سرہٗ میفرمایند کہ اطلاق وفدیناہ اینجا برعایت فہم وشان ابراہیمی است میگوید محرر سطور عفی عنہ کہ حضرت شیخ در امثال تقریرات کذائیہ تابع کشف وشہود خود اند و مامور باظہار مکشوف ومشہود خود۔

والمامول ما معذور دوزد ہن ایں بے ہیچ وجہ وجیہ برائے تکفیر حضرت شیخ آنکہ از مسلمات است کہ رؤیا الانبیاء وحی یعنی خواب پیغمبران از قسم وحی است و در وحی امکان خطا و مجال توہم نے آرے خطائی التعبیر منافی نیست بشان نبوت چہ تعبیر از قبیل وحی نیست۔ بلکہ منشائش اجتہاد است وھو قد یخطی وقد یصیب چنانچہ حدیث فذھب وھلی انما الیمامۃ وارادۂ مکہ معظمہ بعد رؤیت دخول

در مسجد حرام وامثالہما شاہد اند براں نعم۔ بقا علی الخطا مطلقا منافی شانِ نبوت است۔ پس
بر تقدیر مکشوف ومشہود حضرت شیخ خطا فی الوحی لازم نمے آید۔ بلکہ خطا فی الاجتہاد یعنی تعبیرے را عینی
شمردن ولا شناعۃ فیہ بخلاف زعم مخالف کہ دراں صورت خطا در خواب پیغمبر متصور مے شود کہ بوجہ
لزوم خطا فی الوحی ناممکن است۔ این است مطلب حضرت شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر۔ حالا مے آیم
بسر اصل مطلب ودفع اعتراض دیدن صاحب فصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در عالم رؤیا کہ نسخہ
فصوص بایشان عطا فرمودند۔ کما ذکر فی اول الفصوص از قسم عینی است تعبیر طلب نیست
چہ وقوعش برحسب رویت منافی گشتہ وقوع کذائی دلیل است۔ بر صدق وراستی خواب در حق
ہر کسے عموماً اما در حق متبعان صاحب وحی وارباب تقوی پس بدلیل قولہ تعالی ان تتقوا اللہ
یجعل لکم فرقانا وقولہ تعالی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی بصیرۃ وفارقا بین الحق
والباطل وعلامات عطا فرمودہ میشوند کہ بآنہا فی ما یجری علیہم فی النوم والیقظۃ تا امتیاز تام
در خاطر ربانی وملکی ونفسی وشیطانی مینمایند وکسے را از مستفیدان اوشان کہ بآں درجات وحالات
رسیدہ اند۔ اشتباہے نماندہ وکسیکہ از نارسائی بآں مقامات عالیہ استعداد آں نمے نماید از جہل خود
معذور است۔ اما ہر مدعی صاحب ہوا سزاوار آں نیست کہ بایں صاحب دولتان لاف ہمسری زند
وخطا فی التعبیر سپر اغلوطات مکاشفات وپیشگوئی ہائے خود بر وقت ظہور خلاف آنہا ساختہ
کارِ پاکاں را قیاس از خود گیرد۔ چہ بقا علی الخطا گو در تعبیر باشد بمراحل از مقام صاحب وحی ومتبعانش
بعید است چنانچہ بعضے از متنبیان زمانہ حال مکاشفہ نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام نزول مسیح ابن
مریم را از قبیل خطا فی التعبیر زعم کردہ اند چہ دریں صورت بقائے معصوم بر خطا الی الموت لازم مے آید
وآں منافی است معصومیت اورا۔ الحاصل دعوے را برہانے باید پس شخصیکہ واقعات سوانح عمری
او ہمہ مخالف پیشگوئی ہائے او باشند چہ گونہ در زمرہ صدیقان شمردہ میشود بلکہ واقعات کذائیہ او بہیئت
مجموعی وافرادی براہین اند بر خلاف ادعائش اینقدر کہ گفتم کافی است در دفع اعتراض بر حضرت
شیخ قدس سرہ وحسن ظن بہ تعبیر بحالش در حق عوام اما خواص اوشاں را باعتقاد حصول مقامات و

مشاہدات ثرۃ بعد مرۃ اشتباہے نمے ماند۔ والسلام

لھذا فصوص از مغتنمات و معہ ہبات است نہ از قبیل مرئیات اضغاث احلام واز ما قبل نعمت آمدہ باشد

کہ حضرت شیخ خواب ابراہیمی را غلط و منسوب بالوہم نفرمودہ حتی یلزم علیہ ما اعترض المعترض اِن انعکس الامر

فعلینا الجواب من جانب الجمھور بلکہ خطا فی الاجتہاد بزعم التعبیری عینیا تصریح نمودہ۔ واین ھذا من

ذالک ابن است النقص از وجوہ عدم حضور جسمی

برخوردارا۔ ازینجا دانستہ باشی کہ فاضلیت واقعیہ آسان نیست ؎

اے دل ہوس بر سر کارے نرسی | تا غم نخوری بغمگسارے نرسی
تا نشانہ صفت سر نہ نہی در تہ ارہ | ہرگز بسر زلف نگارے نرسی

و برائے حصول علم اہل اللہ بدارج ازیں کہ گفتم جد و جہد باید نمود

خوں نابہ دل خور کہ شرابے بہ ازیں نیست | دندان بجگر زن کہ کبابے بہ ازیں نیست
در کنز و ھدایہ نتواں یافت خدا را | در صفحۂ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

اللّٰھم وفق اھل النعمائیۃ من المعلمین والمتعلمین والمعاونین لما تحب

و ترضی واجعل اخرھم خیرا من الاولی فانہ لا حول ولا قوۃ الا بک وصل وسلم علیٰ

خیر رسلک والحمد للہ رب العلمین

داعی مہر علیشاہ از گولڑہ بقلم خود

عزیزانم حفظکم اللہ تعالےٰ | بعد سلام آنکہ

دعا ہے کہ | ستر العرش مسبول علینا | وعین اللہ ناظرۃ الینا | بحول اللہ وقوتہ لا

یقدر احد علینا | سبحان اللہ المقدر لما یشاء بقدرتہ | فعال لما یرید بعزتہ۔

والسلام والدعا سب کو ما وجب

(بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ مع المتعلقین

بعد سلام مسنون

الحمد للہ والمنۃ کہ محبت نامہ سے مژدہ صحت طبع عزیز حفظہ اللہ تعالیٰ معلوم ہوا۔ اللھم زد فزد دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصائب دوران سے جانبین کو محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ اور موجبات رضا و لقاء عطا فرمائے۔ سب کو ما وجب والسلام

داعی و مستدعی از گولڑہ بقلم خود

حفظکم اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

دعا ھے کہ اللہ تعالیٰ ستاری غفاری کا معاملہ فرمائے۔ اور عزیزان کو مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے۔ سب کو ما وجب

داعی از گولڑہ بقلم خود

عزیزی محمد چراغ حفظکم اللہ تعالیٰ

بعد سلام آنکہ۔ عرصہ مدیدہ سے برخوردار غلام دستگیر کی کیفیت مزاج سے مطلع نہیں کیا گیا ہوں۔ بملاحظہ دعا نامہ ہذا مطلع فرماویں۔ سب کو ما وجب

داعی از گولڑہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ حفظک اللہ

دعا و سلام

میں اچانک ہی گیا ہوں لھذا اطلاع دینی ناممکن تھی۔ اور بلحاظ شدت گرما آپ کا ساتھ لیجانا بھی مجھے منظور نہ تھا۔ واپسی پر بھی عدم اطلاع دہی کی بھی یہی وجہ تھی کہ میں ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ اور آپ ٹھیراتے۔ سب کو دعا و سلام

مہر شاہ بقلم خود

مخلصی وعزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

دُعا وسلام - محمد نواز غالباً بجائے محمد چراغ لکھا گیا ہو - یا کوئی اور صاحب ہوں - بہرکیف سورۃ تغابن پڑھنا پڑھانا شروع کرا دیں والسلام بقلم خود از گولڑہ

عزیزی ومخلصی محمد چراغ حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام ودعا آنکہ - دل سے دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپکا اضطراب رفع فرمائے -

سب کو ماوجب داعی بقلم خود از گولڑہ ۲۰ - ربیع الثانی

مخلصی وعزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ متواترہ خطوط آپکے سفر میں پہنچے پر جواب بوجہ علالت خود ورفقاء نہیں لکھا گیا - اب بیماری سے آرام ہے - اور دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق پر رحم فرمائے - عالمگیر بخار ہے -

سب کو ماوجب داعی از گولڑہ

حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ - اثنائے شغل میں اگر ضرورت پڑے تو وضو کر لینا چاہیئے - توجسقدر شغل ہو چکا ہو - اُس سے آگے تمام کرنا چاہیئے - پھر اول سے شروع کرنا ضروری ہی نہیں - تبدیل وقت جائز ہے - عزیزی غلام دستگیر کو اللہ تعالےٰ کاملہ صحت عطا فرماوے - والسلام

بخدمت مولویصاحب اور سب کو سلام ودُعا واستدعا -

مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی وعزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ ورحمۃ اللہ - اللہ تعالےٰ برخوردار غلام دستگیر کو اللہ تعالےٰ کامل شفاء عطا

فرمائے علالت طبع مزید براں کسیقدر کسلان و ماندگی سفر کیوجہ سے توقف در تحریر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احباب کو مصائب و مکروہات زمانہ سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ سب کو ماوجب۔ داعی و مستدعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت

تسلیم و دعا۔ الجواب ہو الجواب۔ محمد شریف شاہ صاحب والسلام

داعی مہر علیشاہ ۱۵ ر جمادی الثانی

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

وَعَلَیْکُمُ السَّلَام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ ایسا استقلال ہاتھ سے نہ دیویں۔ ہ۔ و دونوں انسان پر طاری ہوتے ہیں۔ دونوں کا ذائقہ نیا رنگ لاتا ہے۔ میں تو حسب التحریر ہی تعمیل کروں گا۔ برخورداران کو دعا۔ والسلام مہر علیشاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

الحمد للہ الحمد للہ میں بھی متفکر تھا۔ کہ اتنا کام عظیم الشان کیسے بسر ہو گا۔ خصوصاً ایسے آزاد منش جو بالکل تقلید کے نام سے بھاگتے ہیں۔ آج شب جمعہ کو راقم ۱۱ بجے سوار ہو کر کل خوشحاب جا اُتریگا۔ علی گوھر کو پہلے بھیجا گیا ہے۔ غالباً جوڑہ کی بابت آپ کی اطلاع دہی کا کہا ہو گا۔ بشرط خیریت واپس ہو کر چکوڑی میں حاضر ہوں گا۔ سب کو نیاز

مہر علیشاہ از گولڑہ

سبحان من ہو کل یوم ہو فی شان

یا دیرینگی تسلیم۔ ایک دفعہ اچھی کی خبر کچھ مضائقہ نہیں۔ ارتباط قلبی فیما بین طرفین اخلاص صمیمی

از جانبین - جا بر سب تشنبات ہے - جو کہ ہم رنگ تشتتات ہیں - اور کیوں نہ ہو

مرد آں باشد کہ باشد دل شناس　　گرچہ بیند گفت را در صد لباس

کل کی خلوت کا خیال نہ بھولیں گے - آج کی نازک مزاجی اور ستم ظریفی گو کہ طوفان ہی ہو - سب

مخادیم واحباب کی خدمت میں تسلیم -

محب الفقراء مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

عزیزی غلام سرور و غلام دستگیر حفظکم اللہ تعالےٰ

خط ملا - حاکم حقیقی رحم فرماوے - نعم المولےٰ ونعم النصیر سب کو ما وجب

داعی از گولڑہ بقلم خود

حفظکم اللہ تعالےٰ

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر فاللہ خیر حافظا

وھو ارحم الراحمین -　　داعی از گولڑہ

عزیزی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے - علاقہ میں طاعون اب نہایت کمی پر ہے - عزیزی غلام دستگیر

کو میں نے بفضلہ تعالےٰ اچھا پایا - قدرے شکایت محسوس ہوتی تھی - شافی مطلق کی بارگاہ سے

کامل شفا کی امید ہے - دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے خاندان اور متعلقین کو مکروہات زمانہ

سے محفوظ فرمائے - سب کو ما وجب　　بقلم خود از گولڑہ

عزیزانم حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ کیفیت معلوم ہوئی - باوضو آیۃ الکرسی ۱۱ بار اور سورۂ اخلاص ۲۵ بار پڑھکر دونوں

ہاتھوں پر دم کر کے منہ پر پھیر کر پیش ہو جائیں۔ کھیعص کفایتنا حمعسق حمایتنا

سب کو ماوجب داعی از گولڑہ بقلم خود

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

اللہ تعالےٰ عزیز غلام دستگیر کو صحت فرماوے۔ بیماری نے ضلع راولپنڈی میں بھی کم ہی کسی گاؤں کو چھوڑا ہوا ھے۔ یوماً فیوماً ترقی پر ہے۔ خدا حافظ ہو۔ بہرحال جانا تو ہے ہی۔ کہ او سبحانہ وتعالےٰ اپنے فضل و توجہ مقبولانش کے طفیل رضا و لقاء سے محروم نہ فرمائے۔ والسلام برخورداران کو سلام و دعا۔ بخدمت جناب مولویصاحب تسلیم سب کو ماوجب

(بقلم خود از گولڑہ)

وفقک وحفظلک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ اگر غلطی سے حرف لکھا جائے۔

بعد محو بجائے اس کے دوسرا حرف لکھا جائز ہے۔ ایسا ہی اگر سہو رہ جائے تو پھر لکھا جا سکتا ہے۔ سب کو ماوجب داعی از گولڑہ

عزیزی غلام سرور حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ کارڈ کاشف مافیہا ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزی غلام دستگیر کو صحت عطا فرمائے۔ اور سب کو مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے۔ بخدمت باباجی صاحب سلام سب کو ماوجب

دعاگو از گولڑہ بقلم خود

برخورداران غلام دستگیر و غلام سرور حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ وہاں ہی رہو۔ حافظ حقیقی اچھا کرے گا۔ گھبراؤ مت حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ سب کو ماوجب۔ والسلام دعاگو ئی ہنہ گولڑہ بقلم خود

عزیزی محمدؐ چراغ حفظکم اللہ تعالےٰ

دعا و سلام۔ حسب التحریر دُعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مصائب دارین سے محفوظ رکھے۔ مکان پر ۲۸ محرم کو ۳۲ دن کے بعد پہنچ گیا ہوں۔ آخری عشرہ میں زکام و بخار لاحق ہو گیا تھا۔ اب آرام ہے۔ سب کو ماوجب داعی مہر علیشاہ بقلم خود۔

راسخ الاخلاص محمدؐ چراغ صاحب زاد اخلاصہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۸ ماہ صفر اتفاق ملاقات خواہد بود اکثر محبان برجواب ترکی بہ ترکی مستعد شدہ بودند۔ لیکن اوشاں را منع نمودم و نیز علمائے تحقیق نوشتند کہ ایں مغلوبیت خصم است کہ تنگ آمد بجنگ آمد بالیقین معلوم شد کہ نزد خصم سند نیست بحیلہ سازی و سطاعن دیوں جانِ خود را خلاصی کردن مے خواہد از طرف تقاضائے جواب نویسی او را تنگ نمود۔ آخر بگریبان افتاد مگر الحمد للہ کہ تحریرات کذائیہ موجب تغیر و انقلاب ایں جانب نیست جواب خط نورالدین صاحب بعد سابقہ مطبوع شدہ شائع خواہد گردید۔ لیاقت علمی ہویدا خواہد شد زیادہ سلام مہر شاہ

مخلص فی اللہ محمدؐ چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام اینکہ آیت (ومالنا ان لا نتوکل علی اللہ وقد ھدٰنا سبلنا وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون) اور نیز بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم) ہر ایک تین تین دفعہ صبح و شام معمول رکھیں والسلام سب کو

دعا۔ لنفسی ان علی ماڈاد یعنونا

ما وجب دُعاگو و دُعا جو مہر علیشاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلمک اللہ

بعد سلام اینکہ الحمد للہ والمنۃ بتوجہ احباب غریب خانہ بمعہ رفقاء بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ سب طرح سے خیریت ہے
قبل اس کے ایک خط بذریعہ بابو بہادر خاں جوڑہ والا آپ کیطرف پہنچایا گیا ہے۔ جس میں ذکر طلب کتاب
سراج السالکین جناب صاحبزادہ صاحب کے لکھا گیا تھا۔ شاید پہنچا ہوگا۔ سب کو سلام

العاصی مہر علیشاہ بقلم خود

عزیزی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

مضطربانہ تحریر پہنچی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ذلیل نہ کرے۔ عزیزا عالم اسباب ہے۔ تمسک بہ سبب
ظاہری یا باطنی ضروری۔ اور بر خلاف اس کے محال عادی یعنی عادت اللہ نہیں کہ بغیر اسباب کار روائی
فرماوے۔ باطنی سبب عرصہ مدیدہ سے کہا گیا تھا۔ میری رائے میں ممکن نہیں کہ کما ینبغی شغل یا رابطہ
خالی جائے۔ پھر بھی بہر کیف دعا گو ہوں۔ تمہاری ذلت ذات اللہ تعالےٰ نہ دکھائے اور امید ہے
کہ نہ دکھائے گا۔ جناب مولوی صاحب و برخورداران و متعلقین سب کو ماوجب۔ (داعی از گولڑہ)

عزیزانم غلام سرور و غلام دستگیر در حفظ وامان الٰہی باشند

بعد سلام اینکہ بخور صرف عطریات نہیں۔ بلکہ وہ اشیا جو جلائے جاتے ہیں۔ مثلاً لبان وغیرہ ان کا دخان
یعنے (دود) شرائط میں سے ہے۔ برخورداران دستگیر کی صحت کے لئے دعا۔ باباجیو صاحب کی خدمت
میں سلام و دعا و استدعا۔ ۲۴ شوال (مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

برخوردار محمد چراغ سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ الحمد للہ والمنۃ کہ فقیر از مضمون محبت نامہ مسرور فرمودند

میخواہم کہ فائدہ بر داشتن بر خوردار از علمی کہ مخصوص با ہلبیت واہل اللہ است بہ بینم والسلام

۵ شوال مہر علیشاہ بقلم خود

مجبی مخلصی محمد چراغ سلامت

بعد سلام آنکہ کتاب مرسلہ بذریعہ ڈاک پہنچی۔ تصحیح روانہ کیجاویگی۔ اللہ تعالےٰ مصائب دارین سے اپنی حفظ وامان میں رکھے سب صاحبان کی خدمت میں تسلیم دیویں۔

(داعی مہر علیشاہ از گولڑہ)

مجبی ومخلصی اعتقاد را جان وجان را بنیاد سلامت باشد

بعد از سلام آنکہ۔ آپ کا آپ اور آپ مطمئن رہیں ہاں شعر ذیل کا لحاظ چاہیئے۔ بیت

اصل خود جذب است لیک ای خواجہ تاش | کار کن موقوف آں جذبہ مباش

والسلام۔ الراقم آپکا آپ

مجبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت۔

تسلیم۔ حسب التحریر مشتمل بر قلق واضطراب پھر اجازت ہے۔ وجہ التوا رعند التلاقی بیان کیجاوے گی جوڑہ کی اسٹیشن پر منتظر رہیں

مہر علیشاہ بقلم خود

مجبی ومخلصی محمد چراغ حفظہ اللہ

بعد سلام آنکہ۔ نجا قوال کو جس جگہ ہو جلد یہاں پر گوڑہ میں ارسال فرماویں شاید کوئی سفر کرنا ہو۔ والسلام

مہر شاہ بقلم خود

مجبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد والسپی از سفر پنجگشبہ کہ بتقریب عرس جناب حافظ صاحب مرحوم رفتہ بودم

محبت نامجات آں مخلص حفظہ اللہ مطالعہ آمد اللھم لک الحمد والیک المشتکیٰ وانت المستعان ولا حول ولا قوۃ الا بک بک اصول علی الاعداء وایاک ارجو ولا ملجا ولا منجا الا الیک والسلام۔ اگر فرصت ہو سکے ملاقات کرجاویں۔ (داعی مہر شاہ)

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

وعا وسلام۔ انشاءاللہ تعالےٰ عنقریب بتقریب روانگی عرس ملاقات ہو جائیگی۔ تاریخ کے متعلق محبوب عالم سے دریافت کرلینا۔ باقی خیریت طرفین مطلوب ولہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ۔ جناب مولویصاحب وبرخورداران ومتعلقین کو ادعیہ وسلام داعی از گولڑہ بقلم خود

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

دعا وسلام اینجا بہمہ وجوہ خیریت است وآنجانب کذلک مطلوب از دعا طلبی برائے اصلاح ظاہر وباطنی آنمخلص غافل نیم واز احباب نیز ہمیں امیدوارم کہ از دعا محروم نخواہد داشت برخورداران را دعا سلام جناب مولوی صاحب را تسلیم۔ (داعی از گولڑہ بقلم خود)

مخلصی وعزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ اس سے بڑھکر آپکا استحقاق ہے۔ اور اس جانب سے بھی کوئی دریغ نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ اس کی تصدیق آپ ہی کے قلب سے ہو سکتی ہے باوجود اتنے تعلق اور اخلاص کے پھر تصور کا عدم قیام حیرت انگیز ہے۔ اللہ تعالےٰ اچھا کرے گا۔ متشوش نہ ہو ویں۔ والسلام (مہر شاہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبی و محبوبی مولوی محمد چراغ سلمہ ربہ ورزقہ احب حبہ

از خاکبوس درویشان مہر علیشاہ تسلیم مطالعہ فرمایند اما بعد الحمد للہ علیٰ کل حال تعین ارادہ مطلقہ و جوبیہ بعد تنزلات در ضمن داعیہ حادثہ شخصیہ بالفعل در قلب راقم الحروف چنیں میریزد کہ بتاریخ ہشتم ماہ حال علی الصبح سوار شدہ بوقت نصف النہار یا بوقتیکہ خواہد رسید پائیں شدہ از ملاقات محبان محظوظ باشم باز ہماں وقت سوار شدن یا بروز دیگر موقوف برائے عزیزان است دیدہ خواہد شد بخدمت ہمہ اعاظم و محبین تسلیم

العاصی مہر علیشاہ بقلم خود

مخلصم مولوی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ اما بعد اجازت ختم کبیر است فقط والباقی عند التلاقی وجہ اشاعت کتاب خوب پیدا نمودہ اند۔ از ہزار نسخہ قدرے باقی ماندہ اند۔ از ہر ملک خطوط و لت مخالف اہل حق یومیہ میرسد۔ علماء اسلام از اشاعت ایں کتاب نہایت خورسند شدہ دعا می کنند ایں امر مخصوص بیک گروہ نیست مقلدین و غیر مقلدین و صوفیہ کرام ہمہ خوشنود اند۔ معظمی صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب و احباب اسلام امروز میاں فیض رسول صاحب رخصت خواہد شد برخورداران را دعا و سلام

مہر شاہ بقلم خود

شفیقی و عزیزی محمد چراغ صاحب زاد اخلاصکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ پہنچا اظہار اشتیاق ملاقات اور یاد آوری کا شکریہ مضمون مندرجہ کے لئے دعا۔ برخورداران کے امتحان میں کامیابی کے لئے فاتحہ خیر والباقی عند التلاقی جناب مولوی صاحب کی خدمت میں نیاز مخلصی فضل الدین نووارد کو سلام۔ برخورداران کو دعا و سلام

(از گولڑہ مہر شاہ بقلم خود)

مخلصی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام و دعا آنکه الحمد للہ کہ بارش واران قطعہ محبت آباد گردید - در آں ایام اطلاع بالضرور داده خواہد شد - شعر ہندی ؎

وِل دیاں وسوکدی وت بھی آ سو　　　کتھوں دے لدے تے تھے وِنج لا سو

از عدم ملاقات جناب مولویصاحب ہمیں امید داشتم کہ نوشتہ اند معاذ اللہ وجہ دیگر کجا متصور گردد مکاتیب غلام محمد زاد شوقہ می رسند - باباجی صاحب و جناب صاحبزادہ صاحب را تسلیم -

۲ر جولائی ۱۸۹۹ء　　(مہر شاہ بقلم خود)

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از دعا وسلام کہ از مراسلات آں محب کیفیت شستہ معلوم گشتہ او سبحانہ وتعالیٰ رفع تشتت خواہد فرمود - تسلی دارند - شاغلاں را در ابتدا ہمیں حالت پیش مے آید - از تجربہ محقق است تبدل او بر سیر وجمیعت نیز در چنیں حالت توجہ بحق سبحانہ موجب فلاح وطریان او نیز از کرشمہ الطاف خفیہ مے باشد ویداست نہ محض شنید - یا منزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین ارحم وافعل بنا ما انت اہلہ ہمہ محبان را سلام عبد العزیز برادر غلام احمد مرحوم امروز ازیں جا روانہ شد　　(مہر شاہ بقلم خود)

محبی ومخلصی حافظ محمد چراغ صاحب سلامت

الحمد للہ علیٰ کل حال بہمہ وجوہ خیریت است از مرض ہیضہ دریں نواحی ہم امن است بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب ومولوی صاحب تسلیم　　(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت

بعد سلام آنکہ خداوند کریم آں محب وجمیع احباب را از شر بلاد وباہ نگہدارد الحمد للہ علیٰ کل حال بخدمت

بِجمیع مخادیم واجباب تسلیم　　　　الراقم مہر علیشاہ بقلم خود

مجبی ومخلصی محمد چراغ سلمہ ربہٗ

تسلیم و دُعا۔ الحمدللہ علیٰ کُل حال۔ عزمت معلومہ کو ترک کر کے اسمائے سبعہ کا شغل وقت سحر یا عشاء معمول رکھیں اور تحریر معلوم بدستور قائم رکھیں۔ والباقی عند التلاقی۔

یا من ھُوَ اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفواً احد

صل علی حبیبک المصطفےٰ واحفظنا من خزی الدنیا وخزی الاخرۃ

۲۵۔ ربیع الثانی۔ مہر علیشاہ

مجبی ومخلصی محمد چراغ صاحب اسلمک اللہ سلامت باشد

بعد از سلام آنکہ۔ شاہصاحب کو حسب عادت پہلے پہونچنا چاہیئے۔ میرا ارادہ آخیر پر حاضری کا ہے۔ اسوقت آپکو اطلاع دیجائیگی۔ مریضہ کے لئے طالب خیریت ہوں۔ مطمئن رہیں زیادہ سلام و دُعا　داعی از گولڑہ

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

دعا و سلام۔ لالہ موسیٰ سے گذر کے متعلق جناب قاری صاحب کی تحریر ذیل کو ملاحظہ فرماویں۔ اٹھارہ تاریخ صفر روز سہ شنبہ گذار کر شب چہار شنبہ کو سات بجے یہاں سے روانہ ہونگے۔ پس شب چہار شنبہ کو لالہ موسیٰ سٹیشن پر ملو۔ والسلام　از گولڑہ

مجبی ومخلصی محمدؐ چراغ سلامت باشند

انشاء اللہ العزیز بتاریخ ۵ ماہ حال بروز چہار شنبہ علی الصبح بر اسٹیشن لالہ موسیٰ خواہم آید ہمہ مجبان را سلام بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب مدظلہ وجناب مولوی صاحب تسلیم۔ احمد دین وغلام محمدؐ دنجنا و خدا بخش و

وکسانیکہ از سکان چکوڑوی در خانہ احمد دین بوقت دعوت خوردن بجانب جنوبی چہار پائے از جوانان نشستہ بودند او شاں را نیز سلام - برخورداران را سلام

۲ - ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ الراقم مہر شاہ بقلم خود

برخوردار غلام دستگیر دائماً در حفظ و امان الٰہی بودہ باشند

بعد دعا و سلام آنکہ - میں نے ایک لفافہ بدستخط خاص بھیجا ہے - غالباً پہنچا ہوگا - جس میں مفصل طور پر سیرانہ اتر نا موجب ہے - میں دعا کرتا ہوں - اللہ تعالےٰ مصائب دارین سے محفوظ رکھے - محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب بعد از مطالعہ سلام و دعا از رسید خط اطلاع بخشند والسلام

(مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

قلق و اضطراب لازم طریق مطلوب آنمحب است - دریں راہ در خود بہ رفتن و از خود گسستن و برباد کسے سوختن رفتہ رفتہ کسے بخویش مینماید - طوبیٰ لمن داء ہ دواء ہ و رضائہ - وشفائہ - حق - حق - حق بخلوتخانہ سلطان کسے دیگر نمے گنجد - غلام محمد و اکبر شاہ را سلام - اغلب آنکہ بعد یک ماہ ملاقات محبان بر اسٹیشن لالہ موسیٰ بکسے تقریب واقع خواہد شد - مطمئن مانند - بعد سلام و دعا آنکہ - مکتوب برخوردار غلام دستگیر اطال اللہ عمرہٗ رسید - جناب مولوی صاحب را بوقت وداع نیافتم - مانعش بخیر باد سلام رسانند - (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - غالباً میرا معذرت نامہ آج ۱۰ - ربیع الاول آپ کو پہنچا ہوگا - بعید از اخلاق کریمانہ نہ ہوگا - اگر واقعی معذوری کو منظور فرما کر عفونامہ سے مسرور فرماویں - آجکل دفع طاعون کے لئے

اکثر سورۂ تغابن مساجد و بیوت میں پڑھوایا کریں۔ اللہ تعالےٰ محفوظ رکھیگا۔ جناب مولویصاحب کو تسلیم
برخورداران کو دعا و سلام۔ والسلام (داعی مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ و فیض رسول سلامت باشند

دعا و سلام۔ آنچہ از رسیدن تار صدمہ بر دل دعاگوئی و احباب رسیدہ همان میداند کہ فرستادہ است
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ از عارضِ بخار و سرفہ معذوری است۔ بعد حصول افاقہ مستند بعا خواہیم
رسید۔ اندرون دو تنخواہ نجات اطلاع رسانند۔ حیرانم کہ ہر دو مائیصاحبہ را چگونہ اوقات تغیر شدہ شوند
در نیوقت بکرم صاحب نیست والسلام مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظہ اللہ تعالےٰ

بعد از سلام و دعا اینکہ۔ میں تونسہ شریف و پاکپتن شریف سے ہوتا ہوا۔ غریب خانہ میں تھوڑے دنوں
سے پہنچا ہوں۔ میرے پیچھے آپ کا خط آیا ہے۔ برخوردار غلام دستگیر کی صحت کے لئے فاتحہ خیر پڑھا گیا ہے
اللہ تعالےٰ شفاء کاملہ عطا فرماوے۔ باقی حالات سفر مفصل بوقت ملاقات عرض کئے جاویں گے۔ سب کے
سبکو سلام۔ (مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

تسلیم و دعا۔ بر اشتغال خواندنی و قدرے تحریری بتعیین اوقات مداومت ضروری دانند امید وار ظہور ننگ دیگر
خلافِ تحریراں محب ہستم آنچہ نوشتہ انداز امتحان است۔ دہر کسے را فی اول الوہلہ پیش آمدنی است
اگرایں بے ہیچ فقیر شایاں نماید۔ دفتر طویل باید سطر باشند۔ دعاگو نیز حسب تحریر سجادہ نشین صاحب
و نجم الدین صاحب بعد چند ایام بر اسٹیشن لالہ موسے ملاقات نمودہ ہمراہ خواہد بود اغلب آنکہ جناب صاحبزادہ
صاحب بغیر تحریر رسیدہ باشد گجری بخت اقبال بیاد مے آید (مہر علیشاہ بقلم خود)

مجبی وعزیزی محمد چراغ صاحب حفظک اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ قبل ازیں ایک رقیمہ مشتمل بر حال واپسی لکھ چکا ہوں۔ غالباً پہنچا ہوگا سب طرح سے خیریت ہے۔ سب سبکو سلام۔ برخورداران کو دعا وسلام۔ ملازبی کو سلام

(داعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مجبی ومخلصی محمد چراغ سلامت۔

محبت نامہ رسید تعمیل ارشاد نمودہ شد۔ فالقبول منہ بل الکل الیہ۔ از برائے ہمیں تعقیبات قلبیہ تشغل لسانی فی الصبح والمسا۔ عرض خدمت آں محب نمودہ بودم۔ مداومت بر آں منتج صلاح کثیر است۔

بخدمت جناب سجادہ نشین صاحب ومولویصاحب وجمیع محبان تسلیم۔

(الراقم محب الفقراء مہر علیشاہ بقلم خود)

مجبی ومخلصی معظمی ومکرمی محمد چراغ سلامت باشند

بعد سلام آنکہ۔ برخوردار غلام محی الدین بالفعل بفضل او سبحانہ بتوجہ مخلصان صحتیاب است یَا مَنْ هُوَ اللہ احد صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَاحْفَظْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَخِزْيِ الْاٰخِرَة

ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

مجبی ومخلصی محمد چراغ حفظکم اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ قدرے علالت طبع واشتغال بدفیعہ اش مانع از تحریر جوابدہی بایں معافی کا خواستگار ہوں۔ کہ فیما بین رشتہ نازک ہے۔ نہ بدیں معنی کہ ضعیف ہے۔ بلکہ اسیوجہ سے کہ لطیف ہے مجھے بھی افسوس ہے کہ تھوڑے روز معیت جسمانی کا اتفاق رہا۔ میری معروضات پر قائم رہیں۔

برخورداران کو دعا وسلام۔ جناب مولویصاحب وجناب صاحبزادہ صاحب وسائر مخلصین کو تسلیم

(الراقم مخلص مخلصین از گولڑہ بقلم خود)

محبی وحبی مخلصی واخلاصی سلامت

تسلیم! الحمد للہ علے کل حال والمسئول عنہ موجبات فی الجانبین فی لواحدای واجد ماھو یحیی ی للاخرۃ ویغنیہ فی مرتبۃ الامکان لا فی الوجوب فان موصوفہ ھو المسئول عنہ لا لہ تعالیٰ عن ذالک علواً کبیرا۔ اللھم صل وسلم علی المشتق مما ھو المنسوب الیک والہ وصحبہ وسلم " غلام محمود یعنی پٹھان کو سلام قبول ہو۔ کیوں ہم لوگوں کو چھوڑ گئے ہو۔

مہر علیشاہ بقلم خود

محبی وعزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ عزیز غلام سرور کے خط کا جواب بوجہ ازدحام خلق وعدم موجودگی جناب دیوان صاحب نہیں لکھ سکا۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالے آپ کو معہ متعلقین مصائب سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ سب کو ما وجب

(الداعی دعا جوئی ودعا گوئی۔ مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد از سلام ودعا آنکہ۔ غالباً میرا گذر حسب عادت بتقریب عرس شریف اسی لائن سے ہوگا۔ اور بر تقدیر ارادہ لائن نزدہ پہلے آپ کو اطلاع دیجائے گی۔ بعد وظائف لسانی شغل قلبی کی کثرت نہایت ضروری اور اطمینان بخش ہوگی۔ جناب مولویصاحب کے بارہ میں تو پھر اس فقیر نے کیا کیا۔ السلطان فرمادیں۔ جناب صاحبزادہ صاحب کو تسلیم۔ برخورداران کو سلام۔ مہر شاہ

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد دعا وسلام آنکہ۔ ہر کدام قلم باشد۔ ممنوع نیست اما شغل ۲۰۔ اگر روز مرہ دہ ہزار ہو وہی ضروری ہو

ہمہ مخلصان را تسلیم۔ زیادہ دعا۔

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی حافظ محمد چراغ سلامت باشند

بعد تسلیم آنکہ محبت نامہ رسید از کیفیت اطلاع بخشید۔ بجا این جانب بہمہ وجوہ خیریت است و آنجانب کذلک مطلوب۔ ازیں بے ہیچ بخدمت سجادہ نشین صاحب و مولوی صاحب و جمیع محبان را تسلیم۔ الراقم محب الفقیر از مہر علیشاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام آنکہ۔ کل ایک خط آپ کی طرف لکھ چکا ہوں۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ قضا والے معاملہ میں بھی اللہ تعالے عزت رکھے۔ بہر کیف خیر خواہ اور دعا گو ہوں۔ حامد کا ذکر جو لکھا ہے کہ اس سے جاسوسی ہو گئی ہے سو مفصل لکھیں۔ کہ کون ہے۔ زیادہ سلام۔ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از سلام آنکہ از ملاحظہ محبت نامجات کیفیت بوضوح آنجا سیدہ اللہ تعالے ارتباط فیمابین را یوماً فیوماً ترقی دہاد۔ و امید بارگاہ لا یزال و لم یزل ہمیں میدارم کہ لا تشمت بی عدوی و لا تسوء بی صدیقی بریں بے ہیچ و احباب صادق آرد۔ فی الدنیا و الاخرۃ۔ وہ عدد نسخہ جناب مولیصاحب محمد غازی برائے من از لاہور مرسلہ بودند۔ تقسیم نمودہ شدند۔ از لاہور دکان حافظ محمد دین کتب فروش صاحب مطبع بطلبند۔ مولیصاحب از خود خرچ نمودہ طبع کنانیدہ اند معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب و جناب مولیصاحب و دیگر جمیع احباب تسلیم۔ ۵ شوال (مہر شاہ)

عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت

علیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد بالفعل بفضلہ سبحانہ وتوجہ جناب بالکل خیریت ہے۔ صاحبزادہ حسن الدین صاحب کا دوبارہ وہاں پر جانا کس غرض سے ہوا۔ برخورداران ومولوی صاحب وخدا بخش کو دعا وسلام
کادیانی پر ۵۰۰ اور اُس کے مرید فضل دین پر ۲۰۰ جرمانہ ہوا۔ ورنہ ۶ ماہ قید رہے۔ (از گولڑہ بقلم خود)

راسخ الاخلاص محمد چراغ صاحب سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اما بعد۔ غالباً متوقع آں مخلص بظہور خواہد آمد۔ لیکن قبل از عرس خواجہ خواجگان قدس سرہٗ ناممکن۔ ضعف بودہ قلب ما نع اسفار متتالیہ است از کیفیت مزاج جناب مولوی صاحب اطلاع جدید بخشند بخدمت اوشان وجناب صاحبزادہ صاحب تسلیم۔ برخورداران را دعا وسلام۔

العبد مہر شاہ بقلم خود

مجتبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد از سلام ودعا آنکہ۔ انکا اودھر جانا اچھا ہوا۔ اور اچھا ہوگا۔ اللہ تعالٰے امشغولی کما حقہٗ نصیب فرماوے۔ جناب مولوی صاحب کو بھی تکلیف سے رہائی ہو۔ چنانچہ اس نیاز مند درویش کو بھی اس قدیم الاحسان نے گورداسپورہ کی شہادت سے باوجود نہایت اصرار وسعی مخالفین بچا لیا۔ اور وہ اصلاً مایوس ہوئے

اللھم اغلبنا علی من غلبنا والسلام (مہر شاہ بقلم خود)

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشند

تسلیم۔ صاحبزادہ محمد عبد العزیز از چہار پنج روز وارد اند در جار کہ چند یوم خواہد ماند۔ مولوی غلام احمد ہمنشیر اینجا است۔ مائی بانو خوشاب دائی امروز رخصت شدہ واپس رفتہ است مولوی غازی صاحب برائے مسلبہ کتابیندان رسالہ در لاہور فردا تا تاریخ ۲۰۔ ربیع الثانی فرستادہ خواہند شد قرب روحانی را بعد جسمانی حائل

نیست زیادہ دُعا۔ بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب و ہمہ والتسلیم

محبی و مخلصی مولوی محمد چراغ سلامت

بعد تسلیم آنکہ محبت نامہ پہنچا کیفیت معلوم ہوئی۔ تسلی رکھیں۔ المرء مع من احب گستاخی توقف جواب کے میں معذور ہوں۔ بباعث کسی امر ضروری کے بخدمت سردار صاحب و مولویصاحب و میاں فیض رسول و جمیع محبان سلام۔ الراقم محب الفقراء۔ ا مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی معظمی و مکرمی مولوی محمد چراغ صاحب سلمہ ربہٗ

تسلیم اسم معلوم یکہزار صبح و یکہزار شام بلا ناغہ معمول دارند برائے ماخوذان فاتحہ خیر خواند شد حق سبحانہٗ و تعالےٰ رحم فرماید۔ زیادہ تسلیم۔ الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

برخوردار غلام دستگیر و غلام سرور احیا کما اللہ حیٰوۃً طیبۃً

بعد دُعا و سلام آنکہ بہر کیف میں تمہارے لئے کیا بلکہ کل خاندان کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ وفقکم اللہ تعالیٰ لما یحب و یرضیٰ جناب والد صاحب کو سمجھائیں۔ کہ جسمانی ملاقات سے معفو فرماویں۔ زیادہ دُعا و سلام (الراقم داعی مہرشاہ از گولڑہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ و رحمۃ اللہ۔ اما بعد آپ بوقت صبح دوشنبہ اسٹیشن لالہ موسے یا گجرات پر موجود رہیں۔ میں بباعث دو نوازش نامہ تاکیدی حضرت صاحب سجادہ نشین سیالوی اَدَامَ فیوضہم پختہ ارادہ پاک پتن شریف جانیکا کر چکا ہوں۔ یہاں سے شب دوشنبہ ۱۲ بجے سوار ہوں گا۔ والسلام جناب مولویصاحب کو تسلیم۔ مہرشاہ بقلم خود) ۲۳۔ ذوالحج

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت۔

بعد سلام و دعا آنکہ برخوردار را ہر کسے آشنا آتش فروزان است۔ مہربان وقت مصیبت بجز لطیفکہ لطیف قبل کل لطیف کسے نیست آں برخوردار تا ہنوز نشیب و فراز زمانہ را ندیدہ۔ آئندہ ہوش دارند و بالکل مطمئن باشند۔ انشاء اللہ العزیز از فقدان ایں شرط آں مخلص را نقصانے نخواہد رسید۔ و اصلا ترک نہ نمایند بہماں سینظر بعد التلاقی طریق معمول دارند۔ در اجازت آں محب و آں صاحب بون بعید است زیادہ سلام (مہر شاہ بقلم خود)

برخوردار محمد چراغ سلمہ ربہ

تسلیم:۔ الحمد للہ امر معلوم پر لیل میں اور ذکر قلبی پر بعد صبح قائم رہیں۔ بعد سیر ہونیکے اس شغل سے اشغال لسانی جو جو معلوم ہیں۔ پڑھ لیا کریں۔ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْ عِبَادِکَ الْمُحِبِّیْنَ الْمَرْضِیِّیْن

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ:۔ اما بعد بھولنے بھلانے کا فکر ہی بے محل ہے۔ ملنے ملانے کی بات کا فکر فرماویں۔ اگر ممکن ہو ورنہ دعا گوئی تو خود ہی بتقریب حاضری عرس شریف ملاقات کریگا۔ جواب کتاب امر وہی سارا تیار رہے۔ عنقریب چھپ کر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ والسلام

(الراقم مہر شاہ بقلم خود)

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم و دعا۔ کام میں شاغل رہو۔ بالضحیٰ ورٰء بالضحیٰ ورٰء۔ بالضحیٰ ورٰء۔ زیادہ دعا)

(الراقم مہر علیشاہ)

مجی ومخلصی مولوی محمد چراغ صاحب زاد افلاصکم وظہرت ثمراتہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - فراہمی چندہ کی تکلیف ہے جو سراسر تکلیف ہے - اطلاع ہوئی اَللّٰھُمَّ افعل بنا ما انت لہ اہل ولا تفعل بنا ما نحن لہ اہل - برخورداران کو دعا اور سب کی خدمت میں سلام (الراقم داعی مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مجی ومخلصی وعزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ - میں لکھنے کو تیار تھا - کہ کارڈ پہنچا - غالباً بتاریخ ۲۹ یا ۳۰ میں بارادہ پاکپتن شریف جناب دیوان صاحب کے اصرار پر سوار ہوں گا - آپ اگر شامل ہوسکیں تو میں خوشی ہے جناب مولویصاحب کیخدمت میں تسلیم برخورداران کو دعا و سلام (مہرشاہ بقلم خود)

مخلصی ومولوی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام آنکہ از اضطراب باضطراب آں محب بے خبر نیم - اللہ تعالے سببے را پیدا آرد کہ موجب دفع او باشد - ایام سفر عنقریب مدہ اند مضطرب نباشند - بذریعہ خطوط در زمرہ ہمیں فقرہا در حق کتابی رسند از ناتمامی تحصیل علوم وشوق ہر دو مخلصان واقف اند نا واقفان بزعم خود ایں ہیچ را نیز در زمرہ علماء تصور نمودہ القاب مینویسند کہ موجب ندامت مے باشد - خیر مرزا صاحب یکے وقت وراقم عالم وقت شد سبحان اللہ بڑے میاں چھوٹے میاں واہ - واہ - (مہرشاہ بقلم خود)

مجی ومخلصی وعزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

تسلیم - سفر سیال شریف میں وقفہ شغل علوم میں ضرور پڑے گا - لھذا لامر آخر ملتوی رکھنا لکھا گیا تھا - اب بعد ملاحظہ مکتوبات اجازت لکھتا ہوں مطمئن رہیں ہر کس الخ کو ملحوظ رکھنا ضرور ہوگا - تاِمل نکرہی کا ذکر تھکیں اس نواحی کرنکری سیال شریف سے بھی پیدا کردہ اکثر بیکار - جناب صاحبزادہ صاحب کیطرح

کو نہایت ہی تکلیف ہوئی ہے۔ جزاہ اللہ جزاء الخیر۔ ۱۸- ماہِ حال سوار ہونیکا دن کی گاڑی پر ارادہ ہے۔ (راقم مہر شاہ عفی عنہ)

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ بالفعل بفضلہ سبحانہٗ و توجہ احباب خیریت است بعد از تودیع عزیزان یکروز ہماں عارضہ بفراق عائد گردیدہ بود باز صحت گردید۔ بوقت وداع تحریری کہ بدست کسے دادہ بُودند۔ از ملاحظہ او رفت آنچہ رفت نہ آنچناں بود کہ بفہم آں عزیز آمد۔ من از گفتہ خود و گفتہ من جدا نیست از من برخورداران را دُعا و سلام جناب مولویصاحب را تسلیم۔

راسخ للاخلاص والایقان محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ از ملاحظہ کارڈ کیفیت اشتغال بوضوح انجامید الحمد للہ والمنۃ ہمین است موجب خوشی داعی اللہ تعالےٰ ترقی بخشد۔ رسالہ شمس الہدایۃ اردو را محبوب عالم بلاہور برائے طبع کنانیدن بردہ است۔ دیگر ہمہ وجوہ خیریت است زیادہ دُعا۔ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود) ۳۰ شعبان

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

وَعَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ شاید بملاحظہ ڈاک شاہ حسین منشی سنگھ کہ عنقریب متکفل این امر شدہ است۔ جواب والیسی اوشان نوشتہ باشند۔ راقم ازیں بے خبر است۔ و طالب معافی باوجود عدم گستاخی تدارک ما فات فی ایام التراخی۔ غالباً شب بستم صفر از گولڑہ سوار شدہ علی الصبح بلالہ موسے خواہم رسید۔ فالباقی عند التلاقی۔ احمد دین و مولوی فیض رسول را اسلام۔ بخدمت صاحبزادہ صاحب و مولویصاحب تسلیم۔ برخورداران را دُعا و سلام

(مہر شاہ بقلم خود)

معظمی و مکرمی صاحبزادہ محمد چراغ صاحب سلمہ ربہ

تسلیم و نیاز - بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب ماحضر در جواب واقعہ بوعلی قلندر و محبوب الٰہی قدس سرہما فرستادہ شد - آنجناب بعد ملاحظہ حضرت صاحبزادہ صاحب داخل لفافہ نمودہ بخدمت حضرت صاحب سیالی ارسال خواہند فرمود کہ در مکتوب شریف ارشاد ہر دو مخدومان مسطور بود - آں محب چونکہ واقف کاہلی راقم الحروف درایں چنیں امور ہستند جواب مسطور را اگر چیزے از رسم خطی یا مضمون قاصر باشد اصلاح خواہند فرمود مجاز اند - بخدمت حضرت صاحب و جناب مولوی صاحب و جمیع احباب تسلیم و نیاز رسانند - (مہر شاہ از گولڑہ)

محبی و مخلصی مولوی محمد چراغ سلامت

بعد تسلیم آنکہ :- راقم الحروف باصرار تمام از محبان مخلص یافتہ بارادۂ ایفاء عہد موعود - با سٹیشن خوشاب رسید ، ٹکٹ جوڑہ بمعہ رفقاء گرفتہ با سٹیشن جوڑہ رسیدیم - اگرچہ در طبع قدرے آثار بخار نیز طاری شدہ بود اما بحسب العہد ارادہ مصمم بنزول بود - ناگاہ مسمی راجہ و دو آدم دیگر جراءت آں محب بمعہ صاحبزادہ صاحب در ہمو کہ بیان نمود - لہٰذا لاچار شدہ بار ٹکٹ لالہ موسیٰ گرفتہ سوار شدیم - قریب یک بجہ بخار شروع شد تا دہ بجہ شب الحال سہ نوبت تمام شدہ اند الحمد للہ علیٰ کل حال - بخدمت مولوی صاحب و شاہ صاحب و صاحبزادہ صاحب و دیگر محبان تسلیم - (از گولڑہ مہر شاہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت -

از وقتیکہ ازاں مخلص علیحدہ شدہ بکوٹ و غریب خانہ آمدہ ام تا ہنوز علالت دامنگیر طبع ماندہ بالفعل از منضجات و مسہلات و علالت فراغت حاصل شدہ دربارہ بیماری نوشتہ بودند - انشاء اللہ تعالیٰ بفضل او سبحانہ خیریت خواہد بود - مطمئن باشند - والسلام (مہر شاہ)

مجی و مخلصی جناب محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد سلام و دعا اینکہ:- یہاں پر سب طرح سے خیریت اور آپ کی خیریت مطلوب - آپ معتاد معلوم میں نہایت احتیاط رکھیں - کثرت آمد و رفت نہ ہونی چاہیئے - خدائے علیم بصیر کو حاضر سمجھنا کام میں مشغول رہنا - ہیچ کوا ہیچ نہیں - الغرض اس مطاعن و ملامت کے بارش میں کام کو ہاتھ سے نہ دینا اوقات کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ (مہر شاہ از گولڑہ)

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ - محبت نامہ کاشف ما فیہا ہوا - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ والباقی عند التلاقی - بخدمت جناب مولوی صاحب تسلیم :- برخورداران کو دعا و سلام - گھروں میں ادعیہ

(الراقم :- دعا گوئی و دعا جوئی از گولڑہ بقلم خود)

عزیزی محمد چراغ صاحب

وعلیکم السلام - و رحمۃ اللہ - کارڈ مرسلہ کاشف ما فیہا ہوا - ان ایام میں مسبعات عشرہ صبح و عصر ایک جلسہ میں بحضور پڑھ لیا کریں - فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ - سب کو واجب اور نیز حزب البحر طس - طسم - سے آخر تک تین دفعہ صبح و عصر معمول رکھیں -

(داعی از گولڑہ بقلم خود)

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ مع اللحقہ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ :- متواترہ محبت ناموں کا شکریہ - اور اس موذی مرض سے چھوڑی میں آرام ہونیکا - لاکھ لاکھ شکر یہاں خیریت ہے - اطراف میں قدرے شکایت ہے اگر جناب موصوف تشریف فرما ہوں تو آپ بھی بمعیت مسرور فرماویں - جناب مولوی صاحب اور جناب صاحبزادہ صاحب و برخورداران کو سلام و دعا - (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ و فقکم لما یحب و یرضیٰ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ - میں دعا کرتا ہوں - اللہ تعالےٰ مائیصاحبہ مرحومہ مغفورہ کو مغفرت فرماوے - مائی جوڑہ والی سے اس مرحومہ کا اخلاص مجھے معلوم ہے - جوڑہ والی مائی کو میں نے ان کے انتقال کی خبر نہیں سنائی کسی سے اس نے سرسری سُنی تھی - تو جس پر سخت پریشان ہوئی - لہٰذا میں نے اسکو پتہ نہیں دیا - اللہ تعالےٰ پسماندگان کو سلامت رکھے - سب کو سلام و دعا -

مہر شاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ و فقکم اللہ لما یحب و یرضے -

بعد دعا و سلام آنکہ - ہر دو کارڈ مرسلہ پہنچے توجہ الی المبدء کا وہی طریق یعنی قلبی شغل اقرب الطرق اور مناسب مزاج آپکے ہی - الحمد للہ کہ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے - بہت ہی مناسب اسی طریق کو بمزاج و نفس ناطقہ آں مخلص پاتا ہوں - عدم جمعیت ظاہری سدِ راہ ہے - بس (مہر شاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلمہ ربہ

دوا معہود مقدار اعتدال سے نہ بڑھاویں - خوف نقصان زیادت میں ہے - بالکل ترک بھی مضر معلوم ہوا - شاید رفتہ رفتہ بالکل متروک ہو جاویں - بیکار نہ رہنا چاہیئے - میں جی دل سے خیر خواہ اور دعاگوئی ہوں - دیرہ والہ کا کام مکھڈ سے نہیں ہوا - پھر سفارش تونسہ شریف سے انہوں نے بھجوائی - مگر اتنا ہی ثمرہ نکلا - کہ مکھڈیوں نے بخار والیوں کیطرف معمولی لکھا - آئیندہ دیکھا جاوے - زیادہ دعا مہر شاہ

مخلص راسخ الاخلاص محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام آنکہ - آپ چونکہ ان لوگوں کی یہ خیر خواہی اپنے بارہ سمجھتے ہیں اور ظاہر ہے - کہ وجہ اسکی بغیر از تعلق ممتاز یا ہیں بابت اور کچھ نہیں - تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ بار بار انہیں کے دروازہ پر بلاتے ہیں

ان کو یوماً فیوماً رنج بر رنج دینا کیا فائدہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ نیازمند اہل اللہ کا مشرب بیساختہ ایسا ہے۔ کہ من اتانی قدر شبر اتیتہ قدر ذراع۔ میرے بار بار حاضر ہونیکی یہی وجہ تھی۔ مگر چونکہ میرے ہی باعث سے آپ مورد تکدر و عتاب ہیں۔ تو پھر صحبت کا کیا معنے۔ ہاں یہ بھی ہیچ دلی اخلاص کو ہرگز متروک نہیں کر سکتا۔ (داعی از گولڑہ)

مجبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشد

کتاب تیار ہوگئی ہے۔ جناب مولوی غازی صاحب چھپوانے کیلئے پشاور کو گئے ہیں۔ کل ایک کارڈ آپکا پہنچا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ لڑکا جو لیآیا تھا اُس نے غلام محمد سے کہا تھا۔ کہ یہ بیرنگ ہے اُس نے نہ مانا آخر استفسار کیلئے اُس نے ڈاکخانہ کو بھیجا۔ کہ یہ فقط القاب ہیں۔ مضمون نہیں۔ منشی نے بخیال اسکے کہ غلام محمد نے واپس دیدیا ہے۔ واپس کردیا آج منشی سے معلوم ہوا۔ زیادہ دعا

مجبی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ۔

بعد سلام و دعا اینکہ اللہ تعالے مائیصاحبہ مرحومہ مغفورہ کو مغفرت عطا فرماوے۔ اور برخورداران کو صبر واجر وشفا وامان کامل۔ کل ایک خط اُسی مضمون کا لکھ چکا ہوں۔ آئندہ بھی اطلاع بخشتے رہیں۔ اللہ تعالے اس بلا سے محفوظ رکھے۔ سب کو سلام۔ برخورداران کو دعا وسلام

مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ

مجبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام آنکہ۔ اب بالکل صحت ہے۔ فلاں میں مشغول رہنا چاہیئے۔ میری رضا اور خوشی اس میں ہے ہمارے لئے کرو۔ ناغہ نہو۔ دوا ہو وتدریجاً کم ہونی چاہیئے۔ ولیسی نہو تو بالمعاوضہ ہی ہی حصول کمالات بدنی طاقت سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ کیا آپ روح مجرد تو نہیں جسم کا خیال ضروری ہونا چاہیئے۔ اگر

ممکن ہو تو جناب وسوندی شاہصاحب سے وہی مضمون متعلق بحال مرزا تحریری لکھوا کر میری طرف بھیجدیں۔ خاص دستخطان کا ہو۔ برخورداران کو سلام جناب مولویصاحب کو تسلیم۔

الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود ۱۸ رمضان

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد۔

تسلیم و دعا۔ اما بعد تحریر ہفت یا نہ سطور۔ اگر تمام میسر آید زہے سعادت۔ با خواندن سہ کرت بتدریج وتمکین نقوش وحروف درخیال وذکر اللہ الصمد سہ ہزار بخیال وحبس نفس وتصور شیخ اگر ممکن باشد والا بغیر حبس نیز تمام کنند۔ بعد نماز صبح ویکہزار بار وُدُوْدٌ بلسان ویکصد درود شریف ہر کدام وقت کہ میسر آید معمول دارند۔ باقی ہمہ اوقات مطالبہ حقیقت واحدہ متعینہ بہر تعین ملحوظ دارند۔ ویکصد لا اِلٰہَ اِلّا اللہ وو وصد اِلّا اللہ نیز گویند۔ (مہر شاہ)

مجبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد سلام انیکہ۔ بتاریخ ہفتم رجب جو وقت تحریر تک یوم سہ شنبہ سمجھا ہوا ہے۔ علی الصبح لالہ موسٰی موجود رہنا ساتھ ہی جانا ہوگا۔ خرچ وغیرہ کا فکر نہ فرماویں۔ یحتمل کہ کسی شہادت سے تاریخ ہفتم دوشنبہ ہو جاوے۔ تو دوشنبہ اور سہ شنبہ دو دن آپ کو لالہ موسٰی رہنا ہوگا۔ اب لکھنے کے بعد محقق ہوا۔ کہ دوشنبہ کو لالہ موسٰی سے گذریں گے۔ غرہ سہ شنبہ کا ہے۔ بختہ کو بھی مطلع کر دینا۔ (مہر شاہ)

مجبی ومخلص صمیم الاخلاص رزقہ اللہ تعالےٰ جذبۃ من جذباتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اما بعد بر معمول مشغول بالخصوص اسم ۲۰ کہ قبل ازیں وقتے اشارہ بخواندن دہ ہزار ونود بودم بعد تحریر سطور ہر روز دو ہزار و دو سو معنی با توجہ بود ہر یکصد معمول دارند۔ اگر زائد ازیں ممکن دہ ہزار بسیار بہتر خواہد بود وقت ظہور نتائج عنقریب است

اطمینان ازیں وقت تا آخر رمضان بریں مداومت نمایند زیادہ دُعا۔

ملتمس ازان صحبت را اسلام (مہر علیشاہ)

۱۱- ربیع الاول عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد دُعا و سلام مسنون آنکہ ا- برخوردار غلام سرور بھی اسی سلک میں منسلک ہے- وہی وظائف ماموره برخوردار غلام دستگیر اس کو بھی ہدایت فرماویں- اللہ تعالےٰ و بلیات و آفات دارین سے محفوظ رکھیں- والسلام جناب مولویصاحب و جناب صاحبزادہ صاحب و برخورداران و دیگر احباب و سب کو تسلیم و دُعا-

مہر شاہ

صمیم الاخلاص مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند-

بعد از سلام اینکہ فقرات اخیرہ از حزب البحر طٰس طٰسم حمعسق تا آخر ہفت بار صبح و سہ بار بعد عصر دریں ایام معمول دارند و ہفت حفاظ را امر فرمایند کہ ہر روز ہر یک ہفت ہفت ختم سورۂ تغابن بخواند واصل دریں کار ہم معموری قلب است بذکر باید کہ حسب سوءِ ض دُعا گو اشتغال را معمول دارند بخدمت ہمہ تسلیم

(مہر شاہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از سلام و دُعا آنکہ الحمد للہ بہمہ وجوہ خیریت است قدرے علالت طبع آں مہربان و صحت ما ئیصاحبہ زبانِ حامل رقعہ غلام احمد معلوم گشتہ- اللہ تعالےٰ ایں خاکبوس نیمهاں کوئے بے نشانی را دوامًا از اخبار مسرت آثار آں خاندان مسرور دارد اگر نسخہ حرز یمانی برائے مقابلہ نسخہ موجودہ عندی بزودی ارسال فرمایند زہے عنایت ہمہ را تسلیم و نیاز ۱۲- ربیع الثانی

(الراقم داعی و مستدعی مہر شاہ)

مجی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد از سلام آنکہ :- گو عبد الغفور خاں کیساتھ میرا تعلق وہ نہیں جو آپ نے سُنا ہے - مگر تاہم تعمیل ارشاد کی مقدم سمجھکر سنو گا علیہ سبحانہ سفارشنامہ لکھدیا گیا ہے - میں آپکو، جو کچھ کہہ چکا ہوں اور جان چکا ہوں اُس کے برخلاف انشاء اللہ تعالےٰ دارین میں متصور نہو گا - کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپکا اخلاص اس بے ہیچ کیساتھ بدارج بُلند تر ہے - مقاصد دارین سے ذالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یؤتیہ من یشاء اور اسی محبت کے بارہ میں ہے - المرء مع من احب والسلام (مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

راسخ للایقان محمد چراغ صاحب عاملہ اللہ تعالےٰ علی طبق اخلاصہٖ

بعد از تسلیم آنکہ! دعاگوئی انشاء اللہ تعالےٰ ۱۸ ماہِ حال بروز شنبہ بوقت ۶ بجے قریب طلوع آفتاب از اسٹیشن گولڑہ سوار خواہد شد وقت زوال بلالہ موسٰی خواہم رسید اشتہار مشتمل جواب خط مولوی نورالدین بشما از لاہور رسیدہ است یا نے مطلع فرمایند زیادہ سلام جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب وہمہ محبان والسلام (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم و دُعا - اما بعد اسماء الٰہی یعنی یا اللہ یا حَیُّ یا واحِد یا عزیز یا وہاب یا ودود - وقت شغل معلوم بالفرور معمول دارند - بہ نہجے کہ در تصویرات حروف قوۃ متخیلہ و در معانے اسماء قوت در آکہ مصروف باشند بالفرور اللہ تعالےٰ از تکالیف دارین نجات عطا فرماید - از چند روز منضجات و مسہل شروع است از ہمہ معرکہ تسلیم - زیادہ دُعا الراقم مہر علیشاہ بقلم خود

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم آپ کے ساتھ وہی وعدہ ہے - ہرگز تخلف ممکن نہیں والباقی عند التلاقی زیادہ دُعا از طرف

میاں عبداللہ و محبوب عالم و محبت شاہ السلام علیکم ۲ صفر ۱۳۱۶ھ الراقم مہر علیشاہ بقلم خود۔

مخلصی و مخلصی محمد چراغ صاحب احیاک اللہ حیوۃ طیبۃ مع اللحضۃ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ۔ آپ کی بے چینی سے پہنچی ہے۔ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عافیت مع الاستقامتہ عطا فرماوے۔ برخورداران کو دعا و سلام۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں تسلیم گھر میں دعا وہی پرانہ داعی۔ (الراقم از گولڑہ بقلم خود)

میرے مخلص یار مولوی محمد چراغ سلمہ ربہٗ

تسلیم میں تو پہلے بھی کہا تھا۔ اب بھی کہتا ہوں۔ جیسا ہوں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ کیا بلکہ چونکہ آپ نہیں میں ہوں۔ میں نہیں کون ہے۔ ھُوَ الاوّل۔ ھُوَ الآخر۔ ھُوَ الظّاھِر۔ ھُوَ الباطِن۔ حق حق حق۔ زیادہ سلام۔ سب مخادیم کو تسلیم و نیاز۔ (مہر علیشاہ بقلم خود)

اِسوقت لفافہ ٹکٹ دار موجود نہیں تھا۔ بباعث جلدی امتثالا۔ الارشاد۔ بیرنگ بھیجا جاتا ھے۔

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ۔ الحیٖن فیما وقع کے مطابق اگر ایسا بھی ہو گیا۔ تو کچھ ضرر نہیں۔ بحکم الحرکت دورٗ یۃ۔ پھر بھی عود ضروری ہو گا۔ اور کچھ فائدہ بہ نسبت پہلے کے ہو گا۔ آپ استقلال رکھیں۔ اور ہرگز انتقال مکانی نہ فرماویں۔ احمد دین یہاں ایک شخص کیساتھ آیا تھا۔ پشاور بغرض خرید یک دو اسپ مادہ گیا ھے اور سب طرح خیریت ہے۔ کادیانی کیطرف دوبارہ وارنٹ جاری ہو گئے ہیں۔ والسلام مہر شاہ از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

تسلیم و دعا! انشاء اللہ العزیز بتاریخ ۱۷ اسوج مطابق ۱۳ جمادی الاول بروز شنبہ بتقریب شادی

صاحبزادہ محی الدین علی الصبح از اسٹیشن لالہ موسیٰ گذر خواہم نمود۔

اطلاعاً معلوم شد   زیادہ دُعا   (مہر علیشاہ بقلم خود)

سندی فی الاخلاص چراغ ایقان حفظکم اللہ

بعد دُعا و سلام آنکہ:- برخوردار غلام محی الدین کو بفضلہ سبحانہٗ و دُعا مخلصان بنجار سے آرام ہے ضعف باقی ہے۔ برخورداران کو دُعا و سلام۔ جناب مولویصاحب کی خدمت میں تسلیم۔

(العبد الراجی اللہ المدعو مہر شاہ عفی عنہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

دُعا و سلام:- اللہ تعالے جانبین میں ہر طرح آرام رکھے۔ اور موجبات رضا و لقا نصیب فرماوے۔ میں آجکل آپ سے بوجہ اشتغال حسب تحریر سابق بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالے توفیق اعمال صالحہ عطا فرماوے۔ سب کو فرمانا سب حاضر الوقت جناب صاحبزادہ محمد امین صاحب سلام۔ فرماتے ہیں۔

(الراقم سندی و داعی از گولڑہ بقلم خود)

مخلصی و عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد دُعا و سلام اینکہ میں عنقریب سیال شریف جانیوالا ہوں۔ تاریخ معینہ سے پہلے ایک دو روز آپ کو اطلاع دیجاویگی۔ جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں بھی مضمون واحد۔ جناب مولویصاحب کا تہ دل سے مخلص فیض الدین کے معالجہ میں سعی فرمانیکا شکریہ۔ سب کو سلام و نیاز بعد تحریر سطور ہذا مرکوز خیال ہوا کہ غالباً بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۵ شوال لالہ موسےٰ سے دن کو گذر ہوگا۔ اسی کو آخری اطلاع سمجھیں۔ ہاں انتنائی واقع کے ظہور پر بھی اطلاع دیجاویگی۔

(مہر شاہ بقلم خود)

مجتی وعزیزی محمد چراغ حفظک اللہ

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ پسوال سے جناب کا خط مرسلہ کل ۲۲۔ تاریخ ماہِ حال بروز ہفتہ بیچارہ پہنچا۔ آپ کو لفافہ پر گولڑہ اور راولپنڈی کا نام لکھنا بھول گیا۔ یہ اُسی بلا کا اثر ہے جس سے میں روکتا ہوں۔ خیر الحمد للہ بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ تو نہیں چاہتا تھا۔ کہ آپ اتنی جلدی واپس ہوویں۔ ناچار ایسے اجازت دیدی زیادہ سلام ودعا۔ (الراقم مہرعلیشاہ بقلم خود)

برخوردار غلام سرور سلامت

بعد از سلام و دُعا اینکہ ا۔ اللہ تعالےٰ برخورداران کو بمہ والدین موجبات رضاء ولقاء وحفظ از مصائب دارین عطا فرماوے۔ دعا گو تاریخ ۲۰ ماہِ حال یعنی صفر بروز شنبہ بوقت صبح لالہ موسیٰ سے انشاء اللہ تعالےٰ گذریگا۔ اپنے والد صاحب کو اطلاع دیویں۔ اپنے بھائی اور والد اور بابا صاحب اور جی صاحب کو میرا سلام پہنچانا۔ سلام ودعا اسوقت لفافہ ٹکٹ دار موجود نہ تھا۔ اور نسیان کے خوف سے توقف نہیں کیا گیا

(الراقم داعی مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی فی اللہ جناب مولویصاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ مرحوم ومغفور محمد چراغ صاحب کے انتقال کا سخت صدمہ جانبین کو پہنچا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بغیر صبر کوئی چارہ نہیں اللہ تعالےٰ اُس مغفور کو بطفیل مقبولانش اپنے جوار مطوفت میں جگہ دیوے۔ اور آمدن بالخیر کرے۔ برخوردار غلام محی الدین کی سخت بیماری کیوجہ سے میرا جانا سیال شریف کا بھی ملتوی ہو گیا ہے۔ عزیز غلام سرور و غلام دستگیر اور سب اہل خانہ پسماندگان کو دعوات

(دُعاگو مہرعلیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی غلام سرور حفظک اللہ

دعا و سلام:- تعویذ داخل لفافہ ہذا بھیجا جاتا ہے۔ دائیں بازو پر باندھیں سب کو دعا حسب

(الراقم داعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ و سلمکم۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ:- یہاں پر بفضلہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ

جانبین کو موجبات شکر و رضا نصیب فرماوے۔ سب کو دعا و سلام

(الراقم داعی از گولڑہ بقلم خود)

مکرمی و معظمی جناب مولویصاحب حفظکم اللہ

بعد سلام مسنون اور سلام آنکہ:- برخوردار غلام سرور کے متعلق اتنا لکھنا ضروری ہے۔ کہ ہر دو برخوردار ان

کو پڑھاویں۔ تضیع اوقات نہ کریں۔ بالفعل برخوردار غلام سرور کا یہاں پر قطبی میں شریک ہونا مفید نہیں

کہ بباعث عدم انضباط و حفظ مسائل صرف و نحو و مسائل منطق قطبی پڑھنے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ مجھکو

بغیر سبق قطبی کے وقت نہیں ملتا۔ کہ میں اسکو چھوٹی کتابیں پڑھاؤں۔ آپ ان دونوں کو صرف و نحو

رسائل منطق کی باقاعدہ تعلیم دیویں۔ یاد لاویں۔ سب کو دعا (داعی از گولڑہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ

بعد سلام و دعا آنکہ:- متواترہ عنایت نامجات پہنچے۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ بخار سے اب مجھے آرام ہے۔ مگر

کھانسی و زکام وغیرہ عوارض بدستور ہیں! الغرض ابھی قابل سفر نہیں ہوں۔ باجری میں حسب ہدایت

جناب مولویصاحب کاربند رہیں اسی میں بہتری ہوگی۔ اس علاقہ میں دو تین دن کے بعد اکثر لوگ

مرجاتے ہیں۔ قریبی رشتہ داروں میں بھی بیماری ہے۔ خدائے عزوجل حافظ ہو۔ پوری صحت حاصل

ہونے پر انشاء اللہ تعالےٰ آؤں گا - برخورداران کو دعا و سلام - اندرون دولت خانہ جات دعا

جناب صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کے انتقال کے سخت صدمہ کے علاوہ پسماندگان کے

صدمہ کا بھی مجھے سخت فکر ہے - مگر بغیر از صبر چارہ اور کوئی تدبیر نہیں - والسلام

غالباً ان صاحبان کے ایک رسالہ شائع شدہ منجانب ایک وہابی کا ذکر کیا ہوگا - مگر واقعی حال

بذریعہ اشتہار رسلہ ہذا کے معلوم ہونے پر وہ وہابی اور سب حسّاد بفضلہ تعالےٰ سب ذلیل ہو گئے ہیں.

وہ اشتہار بھیجا جاتا ہے - (مہر شاہ بقلم خود)

میرے وہ جو کچھ کہوں حفظک اللہ

بعد سلام و دعا آنکہ بخوبی سرانجامی عرس شریف کا شکریہ - اور ایک ہی بات کا افسوس - کیسکی

عدم موجودگی کا - عسےٰ ان تکرھو شیئاً وھو خیر لکم - والسلام برخورداران کو دعا و سلام

جناب مولویصاحب کیخدمت میں تسلیم - الراقم داعی و مستدعی کسی کا سچا خیرخواہ و دعاگوئی از گولڑہ

مخلصی فی اللہ مولوی محمد چراغ صاحب شفاکم اللہ شفاءً کاملاً عاجلاً

بعد سلام آنکہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپکو کامل شفا عطا فرماوے - میں سفر پاک پتن شریف میں بوجہ

سخت بیمار ہو جانے برخوردار غلام محی الدین کے تحریر جوابات اور وہاں کے آپکے پاس پہنچنے سے ہی

معذور رہا - اللہ تعالےٰ جانبین میں خیریت کرے - غلام محی الدین کی موجودہ حالت سفر سیال شریف سے

مانع نظر آرہی ہے - درصورت صحت شمولیت عرس شریف کی امید ہو سکتی ہے - بخدمت جناب مولویصاحب

تسلیم - برخورداران کو دعوات - سب کو ما وجب (داعی از گولڑہ بقلم خود)

مخلص فی اللہ حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ اضطراب آمودہ محبت نامہ کاشف ما فیہا ہوا - ہر حالت خصوصاً ایسی مضطربانہ حالت میں

وہی ماوے ملجا ہے - جو کچھ میں نے عرصہ سے کہدیا تھا - اگر اُس پر کاربند ہوتے - تو آج کی مضطربین کی عقدہ کشائی آپ کے ہاتھ پر ہوتی - صرف ہوس اور چیز ہے - اور کرنا اور - چند روز کرنا وہ بھی برائے نام ایسے کرنیسے کیا ہوتا ہے - پھر بھی انہیں اشغال کا التزام ضروری چاہیئے - والسلام سب کو ماوجب

(داعی از گولڑہ بقلم خود)

عزیزی محمد چراغ حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - داعی شما برخوردار غلام محیی الدین از چند روز بوجہ کمزوری سینہ بعارضہ سُرفہ مبتلا است دُعا فرمایند کہ شافی مطلق شفا بخشد برخورداران را دُعا و سلام ہمہ را دُعا -

(الراقم داعی و مستدعی از گولڑہ بقلم خود)

عزیزی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

دُعا و سلام - بباعث ازدحام خلق و عدم تعین روانگی اطلاع بھُور سے قاصر رہا ہوں - آج ۹ ربیع الاول کو آخری عنایت نامہ ملاحظہ سے گذرا - دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جناب مولویصاحب والا معاملہ وغیرہ حوادث میں اپنی رحیمی و کریمی سے کام لیوے - سب کو ماوجب زیادہ دُعا -

(داعی بقلم خود حال وارد راولپنڈی)

عزیز القدر برخوردار غلام دستگیر و غلام سرور حفظکم اللہ تعالےٰ -

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے سچے مخلص مرحوم محمد چراغ غفر اللہ لہٗ کی اولاد میں ہر طرح سے خیر و برکت عطا فرماوے - اور موجبات رضاء و لقاء نصیب کرے - معمولات مجازہ پر مستقیم رہیں - بخدمت بابا صاحب کان اللہ لہٗ سلام و دُعا پہنچاویں - والسلام

(العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مجبی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ یہاں بفضلہ سبحانہٗ خیریت ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس طرف خیریت کا مِلہ عطا فرماوے۔ کل لوگ آمدگان بتقریب عرس شریف بخیریت واپس ہو گئے ہیں۔ والسلام جناب صاحبزادہ صاحب ومولیصاحب و برخورداران کو دعا وسلام۔

(الراقم داعی از گولڑہ بقلم خود)

مجتبی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

بعد دعا وسلام آنکہ:۔ لبظاہر میرے ناقص خیال میں عقد نذر سب اہل وعیال کے سلامت اور بچ جانے پر تھی۔ اب چونکہ مجموع من حیث مجموع سلامت نہ رہا۔ لھذا ادا نذر لازم نہ ہوا۔ بایں بہتر ہوگا۔ اگر کل نہ سہی کچھ دیدیویں۔ میں ان دنوں میں بعارضہ دورہ حضر ابتلا تھا۔ لہذا تحریر جواب عنایت نامجات میں قاصر رہا۔ سب کو دعوۃ۔ اور برخورداران وجناب مولیصاحب کو خصوصاً دعا وسلام۔

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

مجتبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام آنکہ:۔ آپ گھبراویں نہیں۔ چندروزہ معاً اقامت کرنیسے انشاءاللہ تعالےٰ طبیعت مطمئن ہو جاویگی خنکار معلوم کے میسر ہو جانیپر غالباً ترکیب تدبیر دوا آپ کو یاد ہو گی۔ والسلام

الراقم مہر علیشاہ بقلم خود ۱۳۔ ذیقعدہ

مجتبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام ودعا آنکہ:۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ جزاکم اللہ تعالےٰ خیر الجزاء۔ دوا بدست کسی معتبر یا بسبیل ڈاک جلد روانہ فرماویں۔ برخورداران کو دعا وسلام۔ اللّٰھم انت الشافی لا شافی الا انت

جناب مولویصاحب کیخدمت میں تسلیم:۔

(الراقم مہر شاہ بقلم خود)

مخلصی فی اللہ و مکرمی جناب مولویصاحب حفظکم اللہ تعالےٰ۔ مع المتعلقین

بعد سلام و دُعا آنکہ:۔ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہی۔ عزیزی غلام سرور کو واضح ہو کہ (الاستقامۃ خیر من الکرامۃ) قضیہ مسلمہ ہے پابندی اوقات۔ و ترک مالایعنی و اخلاص و مراقبہ اللّٰہُ حاضری اللہ ناظری۔ اللّٰہُ معی۔ (فی کل حین) پر قائم رہیں۔ عزیزی غلام دستگیر کو دُعا و سلام اسوقت میرے سچے مُخلص مولوی محمد چراغ صاحب کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہی۔ جس سے میں متاثر ہو رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اُنکی اولاد کو موجبات رضاء و لقاء عطا فرماوے۔ اندرون دو لفافہ نجات دعوات وفقکم اللہ تعالیٰ لما یحب و یرضیٰ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطنًا علیہ ظاھرًا:۔ العبد الملتجی والمشتکے الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

عزیزی غلام دستگیر حفظک اللہ تعالےٰ و شفاک

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ حاملہ دُعا نامہ سے مضطربانہ حالت آں عزیز سنکر اضطراب ہوا۔ یا غیاثنا عند کل کربۃ یا معاذنا عند کل شدۃ یا مجیبنا عند کل دعوۃ یا مونسنا عند کُل وحشۃ و یا رجائنا حین تنقطع حیلتنا صلّ وسلم۔ و بارک دائمًا علیٰ سیدنا محمدؐ المصطفٰے والہ و صحبہ والحمد للہ اولًا و آخرًا۔ سب کو ماوجب

(العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

معظمی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

تسلیم:۔ الحمد للہ علیٰ کل حال از عرصہ دو ماہ بخار لاحق گشتہ بالفعل خیریت است بوجہ کسلان طبع از

تحریر جواب معذور بودم معافی خواہد فرمود بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولویصاحب تسلیم۔

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ۔ یاد آوری کا شکریہ۔ چندروز سفر بعض مزارات متبرکہ کی زیارت کیلئے کرنیکا قصد ہوا تھا۔ اگر ظاہر کیا جاتا از دحام احباب میرے مقصود کو مخل ہوتے۔ لہذا بارہ دن تک طے کر کے واپس بخیریت آگیا ہوں آپکو اسلئے مطلع نہیں کیا کہ سفر دراز کا نام سُنکر آپ گھبرائینگے۔ والباقی عند التلاقی۔ والسلام برخورداران کو دُعا سلام۔ جناب مولویصاحب کو تسلیم۔ برخوردار غلام دستگیر کا خط ملا بعد سلام و دُعا مضمون واحد

(الراقم مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

برخوردار غلام سرور حفظک اللہ

دُعا و سلام۔ میں تمہارے اور تمہاریوں کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔ بھائی صاحب ذرا جلد گھبرا جاتے ہیں۔ بعد سلام و دُعا ان کو پہنچا دینا۔ کہ بغیر اطلاع میرے غلام محمد نے لکھا جو کچھ کہ لکھا مطلع ہونیپر انکو سمجھا دیا گیا ہے اس وقت مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس نے تعمیل کردی ہے۔ اگر نہیں تو عنقریب کرنیوالا ہے۔ حافظ راجہ کی خبر پھر کوئی نہیں پہونچی۔ اُس سے مطلع کریں۔ سب کو ما وجب

داعی و مستدعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ

عزیزی محمد چراغ سلامت باشد

تسلیم۔ اما بعد کار معلوم را تا وقت ملاقات ملتوی دارند۔ لامر سیکشف عدم ظہور ثمرہ از نقو جمعیت قلبیہ است

ع ہر کس کہ سر ماش کند ایں سزائے اوست۔ را ملحوظ باید داشت ملاقات را بر اسٹیشن لالہ موسیٰ ہا جورہ منتظر باشند۔ زیادہ دُعا و استدعا۔ (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

مہربانِ من جناب فخر الدین صاحب سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ مہربانِ من سورۂ اخلاص نہ صرف دفع ہم وغم کیلئے ہے۔ بلکہ جو کچھ آپ نے لکھا ہی سب کی دوا ہے۔ دفع ہم وغم۔ مغفرت گناہان۔ رضائے الٰہی۔ عشق الٰہی۔ اخلاص توکل وغیرہ وغیرہ جنکو مفصل لکھنا محال ہے۔ یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے۔ جس سے اعراض کر کر کشف واستخارہ کیطرف متوجہ ہونا عاشق کے لئے موت کا سامنا ہے۔ ۲۔ معذور دار مت کہ تو او را ندیدۂ۔ ستر دفعہ استغفار کی بھی اجازت ہے دوا وہی آپ استعمال فرماویں جس سے آپکو پہلے کچھ فائدہ معلوم ہوا ہے۔ کسی مخلص نے ہمارے سامنے سنگرف کی تعریف کی تھی۔ لہذا میں نے آپ کو لکھا تھا۔ مگر مجرب غیر مجرب سے اولیٰ ہے۔ سورۂ اخلاص اگر ہزار دفعہ نوافل رات میں ہو تو اپنی قسمت ورنہ سو ہی سہی۔ اس کا نتیجہ وہ مقام ہے۔ جس کے پہونچنے کے لئے۔ قُلْ بَلْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا۔ فرمایا گیا ہے۔ اس کا ثمرہ وہ سیری اور غناء ہے۔ جس سے مازاغ البصر وماطغیٰ پتہ دے رہا ہے۔ کیا وہ استخارہ واستکشاف اور کہاں یہ دولت شہود۔ بیت

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم ‖ چو غلام آفتابم ہم ز آفتاب گویم

حق حق بکار نفتم وچہ مے نویسم برادر خیر الکلام ماقلّ ودلّ مطلب خود را ازیں چند سطور دریاب ورنہ تو معذوری کہ مہجوری ومارا ست گویم کہ بر دیدۂ خود پوشم۔ از خود نہ گویم کہ ہمہ اویم من بعد معذور دارند کہ بدیں ماموروم والسلام

الراقم نیاز مند اہل اللہ المدعو بمہر شاہ عفی عنہ۔

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اما بعد زمین نہری بہمان نرخ کہ بہم سیلہ ونوشتہ اند۔ برائے زمین خیال دارند وایں امر را بکسے ذکر نہ فرمائید الا وقتیکہ صورت انعقاد پذیرد حق سبحانہ تعالیٰ والدہ برخورداران را شفاء عاجل عطا فرمائید۔ زیادہ دعا وسلام ونیز اطلاع دہند کہ چہ قدر زمین جناب صاحبزادہ صاحب خریدہ اند وبر مجموع چند روپیہ خرچ نمودہ۔

الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود۔ ۴ ذالحج

مجی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آپ اس وہم کو بالکل اپنے اخلاص آمودہ قلب میں جگہ نہ دیویں۔ میں آپ سے
بہت خوش ہوں۔ معمولات معلومہ میرے رضا اور تعمیل حکم کیلئے کیا کریں بمن لہ المولیٰ فلہ الکل
جن سے سہو وسہا ہوا ان سے قطع رجا سنت اللہ کے موافق ہے تحلیہ بعد التخلیہ ہوا کرتا ہے۔ اپنی طرف سے
مراعات حقوق کو لازم رکھیں۔ تقویت رابطہ ونسبت کیلئے تصور وتشغل قلبی بس ہیں۔ باقی معمولات مبحث سے
خارج ہیں۔ مگر تاہم ان کا استعمال ضروری ہے۔ جناب قبلہ گاہ صاحب اُسی حالت پر ہیں اللہ تعالیٰ رحم
فرماوے۔ والسلام جناب مولویصاحب کی خدمت میں تسلیم۔ (الراقم داعی مہرشاہ بقلم خود)

مجی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظہ اللہ عن مصائب الدارین

وَعلیکُم السَّلامُ وَرحمۃُ اللہِ:۔ اما بعد اسی لئے عرصہ سے آپ کو چند امور کے التزام کی تکلیف دی تھی۔
مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اگر حسب ہدایت تعمیل ہوئی۔ تو اتنک یہ ننکایتیں نہ ہوتیں۔ کچھ اور ہی رنگ ہو جاتا۔
خیراب بھی کچھ مایوسی نہیں۔ التزام امور ماموره متلفظہ ومکتوبہ بہ تعیین زمان ومکان وحضور معنی رکھنا چاہیئے۔
کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر تعمیل پر رہنا چاہیئے۔ کادیانی دو دعوے میں مع حواری جہلم میں مدعو ہوا ہے۔ مدعی
مولوی کرم الدین ساکن بھین ضلع جہلم ہے۔ ان دعاوی میں میری کوئی شہادت نہیں۔ میری شہادت
اس دعوے میں ہے۔ جو قبل ازیں دو دعوے مذکورہ بالا حکیم فضل الدین بہروی ثم الکادیانی مولوی کرم الدین
صاحب پر ضلع گرداسپور میں کیا تھا۔ جسکی ایک تاریخ پر میں نہیں گیا۔ اور نہ آئندہ جانیکا ارادہ ہے۔ الا ان
یشاء اللہ کادیانی نے دوسرے ماہ کی ۱۱ تاریخ جہلم میں حاضر ہونا ہے۔ اس کے سارے الہامات ومبشرات
مویدات پر پانی پڑ گیا۔ والسلام (داعی از گولڑہ بقلم خود)

مجی ومخلصی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ

بعد سلام ودعا آنکہ مائی صاحبہ کے انتقال پر سخت افسوس ہے۔ موت حق ہے مگر بلحاظ درد مفارقت برخوردار ان

اس خوردسالگی میں نہایت رنج ہوا۔ بغیر از صبر چارہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو مغفرت اور پسماندگان کو اجر و صبر و اماں عطا فرماوے۔ آج جناب شاہ صاحب جلالپوری کا ذکر انتقال بعارضہ طاعون بوساطت ایک مرید اُن کے سناگیا ہے۔ معلوم نہیں واقعی ہے یا نہ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ اور اس موذی مرض سے سبکو اماں بخشے۔ جناب مولویصاحب کو سلام و دُعا۔ ہر برخوردار کو دُعا و سلام۔ جناب صاحبزادہ صاحب و مخلص فیض رسول کو دُعا و سلام۔ العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود

معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب حفظکم اللہ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کا شکریہ الحمد للہ والمنۃ کہ متعلقین کو شافی مطلق نے شفا بخشی۔ ان ایّام میں متواتر خیرو بیتے رہا کریں۔ کہ از حد فکر رہتا ہے۔ محمد چراغ صاحب کو جہاں پر رہے ہیں۔ جواب لکھا گیا ہے۔ مگر آج اُنکی تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ ان کو جواب نہیں پہنچا۔ لہذا آپ ان کو جہاں ہوں میری جانب سے پہنچا دیویں۔ کہ میں دعا گوئی سے غافل نہیں ہوں۔ اور جناب مولیصاحب کی صحتیابی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں مکان پر بالکل خیریت ہے۔ شہر میں گاہے گاہے ایک دو آدمی نقصان ہو جاتے ہیں۔ کچھ بدبو موجود نہیں۔ زیادہ دُعا و سلام

مہربان من جناب مولوی محمد عالم صاحب حفظکم اللہ

بعد دُعا و سلام آنکہ۔ آپکی بیماری میں جو کچھ تشویش گذری ہے۔ خدا شاہد حال ہے۔ مگر الحمد للہ کہ آج بذریعہ تحریرات متواترہ جناب کی شفایابی کی خبر پہنچی۔ اللّٰھم لک الحمد والیک المشتکے وانت المستعان ولاحول ولا قوۃ الا بک والسلام العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

محبی و مخلصی راسخ الاخلاص محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام آنکہ۔ اجزاء مسطورہ در کسے صندوق نہادہ مدخول بجائے نمایند۔ کہ زیر اقدام کسے نیاید معمول

محمدؐ امین است کہ در حجرہ عبادت مدفون مے نمایند۔ آئینہ نہ سطر تا بہ نہ حرف یعنی طرز روزمرہ بر لوح کسے کاغذ بنویسند بار شتہ کسے بیار را با کسے را بنوشانند والباقی عند التلاقی۔ زیادہ سلام ہمہ را تسلیم

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

مجبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آنا بد کیفیت معلوم ہوئی۔ میرا غرض منصبی وہی ہے۔ جو عاقل شاہ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ یعنی بدل و جان یہ بے ہیچ اس امر کا خواہاں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب صاجزادہ صاحب کو اولاد نرینہ عطا فرماوے۔ رہا یہ کونسی مائی صاحبہ سے ہو۔ سو یہ امر میرے غرض حق کی خدمت سے خارج ہے ان امور میں راقم تابع ہے نہ متبوع۔ میاں احمدؐ صاحب کے لئے حسب ما فی علم اللہ بھیجا جائیگا۔ میرا کپڑا مستعمل کا عرصہ سے ایک صاحب نے وعدہ کرا لیا جسکو تبرکاً رکھنا منظور ہے۔ سب کو سلام و نیاز مائی بانو کو سلام۔

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از کیفیت خرید زمین مطلع نفرمودند۔ بجواب محبت نامہ نوشتہ مے آید کہ فقط شغل قلبی و ذکر اسمائی لسانی یا بطریق تسبیح۔ چنانچہ اوشان را معمول است معمول دارند باقی از تصحیح کلام معلوم کہ استفسار فرمودہ اند۔ اوا ترک نمایند عند الملاقات گفتہ شود۔ یک فہرست تصحیح اغلاط شمس الہدایت فرستادہ میشود۔ وہمہ نسخہا را تصحیح ازیں بفرمایند بخدمت جناب صاجزادہ صاحب و مولویصاحب تسلیم۔ و دعا بر خورداران را دعا۔

(الراقم مہر شاہ بقلم خود)

مجبی و مخلصی محمد چراغ حفظک اللہ مع المتعلقین والاحبہ

سلام و دعا۔ داعی بروز ہفتہ مورخہ ۱۸ ماہ حال صفر ایک بجہ ڈنکی گاڑی پر سوار ہو لالہ موسیٰ سی گذریگا اطلاعاً

تحریر ہے۔ برخورداران کو دُعا وسلام۔ جناب مولویصاحب کو دُعا وسلام گھر میں سب مائیاں صاحبہ کو دُعا واستدعا۔ مخلصی میاں فیض رسول صاحب کو بعد سلام مضمون واحد۔ والسلام (الراقم مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ)

عزیزی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

تسلیم ہے۔ لشب پنجشنبہ بوقت ۱۲ یا دو سے بجے اسٹیشن لالہ موسیٰ پر اتروں گا۔ ملاقات کو جی چاہتا ہے۔ سبکو نیاز

الراقم مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی ومخلصی محمد چراغ حفظکم اللہ عن الآفات والبلیات

بعد از سلام ودعا آنکہ ہ۔ وقت کے جانے پر اطلاع ہوئی لہذا کچھ نہیں ہوسکتا۔ بغیر اس کے کہ آپ حسب تحریر اس گرفتار شدہ کی سعی فرماویں۔ اگر سعی خطرناک ہو۔ وہ شخص ضلع ہزارہ سے گرفتار ہوکر ایبٹ آباد حوالات میں کیا گیا ہے۔ افسوس کہ پہلے اُس نے خبر نہیں دی۔ چالان کنندہ گان بھی اب افسوس کر رہے ہیں۔ اور لاعلمی سے معذور ہیں۔ اس کی تحریر جواب میرے پاس پہنچی ہے۔ داخل لفافہ ہذا بھیجی جاتی ہے۔ لحاظ وقت فرما کر سعی کرنی کہ وقت نازک ہے۔ زیادہ دعا وسلام

(الراقم داعی مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی ومخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

تسلیم ہ۔ ایفاء وعدہ سے رفقا نے مجبور کیا۔ معاف فرمانا۔ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ امر معلوم کیطرح کا وسوسہ نہ فرماویں۔ بخدمت جمیع مخادیم تسلیم۔ (الراقم مہرعلیشاہ بقلم خود)

محبی ومخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام ودعا آنکہ ! سارق بغیر از بعض اقارب کا لعقارب دیگرے نیست۔ وبفضلہ لشدہ نتوانند۔ اوشان

حسب عادت از یک خانہ کہ در وا ما تھائے مردمان جمع بودند یک طوق یعنی ہیسری و دو کڑہ اما نی
بردہ اند۔ و حکام از خود اور البیار بے عزت نمودہ۔ و راقم خود نمے خواہد۔ کہ محبوس باشند انشاء اللہ بروز
ہفتہ ۱۹۔ ماہ حال صفر ایک بجہ دن کے سوار ہو کر قریب شام ہا پہنچیں گے۔ آپ تیار رہو کر آنا۔ یعنی ارادہ پختہ کر کے
آنا باقی خرچ اخراج کا فکر نہ کریں۔ سب کو دعا و سلام

۱۶ ار صفر بروز چہار شنبہ (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

مجبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلمہ ربہ

تسلیم:۔ الحمد للہ علی کل حال اما بعد:۔ رجاء از روحانیت فضلش کہ با قالب توجہ جناب متین
دارد۔ خارج بودن۔ دعوے ہنوز دست از رپورٹ تحصیلدار کہ درانجا آمدہ بود ہیں طور معلوم میشود۔ زوال ہیئۃ
اجتماعیہ عزیزان کہ چند ایام در سفر میسر شدہ بود تا دم تحریر اثرے دارد۔ بالتماس تو دبخدمت جناب مولویصاحب
و مولوی فیض رسول و جمیع محبان تسلیم و نیاز (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مجبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ:۔ بہ نسبت امر مستفسر جناب مولویصاحب کا کیا حال ہے۔ میری رائے میں انکے خیال کے
مطابق کاروائی کرنی چاہیئے۔ تمساح کے گوشت والا کام ضروری تھا۔ اور دن اسکے یہی ہیں۔ ورنہ پھر سال
کا وقفہ ہو جاوے گا۔ گورداسپور میں مرزا کے روبرو ہماری شہادت کا حکم جاری شدہ منسوخ جسمیں چوتھی دفعہ انکو
سخت روسیاہی حاصل ہوئی۔ والسلام برخورداران کو دعا و سلام جناب مولویصاحب کو تسلیم۔

(الراقم داعی مہر علیشاہ از گولڑہ)

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ انشاء اللہ العزیز بتاریخ ہژدہم قمری بروز سہ شنبہ علی الصبح بوقت دوازدہ بجہ از لالہ موسے

گذرے خواہد افتاد احتمال مرور بوقت صبح راجح معلوم میشود - توقف تحریرات را عنوان تعطل سررشتہ نباید فہمید - حاشا و کلا بخدمت جناب مولویصاحب و جناب صاحبزادہ صاحب و ہمہ محبان تسلیم غلام محمد را سلام (الراقم داعی مہرشاہ بقلم خود) ۱۱ر صفر

معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب محمد چراغ صاحب لازال محفوظین و مسرورین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ! اما بعد حسب تحریر مخلصی مسمی مولوی محمد اکرم حال مقیم ریاست بہاولپور مکلف ام کہ بعد ملاحظہ رقیمہ او کہ داخل لفافہ ہذا مرسولہ خدمت است سفارش نامہ بجانب عبدالمالک بحق نامبردہ ترقیم فرمایند والسلام - راقم الحروف آج لشب شنبہ توسہ شریف کو بعد ازاں پاک پٹن شریف کو روانہ ہو جائیگا - (الراقم داعی و مستدعی مہرشاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد سلام آنکہ ،- وہاں جا نیپر تسلی و دلاسا سے چند روزہ طوفان جانبین کو اٹھانا چاہیئے - غالباً اُس دلاسا سے جزع و فزع تک نوبت نہ پہنچیگی - اور میں بہر کیف حسب التحریر تعمیل کروں گا - بباعث ازدحام مہمانان عرس زیادہ لکھنے سے معذور ہوں - میں اپنے وعدہ کو ہرگز نہیں بھولتا - والسلام داعی مہرشاہ بقلم خود

محبی و مخلصی محمد چراغ لازال محفوظاً و محفوظا

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ ۔ ان لوگوں کے جواب میں صرف اتنا ہی کافی ہے ؎

بجائے طعنہ اگر تیغ بر زند دشمن   ز دوست دست نداریم ہرچہ بادا باد

اے انوار و تجلیات - سو الحمد للہ ہمارا ہی فخر ہے - جو ایک شخص ہمارے گروہ میں سے کسی نعمت کا مالک ہو نہ فقیر ہوں نہ ملا - ہاں شہسواران میادین فقر کا محب اور نیاز مند ہوں - بایں ہمہ مخلصوں کے لئے بہتری کا امیدوار ہوں - (ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم) کا لحاظ ضروری ہونا چاہیئے -

جناب مولویصاحب کو تسلیم :- اور برخورداران کو دعا۔ الراقم العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر شاہ عفی عنہ

معظمی و مکرمی مجمع الفضائل والفواضل جناب صاجزادہ صاحب لبسط ظلہم

بعد تسلیم آنکہ :- میاں عبداللہ درویش کہ دریں ایام جناب سجادہ نشین صاحب سیالوی اورا بجائے رکابی خود بجانب تونسہ شریف بردہ اند۔ از مشہ تُوانہ مکتوبے فرستادہ بود بحال مکتوب بخدمت فرستادہ مے شود زیادہ استدعا فاتحہ خیر۔ بعد تحریر ہذا خط مرسلہ میاں عبداللہ از محبوب عالم طلبیدہ شد۔ گفت کہ بالفعل دستیاب نمے شود مضمونش آنکہ۔ شما محمد چراغ را بنویسد کہ مبالغ لنگر قبل از عرس برسانند زیراکہ حضرت صاحب فرمودہ اند کہ بر تقدیر عدم ارسال مارو پیہ لنگر از فلاں یعنی پیر صاحب خواہیم گرفت۔ بعد دستیابی مکتوب نیز فرستادہ خواہد شد۔ زیادہ نیاز (الراقم مہر علیشاہ بقلم خود ۲۹ محرم)

مجبّی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

تسلیم و دعا۔ الحمد للہ علی کُلِّ حَالٍ ا۔ انشاء اللہ العزیز بتاریخ ہشردہم بروز جمعہ بگاڑی صبح از اسٹیشن گولڑہ۔ سوار خواہم شد۔ شب بر اسٹیشن پنڈ دادنخاں ارادہ قیام است۔ ما ئی بیان حالت برخوردار غلام سرور اطال اللہ عمرہٗ و جعلہ من محبیہ نمود حضار مجلس را خیلے ابتہاج حالت روئے داد۔ مضمون غلام محمد ہم رسید اللہ تعالے را محظوظ و محفوظ داراد بخدمت جناب صاجزادہ صاحب و جناب مولویصاحب و ہمہ معرکہ تسلیم و نیاز از ہمہ ایضاً۔ (الراقم مہر شاہ بقلم خود)

مجبّی و مخلصی محمد چراغ حفظک اللہ و جذب الیہ

بعد از سلام و دعا آنکہ جناب دیوان صاحب پاکپتن بعد اقامت دو روزہ یہاں پر آج شب چہار شنبہ کو واپس تشریف فرما ہوگئے ہیں۔ میں آپ کی سردی کے خیال سے سفر بشمولیت شادی جناب محمد صاحب حفظہ اللہ میں تکلیف دینی مناسب نہیں سمجھتا آپ ضرور بالضرور بخدا کو جس جگہ ہو سہ ماہ حال تک گولڑہ

میں بھیجدیویں۔ شرعی تحقیق کی رو سے یہاں پر غرۃ ہفتہ کا ثابت ہوا ہے۔ جناب مولویصاحب کو سلام برخورداران کو دعا و سلام (داعی مہر شاہ بقلم خود)

میرے سچے مہربان محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ حلفی بیان نہ تو سوی رسم ور نہ انتقام کشی اصل واقعہ چونکہ ہم نے آپکی تار کا جواب بہ تعین وقت در وز دیدیا تھا اور اسی بھروسہ پر ٹکٹ جوڑا کے لئے رہاں پہنچے پر جب میں اترنے کو اٹھا تو محبوب عالم وغیرہ احباب نے کہا کہ یہاں پر تو دور تک کوئی صاحب نظر نہیں آتا۔ اتنے ہی میں اہل اسٹیشن سے سنا کہ وہ لوگ کل آئے تھے۔ آج نہیں آئے۔ شاید مایوس ہوگئے ہونگے۔ تعجب ہوا کہ جواب تار اور پھر مایوسی معلوم ہوا کہ جواب ان کو نہیں ملا۔ نامعلوم کیا وجہ تھی۔ سب کا خیال یہی پڑا۔ کہ اب اگر کوئی چکوڑی جاوے اور وہاں سے پھر اتنی سواری کا انتظام نہیں۔ سارا دن یہاں خرچ ہوگا۔ ٹکٹ لیکر چلنا چاہیئے۔ ادھر پیچھے کا بھی اضطراب اقارب کی مہربانی جو آپ کو معلوم ہے۔ لہذا وہاں سے ٹکٹ لیکر چلے آئے۔ اگر کوئی شخص اتنا کہدیتا کہ تھوڑی دیر کے بعد سواری لیکر پہنچ جاویں گے یا تھوڑی دیر نہ سہی بلکہ ضرور ضرور ٹھیرینگے۔ مایوسی نہیں تو تو ہم وہاں بیٹھے رہتے بایں معافی کا خواستگار ہوں برخوردارانکو دعا والسلام (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

مجی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد تسلیم و دعا آنکہ باعث توقف در تحریر جواب دریں ایام آنست کہ ماجرا اکثر احباب چیزے متعلق اعتراضات ابنار زمان کہ بر نزول مسیح ابن مریم نمود و خلق را لغزانیدہ مے نویسم عنقریب ان شاء اللہ تعالے زیر طبع خواہد شد دریں مکتوب از کیفیت قضا چیزے منرح نمود والسلام (الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

معظمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب جیو برسر مستفیدان ظل افاضہ گسترده باشد۔ از ملتجی الی طالب دعا محب الفقرا مہر علیشاہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ مطالعہ فرمایند امابعد حامل عریضہ ہذا جناب مولوی امام الدین صاحب بمعہ سرافراز نامہ مشرف نمودہ اند تا فیہ اطلاع بخشند اگرچہ بلحاظ مایہ علمی عملی بریں نمی گذاشت کہ بدرنج نمود ل

نام گمنام در سلک اسامی سامیہ گستاخی ورزدا ناللارشاد والسامی و نظر بر برگزیدن مولوی صاحب داشتہ

ایمازاحول اوشان نمودہ شد زیادہ طلب دعا بخدمت جناب مولویصاحب وہمہ محبان تسلیم ۔ الٰہی دیدہ چراغ

ما از کحل ما زاغ خطی وافر نصیب گرداند۔ آمین۔ ونیز الحال مولویصاحب را بہ روپیہ کہ ہمیں دم رسیدہ بود

وجہ معذرت طلبی از التجا بدرہلی دول مرخص نمودہ شد۔ (الراقم محسب الفقراء مہر علیشاہ)

محبی ومخلصی محمد چراغ سلمہ ربہٗ

تسلیم ودعا۔ الحمد للہ کہ آں محب حسب اقتضا ددعا گوئی مشغول است اَللّٰھُمَّ اجعلہ علیٰ حُبِّکَ

وحبّ حبیبک محمد صلعم ومن عبادک المقبولین۔ آمین زیادہ دعا

(الراقم مہر علیشاہ بقلم خود)

مکرمی مولوی محمد چراغ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ جوڑہ پہنچ گیا ہے۔ خاطر جمع فرمائیں۔ اور اسکی باقی قیمت سے اطلاع

دیجئے کہ روانہ کردیجائے۔ حضرت قبلہ عالم صاحب مدظلہ العالی سیال شریف اس عرس پر تشریف نہیں لیجائیں گے

والسلام داعی از گولڑہ

برخوردار غلام دستگیر حفظکم اللہ

بعد دعا وسلام آنکہ۔ اشعار مرقومہ تمہارے ملے ۔ اللہ تعالیٰ۔ برخورداران کو درازی عمر وترقی مدارج عطا فرماوے

جناب بھائیصاحب وجناب مولویصاحب کو سلام برخوردار غلام سرور کو دعا وسلام۔

(الراقم داعی بقلم خود از گولڑہ)

مجتبیٰ و مخلصی محمد چراغ سلامت

بعد سلام و دعا آنکہ :- یہاں پر سب طرح سے خیریت ہے اِلّا جناب والد صاحب بیمار ہیں - کیفیت پیشگی مقدمہ سے جلد مطلع فرماویں - جناب مولوی صاحب کو سلام برخورداران کو دعا -

(الراقم داعی مہر شاہ بقلم خود)

مجتبیٰ و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - اما بعد بفضل او سبحانہٗ انتفاء ندامت مطلقہ خواہد بود مطلع فرمایند کہ جناب مولوی صاحب کتاب را بمطالعہ بالاستیعاب مشرف فرمودہ اند یا نہ و بخدمت اوشان و جناب صاحبزادہ صاحب تسلیم رسانند برخورداران را دعا و سلام - دریں وقت لفافہ ٹکٹ والہ موجود نبود (مہر شاہ بقلم خود)

مکرمی و معظمی سیدی و سندی جناب صاحبزادہ صاحب مد اللہ ظلہٗ

از طالب دعا مہر علیشاہ تسلیم با تعظیم مطالعہ فرمایند اما بعد مکتوب بہجت اسلوب کہ در تفقد حال ایں بے ہیچ اصدار شدہ بود رسید الحمد للہ کہ عزیزان متوجہ حال ایں شکستہ بال ماند ازیں توجہ اوشاں بود کہ بے تکلف حضور کچہری دعوے ہنود خارج گردید - آئندہ نیز امیدوار توجہ سامی ظاہراً و باطناً ہستم - جواب سوال سلب نعمت حسب ارشاد حضرت صاحب و آنجناب از بادی النظر بر کاغذ دیگر نوشتہ شد - بخدمت منیفہ فرستادہ مے شود - از مکرر نوشتن چونکہ معذورم محبی محبوبی محمد چراغ تفقدی خواہند فرمود کہ نقل جواب نمودہ بخدمت سامیہ خواہند داشت - و ہماں خط منقول عنہ کہ بنام حضرت صاحب سیالی نوشتہ شدہ است بذریعہ ڈاک سیال شریف بزودی روانہ خواہند فرمود بخدمت جناب مولوی صاحب و محمد چراغ و فیض رسول و ہمہ متعلقان حضور تسلیم و تکریم -

(مہر علیشاہ)

مجبی و مخلصی صمیمی محمد چراغ صاحب سلمہ ربہ

تسلیم و دعا۔ در رمضان شریف زائد از عدد معلوم۔ اگر جمعیت قلب ممکن باشد۔ بہتر و الا ہماں عدد اقل ....ادہ ہزار دارند۔ چہ اصل جمعیت است رابطہ خود بخود در چنگ آں محب خواہد آمد۔ حقیقت رابطہ با آں محب معیت اغلب اوقات می دارد۔ مگر شعور معیت نے و صورت رابطہ چونکہ روی باطلاق است لہذا آں تشبث ندیش مستمر باک مے۔ چہ آثار و لوازم و عوارض سر رشتہ مستحکم است۔ المرء مع من احب مبنی بر ہمیں است زائد ازیں معیت علیت است آں ہم بعد استغراق در بے رنگی حاصل خواہد شد۔ اعجب العجائب آنکہ در آں وقت حاصل لا حاصل بنظر مے آید۔

آں شد کہ بار منت ملاح بر د مے نقد وقت میگرد مردانہ در حفظ اوقات باید بود

دردانہ روزی بکف خواہد آمد۔ اللہ تعالیٰ آں محب را جذب غیبی عطا فرماید۔ ہمہ محبان را سلام

(د مہر علیشاہ بقلم خود)

مجبی و مخلصی محمد چراغ سلامت باشند

بعد از سلام مسنون و دعا آنکہ۔ بباعث علالت طبع دریں ایام در تحریر جواب توقف روی نمود۔ اللہ تعالیٰ اضطراب شما را دفع نماید۔ در حالت از عدم حصول مراد متاسف بودن۔ خون جگر خوردن۔ و فی المعنی شکایت است۔ بمقام حقیقی اللہ در صورت یکمراد کہ قبلہ اہل دل است چہ قلق و اضطراب بریں تقدیر اشتہی و احلیٰ است معلوم میشود کہ از عدم نیل بہ منصب قضا یک گونہ ملالتی روے دادہ۔ الخیر فیما وقع ملحوظ دارند۔ بہ بیند کہ فردا چہ بظہور می آید استعمال اشتغال کہ می فرمایند بسیار مبارک است۔ اللہ تعالیٰ منفعت ہا مولہ بظہور آرد۔ ہرگز ہرگز از شغل ایں گنج عظیم یعنی مشغل معلوم تہی دست نخواہند گردید۔ آرے ایں قدر است در ظہور۔ تباجیل یا بہ تعجیل اسباب خفیہ و مصالح خبیئہ ہستند بہرحال از اشتغال دست نہ دارند نیتی و تہید سنی اولا ہر تقدیر کہ روے دہد ہماں قدر مشر است از تعبیہ کہ الخلا را محال کارگاہ، ستے اندر نیستی است بہ نفس اوقات و مکان حضور سرگرم مانند زیادہ سلام و دعا۔

(الراقم دعی مہر علیشاہ بقلم خود)

برخوردار محمد چراغ سلمہ ربہ

تسلیم و دعا بخیریت بروز یکشنبہ علی الصبح تقریب خانہ رسیدم اگر جناب صاجزادہ صاحب برائے مطالعہ چند روز کتاب سراج السالکین عنایت فرمایند بزودی بسبیل ڈاک یا بدست کسی معتبر روانہ فرمایند بعد ایام قلیلہ واپس نمودہ خواہد شد۔ بخدمت جناب صاجزادہ صاحب و مولوی صاحب وہمہ محبان تسلیم۔

مہر علیشاہ بقلم خود

عزیزی محمد چراغ دائماً محفوظ و مامون و محمود باشند

بعد دعا و سلام آنکہ۔ انشاءاللہ تعالےٰ لشب بستم یہاں سے سوار ہو کر لالہ موسیٰ تخمیناً دو بجے پہنچیں گے۔ وہاں موجود رہنا جمعہ کا دن گذار کر شنبہ کی رات ہوگی۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں تسلیم بجناب صاجزادہ صاحب کی خدمت میں تسلیم برخورداران کو دعا و سلام۔ (الراقم مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

حضرتی و مکرمی

تسلیم۔ مجھے چونکہ جناب حضرت صاحب کا نوازشنامہ مشتمل طلب ضروری پہنچا ہوا ہے۔ لہذا میں جانیکا ارادہ ملتوی نہیں کر سکتا۔ عزیزی محمد چراغ صاحب کو بھی بر خلاف تحریر سابق (جس میں لالہ موسیٰ کی حاضری کا مضمون تھا) سفر ہذا کے التواء کی اجازت دیتا ہوں۔ یہاں پر مکان میں بفضلہ بالکل خیریت ہے شہر میں طاعون۔ بیس پچیس روز سے قدرے نمودار ہے۔ عزیزی محمد چراغ صاحب و جناب مولوی صاحب و مخلصی فیض رسول وغیرہ احباب کو تسلیم۔ (مہر شاہ بقلم خود)

مخلصی مولوی محمد چراغ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ پہلے دن خط میں تحریر کیا گیا تھا۔ کہ برخوردار غلام دستگیر کو لالہ موسےٰ بغرض ملاقات لایا جائے۔ مگر اب لالہ موسیٰ میں بلانا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم لالہ موسیٰ تین بجے شب کو پہنچیں گے۔

اور وہ وقت سردی کا ہوتا ہے۔ اور برخوردار ناساز ہے۔ لہٰذا جب ہم سیال شریف سے واپس ہو کر وزیر آباد آئیں۔ اس موقعہ پر برخوردار وزیر آباد ولایا جائے۔ پندرھویں صفر روز شنبہ گذار کر شام کے ہفتہ بجے ہم روانہ سیال شریف ہوں گے اور شب یکشنبہ کو تین بجے کے قریب لالہ موسیٰ سے گذریں گے۔

والسلام

مجبی و عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشد

بعد دعا و سلام آنکہ۔ غزل آپ کی شعرا متقدمین اہل لسان کے اشعار سے کم نہیں۔ مولوی محمد یوسف یہاں پر نہیں تھے۔ میں نے خود ہی حاضرین کو سنائی۔ کا تجسسوا کیا واشہدوا ذوی عدل سے بھی کچھ ڈر نہیں کہ رخصت عمدہ ہے۔ ع اے وقت تو خوش باد کہ ما خوش کردی۔ بیماری سے اب بفضلہ سبحانہ افاقہ ہے۔ جناب مولوی صاحب سے سفوف اسنان تیار کرا کر ارسال فرماویں۔ جناب صاحبزادہ محمود صاحب تونسوی کی تحریر مرسلہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ جناب کو فرقت نے بہت ستایا ہے۔ یہ انکی شرافت اور رقت قلبی و لطافت مادہ سے مشعر ہے۔ اللہ تعالےٰ حوادث زمان سے محفوظ رکھے۔ جناب صاحبزادہ صاحب و جناب مولوی صاحب و برخورداران کو تسلیم و دعا۔

(الراقم مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی و عزیزی محمد چراغ سلامت باشد

بعد سلام و دعا آنکہ۔ میں بخیریت مکان پہنچ گیا ہوں۔ شب یکشنبہ کو لالہ موسےٰ سے گذر ہوا۔ جناب سجادہ نشین صاحب سیالوی کا فیصلہم کا ارادہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں تسلیم۔ برخورداران کو دعا مخلصی فضل دین کو سلام۔ کیفیت معالجہ سے بحسب کم و کیف فائدہ مطلع کریں۔ جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں تسلیم و نیاز

(الراقم داعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبی و مخلصی محمد چراغ سلمہ ربہ

تسلیم و دعا الحمد للہ علیٰ کل حالٍ اما بعد

رفتنت برگفتنم پس گفت از رفقا خویش — شرح آں مسئول سوئے دوستاں خواہم نوشت

یعنی شرح کیفیت ثمرہ مجاہدہ نویساں باشند

خویش را بیروں فگندن از حریم وصل دوست — شرط کل اشتغال سوئے ہمرہاں خواہم نوشت

تاکہ ہجر و وصل را ذکری نماند سد درمیاں — وید ہجرہ حدتش را بالعیاں خواہم نوشت

بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب و مولوی صاحب و مخلصی غلام محی الدین صاحب و ہمہ احباب

تسلیم و نیاز (الراقم مہر علیشاہ)

محبی و مخلصی عزیزی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد از سلام و دعا اینکہ خدا بخش کی ہمشیرہ بذریعہ دعا نامہ حاضر خدمت ہوگی۔ مہربانی فرما کر خدا بخش کو شادی پر مستعد فرماویں۔ اور اسکے ہمراہ روانہ کر دیویں۔ خدا بخش کی فکر نہ کریں پھر بھی آزاد ہی رہیگا۔ والدین اسکے بغیر اس کام کے سخت بے چین ہیں۔ آج مقدمہ والا بھی بذریعہ نوازشنامہ پہنچا۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔

(مہر شاہ بقلم خود از گولڑہ)

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت باشند

بعد سلام اینکہ خبر انتقال مخلص صمیم متفق الظاہر والباطن غلام احمد مرحوم بذریعہ تحریر برادر او عبد العزیز در ایام نافسہ رسیدہ بود۔ اوشاں را بدیں خیال کہ بذریعہ راقم خبر وحشت اثر نہ شنوند۔ نہ نوشتہ ام عبد العزیز برادر او ہمانجا با خلاص مرومان از ہر جہت خرم است۔ سوائے ایں حادثہ جانکاہ۔ کہ از دے مغموم است

اللہ تعالےٰ اورا مغفرت و رحم فرماید۔ احیاناً بتقریب سفرے بغیر از دیدن مزارش ہی شود شجے۔

در ایام سابقہ بود کہ در سیال شریف از چکوڑی رفتہ بوقت شب
شکایت آں مُحِب نمودہ کہ غریب نواز فلاں مقابلہ با مولوی صاحب پیدا نمودہ است و از حد لاچار شدہ
مرا اینجا فرستادہ اند و یک عریضہ بجانب تونسہ شریف نوشتہ اند - و نیز گفت کہ متوسلان شاہصاحب
جلالپوری گاہے کسے کلمہ نگفتہ اند - و مخلصان فلاں ایچنیں کلمات کہ فلاں را فیض از غوث پاک قدس سرہٗ
است نہ از سیال شریف میگویند - ایں شخص تعلق بگماں راقم عبداللہ سبز پوش خواہد بود - مقصود ازیں اخبار
اینکہ ہمراہ جناب صاحبزادہ صاحب طریق ادب و تعظیم را نہ گذارند کہ سعادت دارین درین است و کلمات
مسطورہ بالا را در حق ایں بے ہیچ ہم نہ گفتہ باشند - عبداللہ سبز پوش را کسے خبر دادہ باشد اگرچہ جناب سجادہ نشین
صاحب سیالوی ادام اللہ برکاتہ بانچنیں سخنان حاسدانہ در حق ایں نیاز مند التفات نمی دارند لیکن تاہم مارا
بر وضعے و نہجے باید بود - کہ ہتک کسے از مشائخ عظام در آں نہ باشد ہمہ محبان را سلام -

۱۹ رمضان العبد دائمی مہر علیشاہ نیاز مند درویشان

نقل خط حضرت سجادہ نشین صاحب تونسوی بطرف غوث الزمان حضرت قبلہ عالم گولڑوی دام ظلہم العالی

دِل تھا سو تیرے عشق میں آگے ہی دے چکے
اِک سر رہا تو اس سے بھی اب ہاتھ دھو چکے

اب کیا رہا کہ اُس سے رقیبوں کا ڈر کریں
ہم تو بروں کی جان کو پہلے ہی رو چکے

جواب از قبلہ عالم گولڑوی دام ظلہم العالی

دِل سر کو رو رہے تھے بامید مرحمت
مارے مرے تھے اُلٹے مُجرم بھی ہو چکے

جادو بھری رسیلی پُر فن نگاہ کسو کی
پھر ہم بھی اُنکے سامنے ملزم بھی ہو چکے

بروں کو جلانے بجئے بھلوں کو دیکھئے
در در رولا کے ہم کو پھر خود ہی رو چکے

سفنے میں بھی شرابی بتیاں چھنک کے دوڑا
پلیتم پیار اللہ پڑھتے بھی سو چکے

چتون ہے کس ادا کی شوخی ہے کس بلا کی
یا اُن کا کچھ ہے بگڑا یا ہم ہی کھو چکے

بابا کے در پڑی ہیں مہر اسپہ ہے توقع
یا وہ سنور گئے اب یا ہم ہی ہو چکے

نقل خط حضرت قبلہ عالم گولڑوی وام ظلہم العالی

دل دردمند چو مرغ مانند اسیر حلقہ دام کے
بدو صد ہزار نیاز ہا بہوائے ناز تو رام کے

ہمہ دوستان ہمہ از خوشی بدو صد ہزار قدح کشی
نہ کنند یاد جدا افتادۂ بزم خویش بجام کے

چہ شدہ کہ یاد غریب گاں شدہ منسی از دل دوستاں
نہ خطے رسید نہ نامۂ نہ پیام کے نہ سلام کے

حبیبی و سیدی سلامت باشند السلام علیکم مزاج شریف یقین ہے کہ جناب شرف زیارت حضرت بابا صاحب علیہ الرحمتہ حاصل کیا ہوگا۔ اور فیوضات حضرات سے بہرور ہوئے ہوگے۔ میرے دل مضمحل پر جو کچھ گذر رہا ہے خدا ہی شاہد حال ہے۔ چند اشعار حسب حال تحریر کرتا ہوں ؎

اذا جن لیل ھام قلبی بذکرکم
انوح کما ناح الحمام المطوق

وفوقی سحاب یمطر الھم والاسیٰ
وتحتی بحار للھویٰ تتدفق

سلوا ام عمر کیف بات اسیرھا
تفک الاساریٰ دونہ وھو موثق

کسی زمانہ میں کسی خاکسار کے مہربان اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

نقل خط جو جناب صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے لکھوا کر بطرف حضرت دیوان صاحب ارسال فرمایا تھا۔

از موضع قاضی غالب

دلا کسکی لگن میں پھرتا ہے وحشی تو بن بن میں
پٹن میں منٹگمری میں علیحیدر کے موطن میں

یہاں لاکر ہمیں قاتل کیا کچھ کم کیا اُسنے
زلف میں تیر مژگاں میں رسیلی آنکھ پرفن میں

وہاں سوتے پڑے تھے خوش عدم کی نیند میں بیخود
جگا کر جلوہ دکھلایا ہمیں مظہر دیوانن میں

ارے ساقی تیرے ممنون ہیں سب رندمستانے
پلا دی جام بھر کر جس سے سب غم جاوے آمن میں

نگار ے والضحیٰ روئے والیل سجے گیسوئے
کیا گذری ہیں اس راہ سے بھری خونین لوٹ نامن میں

سنا کر بیٹھی باتوں کو دکھا حسنی صفاتوں کو
دلونکے قافلے لوٹے وہ سیھے خود مکانن میں

یہ کیسا ہے گداز و سوز کیسی ہے یہ بے خوابی
جگر میں آنکھ میں دل میں سراپا جسم تن من میں

دلِ حیراں کی تسکین کو خیال انکا غنیمت ہے — یہی ہے ڈر کہ انکی طرح نہ جاوے لامکاں میں

مدینہ میں بلا بھیجو قریب اس فاطمہ وادی — دوبارہ پکڑ کر تڑپوں میں اس آمین ساقن میں

حریفِ ساغرِ مے ہوں غریقِ بحرِ عصیاں ہوں — سہارا ہے قریشی کا مجھے محشر مقامن میں

مجھے کیا غم ہے محشر کا میرا حامی ہے جب وہ شاہ — ہوا لولاک طٰہٰ و مزمل جسکی شانن میں

دلا مست رو غلام ہو کر تو محیی الدین جیلی کا — مریدی کا تحفہ بس ہے سہارا ہر دو کونن میں

چند اشعار

ما از میانِ خلق کنارے گرفتہ ایم — واندر کنار خویش نگارے گرفتہ ایم

دامن نخست بر ہمہ عالم فشاندہ ایم — وانگہ بصدق دامن باری گرفتہ ایم

پرواہ نمیکند دل شیدا بہر کسے — از صدق دست قطبِ مداری گرفتہ ایم

طی سماء و ارض بگوشہ نہادہ ایم — بر یاد کوئے دوست قرارے گرفتہ ایم

فراجش عکس آں گلفام کردند — بر آں صورت جہاں را دام کردند

نخستیں بادہ کاندر جام کردند — ز چشم مست ساقی وام کردند

بہر آنگہ غیرش نیست موجود — ز خود آغاز و ہم انجام کردند

گفت گفت اندر نماند گفت آں ماند کجا — چونکہ خود عاشق نماند گفت آں ماند کجا

وہ منہ کو پھیر کے عذرِ وصال کرتے ہیں — پھر ہم ہی کوئی چھری سے حلال کرتے ہیں

خاکساروں سے خاکساری ہے — سربلندوں سے انکسار نہیں

ما بوئے پیرہن را در جاں ذخیرہ داریم — شاید ز مصر ناید ہر روز کاروانے

حضور انور نے سیٹھ میاں عبدالرحیم مرحوم کی تربت پر شعر ذیل فرمایا تھا۔

جس نے نہ دیکھی ہوئے شفق حسن کی بہار　　آ کر مرے شہید کو دیکھے کفن کے بیچ

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ کام بھی کرا کرو۔ اور وظائف بھی بدستور والسلام۔ (دعاگوئی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا آنکہ۔ خط تمہارا ملا ملاحظہ سے گذرا دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مصائب سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ والسلام　　دعاگو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ رضؓ فتوحات کے ۲۸۶ باب میں فرماتے ہیں۔

جب میں داخل ہوا۔ اس منزل میں تجلی ہوئی میرے لئے اس نور میں جس کے لئے شعاع نہیں۔ پس دیکھا میں نے اسکو اور اپنے نفس کو اور دیکھا میں نے سب اشیاء کو اپنے نفس کیساتھ۔) اس کے بعد لکھتے ہیں۔ (پس دیکھا میں نے اس مشہد عظیم حسی اور صوری کو نہ عقلی اور معنوی کو پس ظاہر ہوا میرے لئے اس تجلی میں چھوٹی چیز میں بڑی چیز کا سما جانا۔ بغیر اس کے کہ چھوٹی چیز کو بڑا اور کشادہ کیا جائے۔ اور بغیر اس کے کہ بڑی اور کشادہ چیز کو چھوٹا یا تنگ کیا جائے۔ بلکہ مثلاً اونٹ کا سما جانا۔ سوزن کے سوراخ میں یہ مشاہدہ کیساتھ ہوا۔ نہ ساتھ صرف خیال کے۔ والسلام　　العبد الملتجی والمتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جانبین کو مکروہات زمانہ سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔
والسلام (دعاگو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی صاحبزادہ شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ خط پہنچا اور کیفیت معلوم ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مریضہ کو شفاء کامل عطا فرما دے سورۂ فاتحہ اور آیت کرسی اور معوذتین سات سات مرتبہ مع تسمیہ پانی پر پڑھکر پلایا کریں۔ دُعا ہے کہ او سبحانہ تعالےٰ عزیز کو جمیع آفات سے مع متعلقین محفوظ رکھے۔ والسلام

العبد دعاگوئے مہر علیشاہ صاحب

---

۳ رمضان بروز شنبہ اخلاص نشان محمد حسین حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام آنکہ خط تمہارا ملاحظہ سے گذرا دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمکو صحت و توفیق طاعت اور قرض سے نجات فرماوے۔ والسلام (دعاگوئے مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مخلصی محمد حسین حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ خط تمہارا ملا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ تنگدستی و فراخدستی بحسب (اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا) انسان پر وارد رہتی ہے۔ گھبرانا نہ چاہیئے۔ اور خدائے لم یزل و لایزال پر کامل امید رکھنی چاہیئے۔ اور ہر حال میں اسکا شکریہ واجب ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آں مخلص کو مصائب سے نجات بخشے۔ والسلام۔

(مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً علی رسولہ الکریم

سیدی و سندی۔ تسلیم و نیاز۔ مبارکنامہ گرامی نے شرف صدور لایا۔ یہ مبارک میں عالمگیر خط خاکپاک درسیال شریف کو شایاں ہیں ہے

از راہ گذرے خاک سر کوئے شما بود ہر نافہ کہ در دستِ نسیم سحر افتاد

واقعی امر تو یوں ہے۔ شعر

شمس نورانی کہ نورِ مطلق است | در ہمہ آفاق نورش مطلق است

اقتباس

خورشید کی نہاں سے

گشت ظاہر فی العیاں درفدہٗ | شیر نر در پوستینِ برہٗ

از پسے روپوش عامہ درمیاں | مہر شاہ شد شتہر بر ہر لسان

چونکہ نورافشاند بر لاہوریاں | ظلّ ممدود طی خفت فی اتقادیان

شب ز روز و روز از شب شد عیاں | فمحونا آیۃ اللیل بیاں

وین عجب کاں شمس از نورِ قدم | ناتواں را بود خود صاحب علم

انت تہدی انت تضلل من تشاء | انت تعز انت تذلل ہر کرا

گشت ربارا اندریں دارالوجود | غیر تو از غیر تتاغیرز دود

طرفۃ العینی نہٗ از ما جدا | بس عجب از دردِ ہجراں نالہا

چشم عاشق بہر جستجوئے جان | شد بخاکِ کوئے تو غوطہ زناں

گر نہ دادے نام پاکت وست را | کس ندیدے در جہاں آں مست را

از سمی اسم چوں راندِ نفس | عالمے را گوش بر بانگِ جرس

نام دادی از کرم دیوانہ را | نسخہ فیہ الشفا ہستانہ را

نام پاکت ساختہ ورد زباں | مہر تو را در دلش کردہ نہاں

خاصہ مستانیکہ مست اند از الست | مونس جانہائے شاں بد سوز تفت

آں ہیکاں سر کوئے کسے | واں اسیراں خم موئے کسے

راکعیں بریاد ابروئے کسے | ساجدیں سرشارہ روئے کسے

ہر دو عالم در ہوائش باختہ | پائے زوید در براہش ساختہ

سیماآں سروِ بستانِ خدا　　شاہباز قدس آں شمس العلیٰ

طلعتِ رواز تجلی فی الخیال　　مدرکہ با ناطِقہ گردند لال

بس کن اے دل قصہ بے انفصام　　السلام اے بدر شمسم والسلام

بحکم مولانا رومی ؎

کل شیئٍ قالہ غیر المفیق　　ان تکلف او تکلف لا یلیق

یہ چند اشعار مذکورۃ الصدر جو لسان الوقت نے بغیر امداد عروض و قوافی ہدیہ دردولت کئے ہیں۔ امید ہے کہ بلحاظ جنون و بے ساختہ پن محل اعتراض بلغا نہ ہوں گے۔ وجہ تاخیر جواب انتظار اشتہار رُویداد جلسہ لاہور ہوا۔ چند کاپی اشتہار محمد رفیق صاحب ہندوستانی منقولہ اخبار امید ہے کہ پہنچے ہوں گے۔ بیان منفصل چونکہ بغیر از تقریر منحرف لہٰذا حصول قدمبوسی پر ملتوی رکھا جاتا ہے۔ حضرتی و مولائی جناب صاحبزادہ محمد شعاع الدین صاحب و جمیع صاحبزادگان کو تسلیم نیاز سب سے سب کو نیاز

(العبد مہر شاہ بقلم خود) از گولڑہ　　یکم جمادی الثانی ۱۳۱۸ ہجری

؎

صبا ز طرۂ شبرنگ ہوشے طناز　　کشودہ نافۂ مشکیں بروئے اہل نیاز

کیم گدائے در مفلسی و کوتاہِ دست　　کجا ایں غالیہ عطری قصہ دراز

توئی کہ ذرہ صفت را بر آسماں بروئی　　چگونہ شکرِ تو گویدکمینہ بندہ نواز

غرض ادائے نیاز است ورنہ حاجت نیست　　کمال حشمت محمود را بعجز و نیاز

چو فیض اقدس مسطار فیض تقدیس است　　مرا چہ غم ز رقیباں دیر و جان مجاز

حریفِ ساقی چشمم کہ جرعہ ہر بچشانند　　ز جام چہرہ ترکاں ہوشیاں حجاز

بہ بزم بادہ فروشاں بہ نیم جو نخرند　　متاع زاہد طماع ہیچ صوم و نماز

مراز پیر مغاں راز ہا سربستہ است　　فغاں ز واعظ خود بیں کجا است محرم راز

اگر چہ حسن تو از مہر غیر مستغنی است　　من آں نیم کہ ز ایمان خویش آیم باز

خدائی جلوہ دکھا کر پیارے — بتوں سے سجدہ کروایا تو ہوتا

پڑے ہیں دیر سے کوچہ میں تیرے — کبھی ٹھوکر سے جِلایا تو ہوتا

مسیحا آنکھ کے مارے پڑے ہیں — مسیحیت کو دکھلایا تو ہوتا

کیا کچھ کم کیا نوکِ مژہ نے — بھنواں کے بل کو سمجھایا تو ہوتا

جگر میں تیرِ مژگاں رہنے دیجو — رفوگر پاس بلوایا تو ہوتا

شبِ دیجور فرقت ختم ہوتی — کبھی زلفوں کو سرکایا تو ہوتا

غریقِ بحرِ ہجراں مہر شاہ کو — مدینے جلد بلوایا تو ہوتا

نہ پوچھا ہم سے کیسے ہو کیا ہے — غریبوں کا وہی مالک خدا ہے

فیض عالم کیا اگر ہو فضل دین ہی — سبھی اہلِ سنو حکم قضا ہے

جلانا ہم کو ان کو شاد رکھنا — مقدر کا یہی اپنا لکھا ہے

کیا ہوتا اگر اک بار لکھتے — ہمارے ہجر میں کیا کچھ ہوا ہے

ہم ہی سے پوچھتے کہدیتے سبھی — تمہارا ہجر کیا مہلک بلا ہے

رقیبوں کو جتانا تغافل پر — ہمارے کیا کچھ ہو رہا ہے

یہی تو لگ رہی ہے رات دن میں — پیارا کیوں ہوا ہم سے جدا ہے

شبِ دیجور کیونکر ختم ہووے — رخِ تاباں پر زلفِ دوتا ہے

مکتوب ۱ — از ذخیرہ مکتوبات شریفہ آں صوفی فضل الدین صاحب

کبھی اس شوخ نے پھر کر نہ دیکھا — کسی نے اس کو سمجھایا تو ہوتا

ہم آئے کر بل سے بے تحاشا — رقیبوں سے یہ منوایا تو ہوتا

قتیلِ ہجر کو آ کر کے زندہ — کبھی اعجاز دکھلایا تو ہوتا

قتل گاہ انکی میں ہے آج دعوت — خدارا ہم کو بلوایا تو ہوتا

۵ رمضان المبارک ۔ مکتوب ۲ عزیزی ملک سلطان محمود حفظک ربک المعبود

دعا و سلام ۔ شعر مندرجہ خط میرے ملاحظہ سے گذرا و ھو ھذا ۔

گر چارہ میرے زخم جگر کا نہیں کرتے — اچھا ہی کہدو کہ ہم اچھا نہیں کرتے

در جواب اس کے اسپر ۔

اس چشم سیاہ مد بھری پر سحر فتن ہی — سلطان بھی اگر الجھیں تو اچھا نہیں کرتے =

بے ساختہ تھا زخم جگر نوک مژہ سی — پھر شکوہ ہی کیا ہے کہ وہ اچھا نہیں کرتے =

ہاں بخیہ گری بھی انہیں کا خاصہ — گر رفو نہ کردیں تو پھر اچھا نہیں کرتے =

کہدیوے بھلا کیسے کوئی مہر عرب سے — اچھا ہی کہدو کہ ہم اچھا نہیں کرتے =

ہے مہر و وفا طرز و ادا آل عبا کی — ہرگز نہ کہیں گے کہ ہم اچھا نہیں کرتے =

سب کو ما وجب والسلام برخورداران حفظہم اللہ تعالے

العبد

سائل مشکلکشا عبدہ مہر علیشاہ جعل آخرتہ خیرا من الاولی از گولڑہ

نقل خط حضرت قبلہ دو عالم صاحب — مورخہ ۲۹ / مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

حفظک اللہ تعالے دعا و سلام

کیسا دل ہے مقام الفت ہمکو دلکو ڈھونڈتے ہیں (راقم) — دل ہاتھ میں لئے ہوئے بیدل کو ڈھونڈتے ہیں

بجواب اہل

جس جا ہوئے تھے ایک اُس منزل کو ڈھونڈتے ہیں ۔

اہل غرور حسن کہ اُس سے ملائے کوئی ایسے کامل کو ڈھونڈتے ہیں

راقم }
کامل ہوں جہاں میں تو یکدم نظام بگڑے — اہل جہاں سے وہ بھی تو یکدل کو ڈھونڈتے ہیں
یکدل نہ ہونگے ہرگز با اہل غرور حسن — بے جرم قتل کیلئے بے دل کو ڈھونڈتے ہیں ۔

باہم ازل سے حسن و محبت کا ہے پیار   ہر ایک دوسرے کی محل کو ڈھونڈتے ہیں۔

(دعاگو بقلم خود از گولڑہ)

مکتوب ۴ نقل خط حضور عالیہ جناب حضرت قبلہ عالم صاحب   مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء

حفظک اللہ تعالےٰ   دعا و سلام

سابقہ مضمون ہر سلہ ہمارا شاید آپ کو بھول گیا۔ کہ اہلِ غرورِ حسن سے یکدلی ناممکن ہے۔ خود آپ نے لکھا تھا کہ اب قافیہ ہے تنگ۔ پھر نرگسِ بیمار کے گھائل کو ڈھونڈھتے ہیں۔

پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اہلِ کرم جہاں نہیں   موجود ہیں مگر وہ یکدل کو ڈھونڈھتے ہیں

آخری خط میں آپ نے اپنی آنکھ کو نرگس۔ بیمار لکھا ہے۔ جو حسب عرف عام محبوبوں کی آنکھ کے بغیر کسی آنکھ پر بولا نہیں جاتا۔ اب فرمائیے سدا کن ناکس کا حق ہے۔ اور کرم کرنا کس کا منصب پھنسے مگر سخت پھنسے۔

مرا خواندی و خود بدام آمدی   نظر پختہ تر کن کہ خام آمدی

(ح) حیران ہوئی پریشان ہوں اس نرگس بیمار نوں ویکھ کے جی
بن پیتے شراب خراب پھرن اس مست سرشار نوں ویکھ کے جی
بن قید زنجیر پھنس گئے اس زلف دی تارنوں ویکھ کے جی
شالا نرگس مست نوں تھرپوے کرے مہر بیمار نوں ویکھ کے جی
سب کو ماوجب

الراقم دعاگوئے نرگس بیمار از گولڑہ بقلم خود

مکتوب ۵

نخستیں بادہ کاندر جام کردند   ز چشمِ عکس آں گلفام کردند
چو خود کردند رازِ خویش رافاش   عراقی را چرا بدنام کردند

بریں از قبلہ عالم صاحب

مئے توحید از خمخانۂ غیب   بمستانے الست انعام کردند

چو غلطیدم ز مستیہا بہر سو — حریفاں مستی از من حرام کردند

ہویدا شد در امکاں صورتِ حق — بآں صورت جہاں را رام کردند

مہر آنکہ غیرش نیست موجود — بخود آغاز و خود انجام کردند

مکتوب ۴۶ — مناجات بجالیجناب حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

رو رو لکھیے چٹھی درداں بھریے پتہ لکھیں بغداد واسیاندا

دیویں جا سنیو بھر دکھاں بھریاں انہاں اکھاں درس پیاسیاندا

آہیں سولاں بھریاں سینے سڑے وچوں آکھیں حال ایہ سداؤ واسیاندا

تیرے مندھ قدیم دیاں بردیاں نوں ڈک وسدی خوف چراسیاندا

دستگیر کرم تو توں مہر علیؒ نے کون باجھ تیرے اللہ راسیاندا

مکتوب ۴۷ از تونسہ شریف — یاد م نمے کنی واز یادم نمیروی — عمرت دراز باد فراموش کارِ من

جواب قطعہ معذرت

ہے پابندِ طاعت عقیدت ہماری — نہیں پیش دستی کی ہمت ہماری

یہ باعث ہے خط کے توقف کا اصلی — مبادا نہ بیجا ہو سبقت ہماری

مکتوب ۴۸ از تونسہ شریف

اے وعدہ فراموش کیوں کیوں شکایت — تو نے تو یہ وعدہ کیا تھا دمِ رخصت

بھولونگا کبھی تجھکو نہیں تابقیامت — گر یاد نہیں ہم تھی تو پھر کیوں اندہ لعنت

خط نہ نوشتی و مرا یاد نہ کردی — گاہے بزباں قلم شاد نہ کردی

جواب از جناب عالم ادام اللہ برکاتہم (آمین)

ہوں وعدہ کا پکا نہ کرو میری شکایت — میں نے تو یہ وعدہ کیا تھا دمِ رخصت

بھولونگا کبھی آپ کو نہیں تابقیامت — ہے یاد بہ مجھے آپ کی ہر لحظہ بالفت

ہے یاد صفت دِلکی نہ کاغذ نہ قلم کی — جب یاد ہو دل میں نہیں حاجت ہی رقم کی

مکتوب ۹ نسیم قاصدا نہ ویس لائیں — بوجہ اللہ ماہی دی دلیں جائیں
ادب سیتی دیویں بوسہ زمین نوں — تے آکھیں اس شوخ نازنین نوں
مُدت ہوئی نہ ملیا یار پیارا — گھڑی منزل کیتا سوہنا او تارا
بہادوں کول آ کھاں بول دے ڈھول — تیرے بولن اُتوں عالم کراں گھول
کے ہوسی جانواریں گوٹیرے نُوں — زیادہ نہ کریں گل تھوڑے نوں
وچھوڑا نہ کسے دے پیش آوے — کسی دا یار نا پردیس جاوے
کدی پردیسیاں نوں یاد کرنا — غریب الوطن وادلشاد کرنا
کوئی ہووے سیو کشتی ہماناں — اساں سر پر سجن دی دیس جانا
ہو واں میں سگ مدینہ دی گلیدا — ہے اور تبہ ہے ہر کا مل ولیدا
دلا سمجھاتوں اکھیاں روندیاں نوں — جگروے خون بھر بھر روندیانوں
رہی سمجھاتے آون باز ناہیں — رووں دھوون تے دُسن راز ناہیں

مکتوب نمبر ۱۰ از جامی علیہ خوں نابۂ دل خور — کہ شرابے بہ ازیں نیست
دندان بہ جگر زن — کہ کبابے بہ ازیں نیست
در کنز ہدایہ نتواں یافت خُدا یار — در صفحۂ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

مکتوب ۱۱ ترجمہ ابیات قصیدہ فارسیہ از حضور قبلہ عالم صاحب گولڑوی
سائق الاظعان یطوی البید طے — منعما عرج علیٰ کثبان طے
سار بانا مہربانا راہیا — شالا جیویں خیر تھیوی مذ ہبیا

اکھیں جا انہاں پیاریاں دلجانیاں — گوہڑے نیناں والیاں مستانیاں
لا پریتاں وے دلاسے او گئے — او گئے دلدے پیارے او گئے
سارا عالم صدقے آکے بول توں — داراں سرتیں آہن نو کھڑے ڈھول تو
بن تساڈے اک گھڑی سو سالدی — بھی ٹکانے پئی تساڈے جالدی
اک وچھوڑا دوجے طعنے جگدے — پیراں تئیں سرتک ابنے اگ دے
بالدی ڈیوے پئے خانقاہاں تے — اوندا ویکھاں ڈھولا انہاں راہاں تے
چشماں فرش وچھاواں خاطر ڈھولدے — مرحبا ایا مرحبا پئی بولدی
پہنچیں جدتوں سونیا ندی جھوک تے — خبر ہووی انہاں نوں ذرا ر دکاں تے
جاسیہڑا دیویں انہاں جانیاں — گوہڑے نیناں والیاں مستانیاں
لست السی بالتنا یا قوتہا — کل من فی الحی اسرای یلامیہ
بھلا سے ہئیں او بول مٹھڑی ڈھولدے — بول ساکوں یار دو ہی رولدے
رات ساری گذری تارے گندیاں — یاد کر کر توں میسنزاں مکدیاں

مکتوب[۱۲] جو چمن سے گذرے تو ای صبا یہی کہنا بلبل زار سے — کہ خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگانا دل بہار سے

اس پر حضور قبلہ گولڑوی نے فرمایا۔

ہے دل سے میرے یہی دعا کہ نصیب دشمن بھی نہ ہو — وہ گھڑی کہ جس میں ہو جدا کوئی یار اپنے یار سے

قاضی سربلند خاں پشاوری سے حضور خوش طبعی فرمایا کرتے تھے قاضی صاحب بھی
مکتوب[۱۳] ہنس مکھ تھے ایکدفعہ قاضی صاحب حضور قبلہ کی خدمت میں بذریعہ نامہ عرض کرتے ہیں
کہ حضور کبھی یاد نہیں فرماتے۔ مدت ہوتی ہے حضور جواب ہی نہیں فرماتے ہیں صرف ایک شعر

خاکساروں سے خاکساری ملے = سربلندوں سے انکسار نہیں

جواب قاضی صاحب

حلقہ گوشوں میں سر بلندی آج ... حضرت مہر شاہ کا خیال نہیں

حضور فرماتے ہیں۔

شاعری میں بھی سر بلندی ہے ... قافیہ بھی یہاں بکار نہیں
مہر اور پھر بے مہر کیا صاحب ... جمع اضداد ناگوار نہیں

مکتوب ۱۲ غزل حضور قبلہ عالم صاحب گولڑوی دامت برکاتہم

۲ آشفتہ مہر روئے پر ناز ستمگارم ... من کشتہ ابروئے آں دلبر عیارم
بر یاد سیاہ چشمے ہمہ روز سیاہم شد ... از ناوکِ مژگانش صد خار بدل دارم
از زلف پریشانش شد خانہ بدوشی من ... از مصحف روئے او آیات خدا خوانم
در کوئے ندا بیناں زاں روز کہ شد گذرم ... از مذہب خود بینی بیزارم و بیزارم
عشق آمد و شد ساری چوں بو بگلاب اندر ... او در من و من در وے سریست ز اسرارم
بیروں ننہم قدمے ویں طرفہ تماشہ بیں ... پر آبلہ شد پایم عمریست کہ سیارم
رم کردہ ز غیر او دارم دلکے شیدا ... بیہوشم و با ہوشم بیکارم و باکارم
تا ساقی مستانم مے ریخت در کامم ... عریان و خرامانم رقاصم سرشارم
قد کان و ما معہ ما کان من الاکوان ... الآن کما کان مشہود دل زارم
الملک لمن غلبا امیست ز من باقی ... از قرب مع اللہی برتر شد زاں کارم
تا یافتہ ام خبرے از بابِ علوم دل ... دلدادہ بمہر آں شہ حیدر کرارم

محبی و مخلصی محمد چراغ صاحب سلامت

بعد سلام آنکہ ۔ مایوسی را اصلاً راہ نہ دہند شاغل مانند ۔ عدم مایوسی والحاح و تشبث

بجناب باری ہم از اوکہ شرائط است - محبی شنیدہ نہ گفتہ ام دید معروض نمودہ ام و ازجناب اطمینان دارم - ہاں از تفنن طبع و زود ملالی برخوردار قدرے اندیشہ روئے نماید شغل شغل

مہرعلیشاہ

محبی و مخلصی و علیکم السلام و رحمتہ اللہ

دو خط جو آیا لکھ چکا ہوں - عنقریب گذرتے وقت ملاقات ہونے پر زبانی عرض کیا جائے گا

سب کو دعا و سلام داعی از گولڑہ

مکتوب ۱۶ غزل از قبلہ عالم صاحب گولڑوی دامت برکاتہم

صبا بہ طرۂ عنبر رنگ ماہوش طناز | کشود نافہ ہمہ شب بجیں بردی آہل نیاز
کہم گدائے در مفلسی و کوتاہ دست | کجا این غالیہ عطری و قصہ ہائے دراز
تو ئی کہ ذرہ صفت را با سماں بردی | چہ گونہ شکر تو گوید کمینہ بندہ نواز
ہمین ساقی چشم کہ جرعہ بچشاند | زجام چہرۂ ترکاں ہوشان مجاز
چو فیض اقدس مسطار فیض تو لیست | مرا چہ غم زرقیباں و بیرو خان مجاز
بزم بادہ فروشاں بہ نیم جو نخرند | متاع زاہد طماع چہ زہد وصوم و نماز
غرض ادا و نیاز است نہ حاجت خدمت | کمال حشمت محمود انجمنہ ایاز
اگرچہ حسن تو از مہر غیر مستغنی است | من آن نیم کہ زنا بیان خویش آیم باز

مکتوب ۱۷

کن فیکون جداں فرمایا تاں اسی بھی کرے ہاسے | تجے لامکان مکان اساڈا لکے بیت و جداں بھیساسے
تکے ماہی کول اساڈے ہکے جگو جے ڈھونڈ رہاسے | بھلے شاہ اس نفس شیطان پلید کیتا کوئی اصل پلید تاسے

جواب حضرت پیر صاحب

کن فیکون تاں کل دی گل ہے اساں اگے پریت لگائی | توں میں حرف نشان نہ آہا جدوں تی میم گواہی
اجے بھی اوہ پئے دسدے ساہنوں بیلے بوٹے کاہی | ہر گلی وال تھیوں ہیسے جد سکدو ہانوں آہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ کما ارادہ والہٖ وصحبہٖ طہرہا کما افادہ -

اما بعد صاحبان! آج اسلام اور اہل اسلام کو کیسی مصیبت کا سامنا ہے - سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور پاک فرمان - (الاسلام بداء غریبا وسیعود غریبا فطوبیٰ للغرباء) ظہور میں آرہا ہے - یعنی اسلام پر ہر چاروں طرف سے حملے ہورہے ہیں - مگر اس کے فرزندوں کی بدمستی اور خواب غفلت کا نشہ ٹوٹتا ہی نہیں کہاں ہے وہ قوۃ ایمانیہ و مشاہدہ روحانیہ - و حکمت یمانیہ موعظہ حسنہ و علوم الٰہیہ - و حقائق ربانیہ و معارف الہامیہ و دقائق لدنیہ جنہیں ہم عرب شریف کے ریگستانوں سے لیکر نکلے تھے - اور جن کی زبردست سپر پر آج تیرہ سو برس تک ہم نے اُن بوچھاڑوں کو روکا تھا - جو ہند فارس - روم - یونان - وغیرہ کے فلاسفہ نے اپنی دماغی کمانوں سے ہم پر چلائے تھے - یا حسرتا دیا آسفا - آج کہاں ہیں وہ شیر بران - علوم حنفیہ جن کی ایک غرش سے شغالان مذاہب باطلہ تھر تھراتے تھے - اور جنگے کوٹے بکندنے دنیا کے تمام جھنڈوں کو سرنگوں کردیا تھا - افسوس کہ آج میدان خالی پاکر عقل جزئی اور فلسفہ کے چیلے چانٹے دین اسلام اور ملت حنیفہ کی جڑیں کھوکھلی کرنے کیلئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں - خذہم اللہ - کوئی تو قدم ہیولیٰ کے نشہ میں سرشار ہو کر ما جاءت بہ الرسل علیہم السلام حشر و نشر کا انکار کررہا ہے - اور کوئی کہتا ہے (پرمیشر کا آواگون نہیں، کیونکہ انتہا ہی اور ہر بائی ہے - ایک جسم میں پورا پورا سما نہیں سکتا انتہی بلفظہٖ) کوئی کہتا ہے آسمان خلا ممتد سے عبارت ہے - یہاں پر ہم کو مذاہب باطلہ کی تردید بالتفصیل بجمیع المحتملات منظور نہیں - بلکہ صرف اتنا ہی ظاہر کردینا مقصود ہے - کہ کوئی مسلمان مدارس اسلامیہ و کالجوں مروجہ فی زمانناً

ہذا کے تعلیم یافتہ گمان سے ایسا ہے۔ جو منتہا ادراک حکمائے مشائین ھیولی اجسام سے اور پر ھیولی عالم کا وجود یا عدم ایسا ہی قدم یا حدوث قال اللہ قال الرسول سے سمجھ کر اور اپنا مومن بہ ٹھیرا کر یہ تمہید اصول موضوعہ و ترتیب مقدمات یقینیہ قدم عالم کے قایئین اور جنم کے معتقدین اور فلسفہ مخالف کتاب اللہ و رسول صلعم مروجہ مدارس کے مصدقین پیش کریں اور ان کے اوہام باطلہ کا قلع قمع کر دکھائے۔ بادی النظر میں تو کوئی ایسا دیکھنے میں نہیں آتا تو پھر تسمیہ بمدرسہ اسلامیہ از قبیل "برعکس نہند نام زنگی کافور" نہیں تو اور کیا ہے۔ آج چونکہ ظلمت کفر و جہالت میں اسلام اور ملت حنفیہ کا نورانی چہرہ پوشیدہ اور حجاب در حجاب میں آگیا ہے۔ لہذا آپ صاحبان اہل اسلام ایک ایسی بارش برسانے کی کوشش فرمائیں کہ جو اس کفر اور ضلالت کی گرد و غبار کو زمین پر بٹھا دے۔ یعنی اشاعت علوم اسلامیہ و غیر اسلامیہ میں اس طرز کو اختیار فرمائیں۔ جس سے قال اللہ قال الرسول صلعم پر فلسفہ غالب نہ آئے اور اطفال کے سادہ اذھان میں عقاید باطلہ نہ سما جائیں اور یہ بغیر اس کے کہ معلم باخبر حاوی علوم ہونا ممکن ہے۔ اس سے کیا ہوتا ہے کہ برائے نام تعلیم القرآن بھی مدرسہ میں جاری ہے مگر مضامین فلسفہ مدلل طور پر سمجھنے اور سمجھانے کی وجہ سے برخلاف قال اللہ قال الرسول صلعم معتقد بہ اور مومن بہ ٹھیر چکے ہیں۔ پھر آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ تلفظ بے معنی اور بے سود یا نفاق نہیں تو اور کیا ہو گا۔

لا تتجاوز القرآن حنا جرھم والی بات ہو گی۔ حاضرین ہم کو مایوس ہونا چاہیئے کیا مخالفین کے حملوں کی باد سموم اور اندھیری آندھی سے وہ آفتاب چھپ جائے گا۔ جس کا طلوع کوہ حرا کی غاروں سے ہوا تھا اور پہاڑ بوقبیس کی چوٹیوں سے چمکا تھا کیا وہ سراج منیر روشن چراغ گل ہو جائیگا۔ جسے وادی ایمن والے خدا عزوجل نے کوہ فاران کی چوٹیوں پر روشن کیا تھا۔

جس کے گل کرنے کیلئے ہر قرن اور ہر دور میں عبدۃ الطاغوت والشیاطین نے پوری پوری کوششیں کیں۔ لیکن بعد کو جب دیکھا گیا تو وہی بدبخت آنکھیں مل رہی تھیں۔ انہیں کی آنکھیں آندھی تھیں۔ ہمارا خدا عزوجل فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

الٰہی احدی صمدی تو رحیمی و کریمی ہمارے منہ شامت اعمال کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ عرض حال کر سکیں۔ ہاں تیری ستاری و غفاری اور قل یا عبادی الذین اسرفوا علے انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا کے سہارے اور تیری رحمۃ کاملہ کے ندا

بازآ بازآ ہر چہ ہستی باز آ ‏ ‏ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست ‏ ‏ صد بار توبہ گر شکستی باز آ

لبیک پر ہم سب حاضرین جلسہ کی نہایت تضرع و زاری سے التجا ہے کہ مدرسہ اسلامیہ ہذا کو جس کی بنیاد ڈالنے و اغراض مدرسہ کے پورا کرنے تہ دل سے اہتمام بجا لانے کی توفیق تو نے اپنے بندے آغا نعمت خاں حفظ اللہ تعالے کو عطا فرمائی ہے سرانجامی بوضع مذکور بالا عطا فرما اور آغا کو مع معاونین اپنے اس نیک ارادہ میں کامیاب فرمائیے آمین۔ آمین۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ شفیع المذنبین سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین یا ارحم الراحمین العبد و الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو دعا گوئی و دعا جوئی مہر علیشاہ از گولڑہ

زیارت شریف ۹/۱۸ ۶ مطابق ۲۹ ذیقعد سنہ ۳۶ھ

مکتوب ۱۹ ‏ ‏ مولوی فتح دین صاحب

اسلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو مصائب و تکالیف سے نجات بخشے اور مقاصد دارین میں کامیابی عنایت فرماوے۔ آمین۔ تم اسی جگہ اپنی جگہ پر مقیم رہو۔ اپنے والد کی بے عنوانیوں کا خیال نہ کرو۔ والسلام ‏ ‏ دعاگو گولڑہ مکتوبہ قاری صاحب

مکتوب نمبر ۲۰

۸۶) بروز جمعہ ۱۴ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۲ھ یہ مسئلہ دوبارہ کسی پیر بھائی کی طرف سے پیش ہوا تو حضور قبلہ عالم نے یہ جواب فرمایا۔ یعنی بدست خود تحریر فرمایا۔

«بسم اللہ الرحمن الرحیم»

میں حنفی المذہب ہوں جسکی رُو سے جمعہ قریٰ میں پڑھنا جائز نہیں امصار میں بھی حکومت نصاریٰ میں
احتیاطی پیشین پڑھتا ہوں - یعنے جمعہ فرض کر کے پڑھا جاوے اور بعد ازاں ظہر بھی احتیاطًا - میری
نسبت الزام مندرجہ بالا تحریر کا نشاء بغیر از نافہمی یا عمدًا افتراء کے سوا کچھ نہیں - سیال شریف میں بعہد ہمارے
حضرت اعلیحضرت خواجہ محمد شمس الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جمعہ نہیں پڑھا گیا - مجھے یاد ہے کہ
مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفًا میں جناب فخر العلماء مولوی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکی بعد استفسار مسئلہ ہذا ازیں
بے ہیچ جوابا میری اس رائے مسطورہ بالا سے اپنی رائے کا اتفاق ظاہر فرمایا تھا - ھذا ما عندی والعلم
عند اللہ مسئلہ ہذا کے ما لہا و ما علیہا بالمشافہ عرض کی جا سکتی ہے زیادہ تحریر کی فرصت نہیں -

العبد

الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ

محبی و مخلصی میاں عبد اللہ سلامت باشند

تسلیم اما بعد - از ملاحظہ مکتوب آں محب کیفیت بوضوح پیوستہ آں محب را معلوم است کہ بوقت فرستادن
روانہ کردن محض برائے دلاسا و شریک بودن دریں وقت غم ملک صاحب بود کہ نہایت در رنج باشند اگر ما دشمنان
و ملک صاحب را آفتے کہ بر ملک صاحب آمدنی بود معاینہ شدہ بودے تا اینقدر مصیبت کہ بہ نسبت آں کوہ
نہایت یسیر است ہیچک متأثر بودے - فللہ الحمد الطاف خفیۃ - ملک صاحب را بعد از سلام
ازیں مضمون اطلاع دادہ بگویند کہ جمعیت و ہمت را کار بندند بچشم زدن ایام قلیلہ خواہند گذشت - ہنوز ہم خیر خواہان
شما است - ہر قسم حتی الوسع باز نماندہ اند - چنانچہ عنقریب انشاء اللہ العزیز بشرط مشیئتہ او سبحانہ بظہور خواہد
آمد ہمہ محباں را سلام - مولوی صاحب و حافظ صاحب وغیرہ پیر جہانیاں روزے و ارادہ واپسی دارند -
الداعی مہر علیشاہ بقلم خود
والسلام -

مکتوب ۲۲

مسئلہ سلب نعمت

از مکتوبات جناب فضیلت مآب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حقائق و معارف آگاہ حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب سکنہ گولڑہ ادام اللہ برکاتہم۔

حقائق و معارف آگاہ قدوۃ الانام زبدۃ الکرام معظمی و مکرمی جناب حضرت سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی

از خاکبوس درویشان مہر علیشاہ تسلیم با تکریم مطالعہ فرمائید اما بعد

مکتوبی مشتمل بر ارشاد آنجناب و جناب صاحبزادہ صاحب چکوڑیری والا در بارہ جواب سوال سلب نمودن قلندر صاحب نعمت باطنیہ سلطان المشائخ رمز رسید این ہیچمیرز را چہ مجال آنکہ در معرض بیان ماجرا بین اہل اللہ دم زدہ تواند لیکن چونکہ مامور است مجبور و معذور۔ مخدوما۔ ابو علی قلندر رضی اللہ تعالے عنہ در اصل شیخ شرف الدین نام دارد و از مشاہیر مجاذیب بودہ نسبت ارادۃ او با یکے از بزرگان عصر محقق نیست مختلف فیہا است بعضے گویند بخواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ ارادت داشت و بعضے گویند بشیخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالے عنہ ہکذا ذکرہ المحدث الدہلوی فی اخبار الاخیار۔ ازین تصریح بطلان ما اشتہر بین العوام اعنی سلب نعمت معلوم میشود۔ چہ بر تقدیر واقعیت سلب مذکور قول بہ نسبت ارادۃ او با سلطان المشائخ اصلاً صورت نمے بندد۔ و ہیچ یکے از ثقات ذکر سلب نعمت کما اشتہر بین العوام کالانعام نفرمودہ اصل واقعہ این است کہ جناب امیر خسرو علیہ الرحمۃ بداعیہ فرط محبت سلطان المشائخ بعد استماع نفس کلام رانی قلندر صاحب بدیں کلمہ کہ نظام الدین ولی نیست مبارک خاں محبوب و مرید قلندر صاحب بعد نسبت ولایت با باؤ اجداد مبارک خاں تفحص فرمودند۔ کہ گویانندہ کیست۔ مبارک خاں بجانب امیر صاحب اشارہ نمود۔ قلندر صاحب فرمودند از غلط فہمی سامعین بود کہ مراد از قول من نہ فہمیدند۔ گفتہ بودم نظام الدین ولی نیست بلکہ اولیاست یعنے صاحب یک ولایت فقط نیست صاحب ولایات متعددہ ہست۔ میگوید محرر سطور عفی عنہ کہ فرمودہ قلندر صاحب علیہ الرحمۃ واقعی و بجا است لاریب سلطان المشائخ قدس سرہ مالک ولایات متعددہ است اعنی ولایت ذاتیہ و صفاتیہ و طفیلیہ لا علیٰ نہج جعل کل صفۃ برزخا مشہود الذات علیحدۃ تفصیلاً کما ہو مسلک بعض الکمل من المتقدمین چہ والیان مشاہدہ محبوب لایزالی طاقت تحمل ہجر طی برازخ و حجب صفات نمیدارند بل ہو عندہم کفر و حرمان از برائے آنکہ این صاحب

دوستان محمدیان اند کہ مخاطب بخطاب "اُذکرونی" ہستند۔ بواسطہ حجاب نعم بخلاف اسرائیلیان کہ گوش

ہوش بر خطاب اذکروا نعمتی بستہ اند۔ ع "ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا"۔ بل علیٰ سبیل

انطواء کُل صفۃ فی اُمّ الصفات ملحوظۃ تبعاً کما اشیر الیہ من قبل و بلفظ الطفیلیۃ

یعنی انہ العالم او انا العالم او انت العالم مع حفظ المرائیۃ لا لعالم ھُوَ ولا لعالم

انت ولا بطریق الانحصار فی العالم من غیر حفظ المرائیۃ فھو اذن لا متصل ولا منفصل

ولا داخل ولا خارج وھو لا عین ولا غیر بل ھو الکُل من غیر تکیف و قیاس چہ میگویم وچہ

مینویسم سبحانہٗ سبحانہٗ ع

تراچنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند — خاک بر فرق من و تقریر من

۶- این بروں از وہم ہا و از بیش بیش۔ باز آمدم بر سر اصل سخن۔ سید محمد ابن جعفر مکی قدس سرہٗ

کہ در توحید و تفرید مسلم عند الکل بعد طے مقامات نزول بہجر، فردیت فرمودہ آمد در بحر المعانی مینویسد ای محبوب

در مقام قطبیت از کل اولیاء دو کس در مقام معشوقی رسیدہ اند۔ و از امثال ایشاں دیگرے نرسیدہ۔ آں

دو کس ای محبوب کیانند۔ یکے شیخ محی الدین گیلانی رحؒ دوم شیخ نظام الدین بداونی رحؒ ہر دو مشارب از

روئے احمدی بود۔ صلی اللہ علیہ وسلم ای محبوب نیک تامل کُنی ہر چہ در قلم این فقیر رود بے مشاہدہ نیست

ای محبوب روزے این فقیر در کشتی دریائے نیل مصر با حضرت علیہ السلام مصاحب بودم و سخن در شان اہل

لایزالی معرفت خضر نیز فرمود کہ شیخ عبد القادر گیلانی و شیخ نظام الدین بداونی در مقام معشوقی بودہ اند

انتہی۔ پس حسب تصریح این فرد حقیقت کہ از اعاظم خلفاء چراغ دہلوی است قدس سرہما۔ جناب قلندر صاحب رضا

نارسیدہ بمقام حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ چہ گونہ سلب نعمت می توانند نمود۔ تا لشا آنکہ فنا و اتم این

بزرگواران کہ موجب اتحاد کامل است کے روا دارد کہ سلب نعمت یکے از شیران این سلسلہ عالیہ مثل شاہ

شاذہ فاذہ بوقوع آید و سائر اہل سلسلہ بے خبر باشند الا آنکہ مسلوب النعمۃ بودن ہم تا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم جائز داشتہ شود۔ العیاذ باللہ۔ لشارتہائے آں شہباز فردیت اعنی گنج شکر قدس سرہٗ کہ در

حق محبوب الٰہی صاحب ارزانی فرمودہ اند۔ ہمہ منافی وقوع سلب نعمت ہستند۔ بلکہ اگر چیزے از ین

واقعہ بظہور آمدہ است۔ ہماں است کہ قلندر صاحب خبر جامعیت محبوب الٰہی صاحب رضی
اللہ تعالیٰ عنہما دادہ و در قضیہ نظام الدین لیس بولی سلب راجعہ لتقید است الٰہی فقط نہ معتقدین منی
راز خود نمے تراشم بل حدثنی ثقہ عن ثقہ بتغیید ہذا المضمون فی الکتاب نقل است۔ روزے قلندران
در خانقاہ علاؤالحق بنگالی کہ خلیفہ شیخ سراج الدین الملقب یا خی سراجیت واو خلیفہ حضرت محبوب الٰہی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم در آمدہ بودند۔ دگر بہ ہمراہ داشتند تحریرا جائی برفت قلندران گفتند شیخ گربہ ما بسیار
شیخ گفت از کجا یابم قلندرے گفت بر شاخ آہو فرمود ہم از شاخ آہو بیابی دیگرے خصیہ نمود فرمود
از خصیہ بیابی چوں بیروں آمدند قلندرے کہ ذکر شاخ کردہ بود گاوے آمد و اورا بشاخ زد و کیسکے
خصیہ نمودہ بود چنداں اماسید کہ ہم دراں مرض ہلاک شد۔ ہٰذا ذکرہ المحدث الدہلوی فی اخبار الاخیار
جائے انصاف بغور است غلامان غلام محبوب الٰہی قدس اسرارہم بیک نفسے کارے قلندران را تمام میسفرمایند
با خدمت محبوبان او کہ مقیم حریم لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اند سہری و سلب نعمت از وشان چہ معنی
دارد۔ ارے بوجداں صحیح معلوم مے شود۔ چونکہ عادت اللہ براں جاریست کہ ہر کہ فاضل تر محسود تر
ابناء زماں بباعث حسد کہ با جناب محبوب الٰہی قدس سرہٗ داشتند قضیہ قائلہ نظام الدین لیس بولی را
از خود تراشیدند۔ یا غیر مراد قلندر صاحب را محمل قرار دادہ یریدون لیطفؤ نور اللہ را مصداق گشتہ اند
زیادہ مصدع اوقات گرامی بودن گستاخی است بر استدعا فاتحہ خیر ختم نمودہ میشود آفتاب ہدایت
درخشاں باد۔ بخدمت ہمہ مقیمان درگاہ شریف تسلیم و نیاز

نصیحت

برادر بگوش ہوش باید شنید کل شیء ھالک الا وجہہ۔ میرود۔ میرود۔ میرود و میرود واقف
دم باش بیجا دم مزن

ہر آں کو غافل از حق یکزمان است — دراں دم کافر است اما نہان است

چناں کن جسم را در اسم پنہاں — کہ میگردد الف در بسم پنہاں

اللہ شاہراہ اسم پاکش نظر بسوے مسمی بیفگن۔ اسم نواندی مسمی را بجوے۔ حق۔ حق۔ حق۔ حق۔ حق

چونکہ ہو الظاہر است بہ ہیں گویم مناسب بل واجب تیین قلبی روحی۔ سری۔ خفی اخفی ہمہ را شکستہ بے کیف را بچشم یقین باید دید۔ اے برادر بے نہایت در گھیت ہر چہ آید بر تو پس آنجا مائیت برادر مادام صدف دل را بذکر با فکر شکستہ غوطہ نخوری گوہر مقصود بدست نخواہی آورد۔ بیت

اے آنکہ ہزار ہا گبر مسلماں کردی　　　　یک گبر دگر مسلماں کنی چہ شود

مہر علیشاہ (ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی)

(مکتوب ۲۴) محبی و مخلصی پیر ولایت شاہ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ۔

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ۔ محبوب عالم اور حافظ فضل الدین دونوں گھروں کو گئے ہوئے ہیں آپکے محبت نامہ جات کی وصولی پر دُعا کیجاتی ہے۔ ہر ایک رفیق یہاں کے رہنے والوں سے مجھ تک پہنچانے میں مقصر نہیں رہا۔ جو کچھ قصور ہے۔ میرا ہی ہے۔ بہر کیف مجیب الدعوات پر ستاری و حاجت براری کا کامل بھروسہ ہے۔ اس وقت خدایار و فتح دین و غلام محمد نذر بردار مہر سوار ہیں کہ لوگوں کے کام ہوتے ہیں۔ اور ایک شریف آدمی سچے مخلص کا معمولی کام ابھی تک التوا میں کیوں ہے۔ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ (کیوں) کا استعمال بے محل ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ والمرجع ہو لا جابتہ۔ مائی صاحبہ کو اللہ تعالےٰ شفاء کامل عطا فرمائے۔ والسلام

العبد المنتجی الی الہدیٰ الدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ　　بروز جمعہ

مکتوب ۲۵　　محبی و مخلصی پیر ولایت شاہ سلامت باشند

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ و رحمۃ اللہ۔ اما بعد میں بخیریت ۱۷ شعبان گولڑہ میں پہنچ گیا ہوں۔ سب طرح سے خیریت ہے۔ جناب مولوی محمود صاحب کو سلام پہنچا دیں۔

(زیادہ دُعا۔ مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مکتوب ۲۶ مخلصی فی اللہ جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب وفقکم اللہ لما یحب ویرضی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ جناب نے اپنے عنایت نامہ مرسلہ البسیل ڈاک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث ذیل کے متعلق۔ (اسمع صلوٰۃ اھل محبتی واعرفہم وتعرض علیّ صلوٰتہ غیرھم۔) تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث احادیث صحاح کے مخالف ومتضاد ہے۔ جب دنیا میں سمع بعیدی ثابت نہیں تو حیات برزخی میں کیونکر ہو سکتا ہے۔ بیہقی والی حدیث سے بعیدی۔ سماع بذریعہ ملائک سمجھا جاتا ہے۔ اور اس میں اہل محبت بھی داخل ہیں۔ ہاں اگر اللہ قدیر چاہے تو سمع غائبانہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر مسلمین خاص فی الدنیا وفی البرزخ ہر طرح سے ممکن ہے۔ مگر اس پر نص چاہیے عنایت نامہ کے ضمیمہ میں جناب نے دو حملے صوفیائے کرام پر فرمائے ہیں۔ پہلے حملہ میں بزعم خود ان کا تعصب وجہالت اور دوسرے میں معاذ اللہ ان کا الحاد وکفر وزندقہ بوجہ ایجاد توحید (ہمہ اوست) برخلاف توحید تبلیغی ثابت کیا ہے۔ اول بتوفیق اللہ وتوفیقہ (ہمہ اوست) والی توحید بعینہ صوفیا کو جناب نے کیا بلکہ کل محجوبوں نے نہیں سمجھا۔ (ہمہ اوست) میں (او) کا مرجع حق سبحانہ وتعالیٰ من حیث الذات نہیں۔ بلکہ من حیث ظہور ہے۔ کما صرح بہ الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مراۃ فی الفتوحات حق سبحانہ وتعالیٰ کو من حیث الذات غنی عن العالمین ومبائن خلق مانتے ہیں۔ اور من حیث الظہور ظاہر وتجلی فی المظاہر۔ بغیر اس کے ایمان بجمیع ما فی القرآن وجاء بہ النبی علیہ السلام متصور نہیں ہو سکتا۔ اسی پاک گروہ ہی کو ایمان لیس کمثلہ شیء کیساتھ من حیث الذات اور وھو الظاھر کیساتھ من حیث ظہور وتجلی حاصل ہے۔ بغیر اس کے تحول فی الصور والی حدیث مندرجہ صحیح بخاری وغیرہ کا کوئی مضمون منفصل متصور نہیں ہو سکتا۔ مشبہ کو (لیس کمثلہ شیء) سے بہرہ نہیں منزہ محض کو آیتہ ھو الظاہر اور حدیث تحول وغیرہ سے حظ نہیں۔ سچ ہے۔

چشم مشبہ زجمال تو کور — عقل منزہ زکمال تو دور
حادی تشبیہ چو محمل براند — رفت بمعمورہ ودر گل بماند
ناقۂ تنزیہ چو تنہا فتاد — پائے زمعمورہ بصحرا نہاد

وَالحق ھوالجمع بین التنزیہ کما لیس کمثلہٖ شیئٌ والتشبیہ کما نص علیہ فی (وھوالظاھر) دفی حدیث البخاری ھو یتجلی ھو سبحانہ یوم القیمۃِ فی صورۃ انکروھا الخ بمضمونہ اہل بصیرت پر اس سے روزروشن کیطرح ثابت ہوا کہ ایمان بجمیع ماجاءبہ الرسل علیہم السلام کیساتھ اس پاک گروہ کو حاصل ہے۔ جسکو محجوبین بزعم خود ملحد ومشرک وکافر وا لکفر سمجھتے ہیں۔ رہی (الشیخ صلوٰۃ اھل مجتبیٰ الخ) والی حدیث جس پر آپ لکھتے ہیں۔ کہ سمع غائبانہ اللہ قدیر چاہے تو ممکن ہے۔ مگر اس پر نص چاہیئے۔ الجواب قرب نوافل والی۔ حدیث لایزال العبد یتقرب الی اللہ بالنوافل حتی کنت سمعہ الذی بہ یسمع الخ مسلمہ الصحت مندرجہ صحاح سے بڑھکر اور نص کیا ہونی چاہیئے۔ مگر خیال رہے۔ کہ اس سے بھی اہل مشاہدہ محظوظ ہوتے ہیں۔ محجوب کو تقریبی انکار بعنوان تاویل یا حسران باندراج فی المتشبہات نصیب ہے۔ اور اہل محبت سے مراد وہ کامل مومن ہے جنکو فنافی الرسول کا مقام حاصل ھے۔ اور یہ حدیث ان کے کشفیات سے ہے۔ اور محققین کے ہاں حدیث کشفی کو قوۃ وصحۃ میں ترجیح ہے۔ اُس حدیث پر جو بذریعہ روات ہمارے تک پہنچی (کما فی الفتوحات وغیرہ)

قرآن کریم اور دلائل الخیرات پڑھنے والوں کو تعمیل (صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور فاقرؤا ما تیسر منہ اور رتل القرآن ترتیلاً) ضروری ہے۔ نہ یہ کہ احادیث سے فضائل کی تصحیح اور انکی رواۃ کی تنقید اور اہل محبت اور فانی الرسول کو تجربہ ومشاہدہ مرارًا کرۃ بعد اخری ایسے سمع نبوی صلعم بلکہ سمع فانی فی الرسول صلعم کا چنانچہ سیدنا عبدالقادر جیلی وغیرہ علیہم الرضوان اوطان بعیدہ سے ہوچکا ہی تھوڑے عرصہ کی بات ہے۔ کہ ایک عقیدتمند نے تقریبًا بارہ یا ساڑھے بارہ بجے دن کے بارگاہ غوثیہ بغدادیہ میں مضطربانہ فریاد کی تھی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ اسیوقت شملہ سے تار ضلع کامل پور میں پہنچا۔ کہ محمد حسین کو پھانسی کی سزا نہ دیجاوے۔ حالانکہ گورنمنٹ اُس کے حق میں اس سزا پھانسی سے بڑھکر اور سزا دینا چاہتی تھی۔ اور پھانسی کا حکم قطعی بمنظوری سائر حکام ہوچکا تھا۔ پھانسی دینے کو تیار تھے۔ کہ تار پہنچا مجھے زیادہ فرصت نہیں کہ حدیث مجرح کا تلاش کروں اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ آپ کا خیرخواہ

دعا گو مہر علیشاہ از گولڑہ

مکتوب ۲۴ موجودہ زمانہ میں بوجہ عدم اتباع اہل اللہ و عدم تکمیل علوم ظاہریہ شیخ اکبرؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے انسان کامل وارث النبی صلعم پر اخباروں میں حملے ہو رہے ہیں۔ کوئی لکھتا ہے کہ شیخ نے فصوص الحکم میں خاتم الرسل صلعم کو مستفید از خاتم الاولیاء یعنے نفس شیخ رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ حالانکہ شیخ فتوحات میں جائے بجائے تصریح فرماتے رہے ہیں کہ کل انبیاء علیہم السلام نواب آنحضرت صلعم کے ہیں۔ اور مستفید فضلاً عن الاولیاء اور خصوص کے خطبہ میں تصریح فرمادی ہے۔ کہ حقائق و معارف مندرجہ فصوص مجھکو آنحضرت صلعم سے پہنچے ہیں۔ اس سے اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ استفادہ خاتم الرسل صلعم از خاتم اولیاء والے مسئلہ کا مضمون و مفاد مراد وہ نہیں جو قاصر العلم فاقد الاشراق کا بناء الزمان نے سمجھ رکھی ہے ہدایت و نصیحت اہل اللہ کا کلام سمجھ میں نہ آوے تو اس کو رد اور انکار سے پیش نہ آنا چاہیے والسلام

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ از گولڑہ بقلم خود

مکتوب ۲۵ حفظکم اللہ تعالیٰ

بعد سلام آنکہ قلب مجازی (مضغہ صنوبری) پر توجہ رکھکر اللہ اللہ کہا کریں اور زبان کو بند رکھیں۔ (۲) عورات ذکر جہر کر سکتی ہیں (۳) بعد انتقال شیخ طریقت دوسرے شیخ سے بیعت کرنی جائز لکھتے ہیں۔ فقط دعا گو دعا جو مہر علیشاہ بقلم خود

مکتوب ۲۶:- ای دست گیر عالم دستِ مرا بگیر ؎ دستم چناں بگیر کہ گویند دستگیر

گہ چوں کرم ببند و لطف و ناز نگر و وز دنبال بخشند باز

قبلۂ حاجات سلامت باکرامت تا قیامت خوش رہیں۔

بعد نیاز بے انداز بعد تسلیم مع التعظیم عرض آنکہ وقوف زمانی اور وقوف عددی کس طریق سے کیا جاتا ہے- اور کون اسم ان میں پڑھا جاتا ہے- بالتفصیل مع اجازت تحریر فرمائیں- دیگر عورت اپنے گھر میں نفی اثبات کا جہر کر سکتی ہے- یا نہ- دیگر بعد انتقال رہنمائے کہ دوسرے پیر طریقت سے بیعت کر سکتا ہے- یا نہ فقط بالتفصیل تحریر فرمائیں- عین کرم و شفقت ہے- کثرت سائل نسازد دابل ہمت را ملول- آب دریا کم نہ گردد از ہجوم تشنگاں-

---

مکتوب ۴

غزل از حضور قبلہ مدظلہ العالی

سینہ مالامال درد ست و بجو ید ہر دمے ‏ — ‏ درد بر درد و دگر زخمے بجائے مرہمے

دل کند زخمم رفو گر مہرباں وارد طلب ‏ — ‏ نوک مژگاں را صبا بارے دگر گو مرہمے

بستہ شد اندر ازل خاطر بداں شور جہاں ‏ — ‏ کز نسیم تاب زلفش حور ہا پیچد ہمے

اکحل العینین املح وارج الحاجبین ‏ — ‏ سرمہ گیر چشمے کماں ابروئے ملیح ارہمے

روئے تاباں والضحیٰ واللیل مویش ذا سجیٰ ‏ — ‏ واز فتحنا لشلوی نیسن از تبسمے

دوش در گوشم رسیدہ از سگان کوئے دوست ‏ — ‏ مہر یارا کے سزد ہر خود پرستے بیغمے

مکتوب ۳۱ مخلصی فی اللہ پیر ولایت شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ-

بعد سلام علیکم- کے آج بروز دوشنبہ حضرت محمود صاحب کا تار بدیں مضمون موصول ہوا- کہ مدعی کا دعوئے خارج اور ہمارے حقوق بر حال رہے- والسلام-

گاڑی میں ۶ رسید شروہ کہ ایام غم نخواہد ماند) کا مطلب یہ تھا- ‏ (داعی از گولڑہ)

مکتوب ۳۳ ۲۸ صفر ۱۳۳۴ھ

مخلصی فی اللہ غلام مرتضےٰ ‏ — ‏ از شرارت کو رباطن قدنجا

آرے آنا کہ غلام حیدرم ‏ — ‏ از دل وجاں نشاں ہیبن صفدرم

۵۰ گوئے سبقت میبرند از ہر کسے — دارد از مولائے علی نصرت بسے
کیست مولائے علی مولائے کل — ہکذا قد قالہ خیر الرسل
از نفوس ماست اُو لائے تر نبیؐ — پس علی را اینچنیں داں یا اخی
گشت اوّل از ہمہ نُورِ نبی — بُود اقرب با د آں نُورِ نبی

۲۸ صفر ۱۳۳۲ھ

گوشِ ہُش چند یکن بشنود — ہر کسے بر خلقتِ خود میتند
خلقتش یک داشت احولے — رب فاسلکہ صراطاً مستوے
کورِ باطن گفتمت اے بوریا — بالمقابل میدھم حالا دُعا

۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

جامع علم وحیا آں باوفا — مخلصی فی اللہ غلام مرتضٰے
مانۃ الرحمٰن من نار السقر — وقتِ ما حُسن کرد اندر ایں سفر
جذبۂ عشقت ساری درجہاں — اصل کل جذبات قد جنبت بدا ل
ہست بے صُورت جناب قدس حُب — قد تجلی فی غیابات الجُب
واں جنود مجندہ ارواح را — ما ائتلف ثمہ کشد اشباح را

چک ۷۹ جنوبی

دِل نمے خواہد شوی از ما جُدا — اے محبّ با صفا از دِل غلام مرتضٰی
بشنود از نے چوں حکایت میکند — واز جُدائیہا شکایت میکند
آہیں مارے درداں بھریاں بہیسری — وطن جنہیں ہویاں جُدا قسمت سڑی
کیوں نہ روواں تے رُوانواں جگنوں — کے کراں کیکر چھپاواں اگ نوں
یار جنہیں نالا یار نہ تھیوے جُدا — یا علی امسک غلامک عندنا

[margin:] ۵ مخلصی فی اللہ غلام مرتضیٰ ۱۰ ۔ از غزرات کربا طن شد جدا ۔ از ستارہ ما نیکو غلام جیلدرانند ۔ از دل و جاں شاں ہمیں مفتون اند

۲۷ صفر ۱۳۳۴ھ

واحد العین است یکسو بنگرد | از رفقا و علیحدہ میرود
ربنا انا ظلمنا الامان ٭ | ان نسینا تو ز دستش دہ امان
یا ملاذ الکل یا کہف الورےٰ | اینست اعور بخشا یا ربنا

مکتوب ۳۲

محبی و مخلصی محمد لقا سلمہ ربہ

تسلیم:- الحمد للہ علیٰ کُلِ حالٍ:- مجیا سخن ہر کس بقدر ہمت اوست - حسب مفاد آیۃ کریمہ وما قدر واللہ حق قدرہٖ عظمت و کبریا مسمی و اسم ہر دو از قلوب محجوبان مستور برائے رفع ہمیں غشاوۃ مشائخ اہل ارادت را بریاضات شاقہ امر فرمودہ اند تا بعد وضوح قد افلح من تزکی قابل نعمت و ذکر اسم ربہ شوند و ظہور و استیلاء عظمت اسم بس پاک یعنی اللہ بر لوح دل چہرہ افروز و من بعد موئی کشائش در محفل فصلی برسانند کہ اسم خواندی رو مسمی را جوئی نقد وقت گردد - خود میدانند کہ ذات مستتبع صفات است پس اعظمیت اسم الذات راست از سائر اسماء شنیدہ و دیدہ باشند - بسطامی علیہ الرحمۃ را اسم اعظم پرسیدہ بودند فرمود تو اسم اصغر بنما تا کہ ترا اعظم بنمایم غوث اعظم قدس سرہ در ہمیں باب میفرمایند خل قلبک عن الکونین ثم قل اللہ اینجا مصقلہ رو بیہ رکار لیستن اوّلا از اہم مہمات است نقوش چینیہ خود بخود تجلی عکسی فرمودہ مجلّی مینمایند چہ خلا محال است حقائق و معارف توحید وجودی از قبیل سفائن ابنا ر زمان نیست علم حالی است از قال محض تحریر اکان او تقریر ابرچہ مے اید معذور خواہند فرمود - والباقی عند التلاقی -

---

مخلص فی اللہ محمد شاہ صاحب حفظک اللہ علی الصراط المستقیم

بعد سلام آنکہ - آپ کا خط در بارہ شیوع مذہب بہائی پہنچا - فرقہ بہائیہ کا معاذ اللہ نسخ شرع محمدی صلعم پر اس آیت کو پیش کرنا ید بر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃٍ مما تعدون غلط محض اور بالکل لچر و بیہودہ خیال ہے -

اس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول

رسول اللہ وخاتم النبین) خاتم النبیین اسی کو کہا جاتا ہے۔ کہ اس نبی کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔ ایسا ہی حدیث شریف میں ہے (ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول) یعنی پیغمبری ختم ہو چکی ہے۔ میرے پیچھے کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر بہاء الدین وغیرہ کیسے پیغمبر ہوسکتے ہیں۔ اور شرع محمدی کس طرح منسوخ ہوسکتا ہے۔ آیتہ یدبر الامر کا مطلب یہ ہے کہ خدائی بادشاہت اور کارروائی کے تدابیر دنیا میں آسمان سے زمین کیطرف اترتے رہتے ہیں پھر قیامت آنے پر یہ سب تدابیر دنیاوی امور جاتے رہیں گے۔ اور وہ قیامت کا دن بوجہ شدت اور سختی کے کافر پر اسقدر لمبا اور دراز معلوم ہوگا۔ کہ گویا ہزار سال کا دن ہے۔ جیسا کہ سورۃ سجدہ کی آیت مذکورۃ الصدر میں (الف سنۃ مما تعدون) آیا ہے۔ یا وہ قیامت کا دن سخت ہولناک کافر کو پچاس ہزار سال کا معلوم ہوگا۔ چنانچہ سورۃ معارج میں (خمسین الف سنۃ) وارد ہے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ ایک آیتہ میں ہزار سال اور دوسری میں پچاس ہزار سال۔ تو ایک آیت دوسری مخالف ٹھہری جواب اسلئے کہ ہزار سال اور پچاس ہزار سال سے مراد یہ ہے۔ کہ کافر کو بہت لمبا اور دراز معلوم ہوگا۔ اس کی درازی کو خواہ ہزار سال کہے خواہ پچاس ہزار سال۔ اور مومن کو وہ دن نماز فرض کے وقت ادا سے کم مقدار معلوم ہوگا۔ چنانچہ حدیث شریف میں یہی مضمون ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آیت (یدبر الامر) الایۃ کا مطلب وہ نہیں۔ جیسا کسی جاہل نے نسخ شرع محمدی کے بارہ میں سمجھا ہے۔ وہ جاہل یہ بھی نہیں سمجھتا۔ کہ اگر اس آیۃ کا مطلب یہ ہوتا۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیسے ٹھہرتے۔ جبکہ معاذ اللہ بہاء الدین معہ کتاب آسمانی آپکے بعد آنیوالا پیغمبر ہوتا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام و شرع محمدی کو جہال اور بے دینوں کے حملوں سے بچائے والسلام
العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ الصمد مہر علی شاہ عفاعنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

مکتوب ۳۵ مخلص فی اللہ مولوی غلام محمد صاحب حفظک اللہ تعالےٰ۔ بعد سلام و دعا اینکہ۔ ایک خط نامعلوم الاسم کا محبوب عالم کیجانب اس غرض سے آیا ہے کہ آپ دریافت فرما کر مجھے مطلع فرماویں کہ آیا فلاں دعاگو ہم سے ناراض تو نہیں۔ ہم نے کئی خطوط بھیجے ہیں اور جواب سے محروم ہوں۔ از رسم خطی سے معلوم ہوا کہ آپکا خط ہوگا۔ بنا برعلیہ جواباً لکھا جاتا ہے کہ ناراضگی کا کیا معنی۔ کیا جو اہل اخلاص سچے مخلص ہوں اُن پر ناراضگی متصور ہوسکتی ہے جواب نہ لکھنا بوجہ ضعف یا امر آخر موجب ناراضگی تصور نہیں کیا جاسکتا۔ بالکل مطمئن رہیں۔ مولوی حافظ و

و مولوی صاحب کو سلام و دُعا۔

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ الداعی بالخیر المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

ملفوظ، ۱۱ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ یوم چہارشنبہ بعد نماز عصر حضرت اقدس مسجد میں رونق افروز تھے مسمی پینداخان ساکن حسن ابدال کا کوئی مقدمہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ حاضر ہوا اور حضور سے استدعا کر رہا تھا اور بار بار یہی کہہ رہا تھا کہ حضور مقبول بارگاہ الٰہی ہیں جو کچھ چاہیں اور جو وقت چاہیں۔ خدا سے کرا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ایسا مت کہو کیونکہ یہ عقیدہ از روئے قرآن و حدیث شریف بالکل صحیح نہیں اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولوں کو اتنی طاقت بخشی ہے کہ جس امر کیطرف دل سے متوجہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ وہ کام کر دیتا ہے۔ لیکن یہ ٹھیک نہیں کہ جس وقت چاہیں اور جو کچھ چاہیں ہو جائے۔ کیونکہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چچا ابو طالب کیواسطے یہی چاہتے تھے کہ وہ اسلام لاویں۔ اور ظہور میں ایسا نہ آیا۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ جب نبی کو کل اختیار نہیں تو ولی کو کسطرح ہو یہ تب ہو کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی یا ولی کو سب اختیار دیکر آپ معطل ہو بیٹھے۔ اور یہ بالکل برخلاف عقیدہ اسلام ہے۔ جو لوگ نبی یا ولی کا وسیلہ ترک کر کے براہِ راست خدا کو ملنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی راہِ راست پر نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اِس خیال میں شیطان کے پیرو ہیں چنانچہ جب شیطان کو حکم ہوا کہ آدمؑ کو سجدہ کرے اور تعظیم میرے مقبول کی بجا لائے۔ وہ کہنے لگا کہ خدا تو ہے اِسکے درمیان کیا ضرورت ہے۔ لھذا اسیوجہ سے مردود بارگاہ ایزدی ہو گیا۔ غرضیکہ بندہ بندہ ہے اور خدا خدا۔ قلوب بنی آدم خدا کے ہاتھ میں ہیں جس امر کو کرنا چاہے اپنے کسی مقبول کا دل اُسطرف متوجہ کر دیتا ہے اور اگر نہ کرنا چاہے تو اس کے دل کو اُسطرف توجہ ہی نہیں دیتا۔ اسیواسطے دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اولیاء کی اولاد بے فیض رہجاتی ہے اور فیض کوئی اور نصیب والا لیکر چلا جاتا ہے۔

مکتوب ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا علی رسولہ الکریم

سیدی و سندی تسلیم و نیاز - مبارک نامہ گرامی نے شرف صدور فرمایا - یہ مبارکیں عالمگیر تو خاکپاک درسیال کو شاہیں - بیت

از رہ گذر خاکِ سر کوئے شما بود | ہر نافہ کہ در دست نسیم سحرے افتاد

واقعی امر تو یوں ھے -

شمس نورانی کہ نورِ مطلق است | در ھمہ آفاق نورش مطلق است
گشت خورشیدی نہاں در ذرۂ | شیر نر در پوستین برۂ
چونکہ بر لاہوریاں افشاند جود | در تحرک گشت ذرات وجود
شب ز روز و روز از شب شد عیاں | ظل مخروطی خفت فی القادیان
وین عجب کاں شمس از نور قدم | ہم نمود آں ظل را زیر علم
کیست و یار اندریں دار لوجود ہا | غیر تو اے غیرتت غیرت زدود
طرفتہ العینے نہ از ما جدا | لس ز ہجراں بو العجب ایں نالہا
چشم عاشق ہر جہت و جوئے دل | در میاں خاکِ کویت مضمحل
نام پاکت ساختہ وردِ زباں | مہر تو را در دلش کردہ نہاں
اللہ اللہ ایں چہ خبر اسماست ایں | روح روح و حرز جانِ ماست ایں
اے فدا جانم براحانت فدا | نام بر شوریدگاں کردی عطا
او مسمی اسم چوں راند نفس | جملہ عالم مست بر بانگِ جرس
نام دادی از کرم دیوانہ را | نسخہ فیہ الشفا دستانہ را
خامہ مستانیکہ مست انداز الست | مونس جاں ہای شاں بد سوز و فت
آں مقیماں سرِ کوئے کسے | واں اسیراں خم موئے کسے

هر دو عالم در هوائش باخته — دیده را یا ای هم بر آتش ساخته

سیما آں سرو بستان خدا — شاهبازے قدس آں شمس العلاد

وصف حسنش چونکه طیراں میکند — ایں زبانها جمله حیراں مے شود

نیست ختم ایں قصهٔ بے انفصام — لاجرم مقصود ماند والسلام

مکتوب ۳۷ — محبی و مخلصی پیر ولایت شاہ صاحب سلامت باشند

بعد از سلام و دعا اینکه داعی بعارضهٔ بخار شدید چند یوم مبتلا مانده بالفعل نیز ضعف لاحق حال است طاقت ملاحظه خطوط احباب نیست بجواب عنایت نامه ہمے قدر نوشتن را غنیمت شمردم سلام و دعا

(داعی مهر شاه بقلم خود)

سنه ۱۳۳۲ھ

نقل خط از جانب حضرت گولڑوی بجانب حضرت سیالوی سجاده نشین بتاریخ ۸ رمضان

سیدی و سندی تسلیم و نیاز یاد آوری کا شکریہ۔ نیاز مند کے حضور کے توجہ سے بمعہ متعلقین ہر طرح بخیریت ہے اور قبلہ عالم کی اولاد اور مخلصین کی خیریت مطلوب۔ جناب کی رونق افزائی بمقام چاچڑہ و مرولہ والا دمانی و ال باعث توقف در ارسال عریضہ ہوا۔ اب دولتخانہ میں اقامت کی خبر پہنچنے پر تحریر عریضہ میں مشغول ہی تھا۔ کہ اچانک عنایت نامہ شرف صدور لاکر کاشف ما فیہا ہوا۔ الحمد للہ کہ از اولاد حضرت من دین راضیائے واللہ را عبادتے بظہور آمد لازال کذالک آمین۔ نیاز مند جناب نیز در شعبان در شغل مسئلہ رئیس کتب تصوف مشغول بود۔ قریب پنجاه عالم فاضل در سبق شریک مانده اند عزم مصمم داشتم که در رمضان بعد ختم قرآن مجید بحسب ابیات ذیل از زیارت خاک پاک خطهٔ سیال قالب را جانے و جاں را جانانے بخشاید۔ بیت

دیده جز خاک درت خواب نه بیند هرگز — تشنه در خواب جز آب نه بیند هرگز

هر زماں دل سگ کوئی تو مشتاق تر است — سیر از صحبت احباب نه بیند هرگز

هر که در کوئے تو پهلو بر خاک نهد — راحت از بستر سنجاب نه بیند هرگز

نور طاست کہ دل از سجدۂ ابروی تو دید — عابد شہر بمحراب نہ بیند ہرگز

مگر بذریعہ تحریر جناب دیوان صاحب پاکپتن واضح گشتہ کہ حضرت موصوف عنقریب ارادۂ تشریف آوری

در ینجا میدارند اگر انتظار صاحب موصوف ہمچنین حصول ماحول نا اور تعویق واشتن نہیں جا یوسے پیراہان

یوسفے را در شام یعقوبے شمیدہ از خود در خود با خود خواہم سرائید۔ بیت

عید شد ہر کس زیاری عیدی وارد ہوس — عید ما و عیدی ما دیدن روی تو بس

عید مروم دیدن مہ عید ما دیدار تو — و بیک شتر سوار را بصد تفریع و زاری خواہم گفت

یا راکب الوجناء بلغت المنی — عج بالحمی ان جزت بالجرعاء

متیمما طلعات وادی ضارج — تیمنا عن قاعة الوعاء

واذا اتیت اثیل سلع فالنقا — فالرقمتین فلعلع فشظاء

فکذا عن العلمین من شرقیہ — مل عادلا للحلة الفیحاء

واقر السلام عریب ذیاک اللوی — عن مغرم ونف کئیب نیاء

یا ساکن البطحاء ھل من عودة — احیا بھا یا ساکنی البطحاء

واحسرتی ضاع الزمان ولم انز — منکم اسیل مودتی بلقاء

ومتی یومل راحة من عمرہ — یومان یوم قلی ویوم لقاء

حبکم فی الناس اضحی مذھبی — وھواکم دینی وعقد ولاء

صاحبزادگان کی خدمت میں مع الدراویش کے نیاز علاوہ اسکے صاحبزادہ سعد اللہ صاحب کے حضور میں

وہی سیتال شریف والی گورنمنٹ کی معذوری سب سے سب کو نیاز منشی صاحب کو دعا و سلام۔

اس ملک میں بھی پشاور چھچھ ہزارہ تتول پنجہ کشمیر تک دوشنبہ کا روزہ ہے۔ شب دوشنبہ

کو ہر جگہ دیکھا گیا۔

نقل اشعار حضرت قبلہ عالم

رادی از ہجر از شکایت مے کند — از وصالش ہم روایت مے کند

گشتہ ام مہجور تراز وصل خویش | تیز تر مویم برائے وصل خویش
اندم از ہجر دمی پویم باد | رونہ گار وصل بے جویم باد
راوی وو مروی ومروی عنہ ہم | گشتہ چوں ہجراں دوصل انجا ہم
وہم ظل علم او ظل وجود | واندا او کور است واچشم شہود

چند اشعار رہ گئے ہیں وہ تحریر کئے جاتے ہیں۔

باوجود خم ابروئے توام مے خواند | زاہد بے جبر از عشق بمحراب نماز
لیک در شرع دخانیت نماز بہ ازیں | کہ کنم روئے ادب پیش تو بر ناک نیاز
مے تو چید بر دار الف قاست تو | ہر کہ ادراک حقیقت کند انہ راہ مجاز
بابا، تو زندہ مے مانیم | ورنہ ہجراں نے کند تقصیر

مخلصی فی اللہ پیر ولایت شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد از سلام علیکم ۔ کہ آج میاں عبد اللہ سے معلوم ہوا کہ جناب مائی صاحبہ مرحومہ تغمد اللہ لہا انتقال فرما گئے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ان کو مورد رحمت و مغفرت فرماوے ۔ ہر روز بلا ناغہ آنکے روح کو ارسال ہدایا و تحائف کلام سے مسرور کیا کریں ۔ میں بیمار ہو گیا تھا ۔ بوجہ غلبہ یبوست جائے ویدم کہ مدۃ العمر ندیدام اب بفضلہ تعالےٰ اچھا ہوں ۔ اللہ تعالےٰ آئندہ خیریت کرے والسلام

البد الملتجی والمشتکے الی اللہ المدعو امہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی فی اللہ حکیم اللہ دین صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ باعث تحریر آنکہ حامل رقعہ ہذا اخلص مولوی کمال الدین آپ کی خدمت میں بغرض علاج حاضر ہوگے ہیں ان کا علاج حتی الوسع کوشش کیساتھ فرمائیں یہ شخص ہمارے مخلصوں میں سے ہے ۔ والسلام ۔

مکتوب ۳۸ مجبی و مخلصی مولوی غلام محمد حفظک اللہ تعالےٰ و رزقک موجبات رضائہٖ ولقائہٖ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعویذ کے متعلق میں نے کوئی حکم نہیں دیا۔ مولویصاحب اسماء ذیل ۳۰۰ مرتبہ رات کو پڑھکر دعا مانگا کریں۔ یا سبوح یا قدوس یا غفور یا ودود۔ والسلام

(داعی الی الخیر مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

مکتوب ۳۹ ۷ شوال المکرم حامداً و مصلیاً

مکرمی و معظمی جناب مولوی محمد عمرالدین صاحب دامت عنایاتکم وحفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بر وثوق اہل وداد (المحب فی اللہ) چونکہ مخلص ۷ بجے صبح کا وقت تھا۔ حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی اپنے شغل میں تھے۔ حافظ قوال کا بیان ہے کہ میں غزل کہہ رہا تھا۔ جب میں نے یہ شعر پڑھا۔

جفا کم کن کہ فردا روز محشر بروئے عاشقاں شرمندہ باشی

تو حضرت مد اللہ ظلہ العالی نے ہاتھ مبارک سے منع فرمایا۔ کہ اسطرح مت کہو کیا اب تک کسی نے یہ غلطی نہیں نکالی بلکہ یوں کہو۔

بجنت اصطفاء تا زندہ باشی بلوح حمد بردارندہ باشی

اس واسطے کہ پہلے تو خود شاعر نے کہا ہے۔

بملک دلبری پائندہ باشی بخوبی ہمچوں ماہ تابندہ باشی

پھر یہ شعر کیسے مناسب ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ کتاب انوار قادریہ از حضور پرنور عالیجناب سراج السالکین۔ زبدۃ العاشقین فخر الاسلام والمسلمین زیب گلزار مصطفوی زینت چمن مرتضوی شمس العلماء اسلام آیتہ من آیات اللہ حضرت مولوی حاجی پیر مہر علیشاہ صاحب

سجادہ نشین گولڑہ شریف

گیلانی قادری چشتی سجادہ نشین گولڑہ شریف ادام اللہ فیوضہم۔

الحمد للہ رب العلمین اولاً واٰخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً وعلیہ ظاہراً وعلٰی اہل بیتہ وعترتہ الطاہرین واصحابہ طرّاً والذین اتبعوہم باحسان الٰی یوم الدین والذین

اما بعد رسالہ انوار قادریہ میرے ملاحظہ سے گذرا علاوہ حسن مضامین کے بوجہ ذکر سادات کرام علیہم الرضوان طرز بیان وعبارت عام فہم کی رو سے بھی ناظرین اہل اسلام کے لئے عموماً ومعتقدین وثائقین سلسلہ عالیہ قادریہ کے لئے خصوصاً میری ناقص میں مفید عام وموجب خیر وبرکت ثابت ہوا ہے۔ جزی المصنف ربہ عن ناظریھا

چونکہ رسالہ ہذا بوجہ اشتمال بر ذکر آں محو در شہود ذات ومنبع نفحات صفات آں قائل قدمی ہذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ آں مبرا از التفات بما سوی اللہ آں غوث اہالیان ارض وسما آں وارث اسرار وعلوم جدیہ فاوحی الٰی عبدہ ما اوحی آں مرکز ونقطہ جنبیہ دائرہ وجود محبوب ربانی امام الثقلین محی الدین سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ،، اس قابل نہیں کہ بعض دیگر رسائل ومصنفات کی مانند صرف معمولی تقریظ پر اکتفا کیا جاوے لہذا تیمناً وتبرکاً فوائد قلائد دور روعرر ذیل سے محلی وموشح کرنا اس کا غیر مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ آپ کا سچا اور پاک فرمان ذیل سکر یا یہ قدمی میرا ہر ولی کی گردن پر ہے۔ از قبیل شطحیات نہیں جیسا کہ کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ سے ایسے دعاوی کیا کرتے ہیں۔ بلکہ مقام صحو در مقامات تمکین میں بوجہ مامور ہو چکنے ایسا فرمایا گیا ہے۔ بوجوہ متعددہ

(ا) اگر یہ فرمان امر خداوندی کی تعمیل نہ ہوتا۔ بلکہ معاذ اللہ کم حوصلگی کے باعث صادر ہوتا۔ جیسا کہ بعض متصوفین موجودہ زمانے کا خیال ہے۔ تو پھر ان کا سر اصنام غیر وغیریت آں صاحب جام وحدت واحدیت آں مرکز دائرہ پرکار وجود آں مبسط تجلیات وانوار شہود آں گوئے از ہمہ بردہ در تہ پرستی قطب الوحدہ خواجہ خواجگان معین الحق والدین چشتی رضی اللہ تعالٰی بروقت صدور فرمان عالی سب سے پہلے سر تسلیم خم نہ فرماتے۔

(ب) بوجہ کمال اتباع محمدی صلعم مثل قول علیہ السلام انا سید ولد ادم وبیدی لواء الحمد یوم القیٰمۃ وغیرہ وغیرہ یہ فرمان صادر ہوا۔

(ج) آپ ایسے اقوال کے صدور کا منشا قول ذیل سے بیان کرتے ہیں۔ وما قلت قولی ھذا والا وقد

قبل لی۔ پہلے میں از خود ایسی بات نہیں کہتا ہوں۔ بلکہ من جانب اللہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایسا کہہ

(د) رئیس المکاشفین شیخ اکبر قدس سرہٗ۔ فتوحات کے باب ۳ میں بعد ذکر اقسام اولیاء اللہ فرماتے ہیں

ومنہم رضی اللہ عنہم۔ رجل واحد وقد تکون امرءۃ فی کل زمان آیتہ۔ ردٰ

ھو القاھر فوق عبادہ لہ الاستطالۃ علیٰ کل شیئ سوا اللہ شہم۔ شجاع مقدام کثیر

الدعویٰ بحق یقول حقا ویحکم عدلا کان صاحب ھذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی

ببغداد کانت لہ الصولۃ والاستطالۃ بحق علی الخلق کان کبیر الشان) یعنی اولیاء

میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے۔ کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے۔ اور

پُرزور دعاوی کرتا ہے۔ مگر اس کا دعوے اور اس کا بول بالا سچا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی حکم اس کا بھی عدل

و انصاف سے ہوتا ہے۔ اس مقام کے صاحب بغداد میں عالیجناب شیخ ہمارے عبد القادر جیلی گویا آیتہ وھو القاھر

فوق عبادہ کا مظہر تھے۔ اسی باب ۳ میں لکھتے ہیں۔ کہ محمد اوانی المعروف بابن قائد افراد میں سے تھے

اولیاء افراد وہ ہوتے ہیں کہ جو خضر علیہ السلام کیطرح دائرہ قطب سے خارج ہوں۔ عالیجناب غوث پاک

قدس سرہٗ محمد اوانی مذکور کے بارہ میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ اولیاء افراد سے ہے اور یہ محمد اوانی غوث

پاک کے اصحاب و خدام میں سے تھے۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ کی تصریح ہذا سے نتائج ذیل ثابت

ہوئے

(۱) عالیجناب نہ صرف مقام غوثیہ کے مالک تھے۔ بلکہ اس سے بالاتر تھے۔

(۲) آپ ہر شے پر سوائے خدائے عزوجل کے غالب و متصرف تھے۔

(۳) ایسا شخص لاف زن و کم ظرف نہیں ہوتا۔ بلکہ سچا اور صاحب تمکین ہوا کرتا ہے۔

(۴) ہر زمانہ میں ایسا ولی ہونا چاہیے اسی باب میں ہے۔ وہ عبارت جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہی
مگر خوف طوالت کیوجہ سے نقل نہیں کیگئی

(۵) حضرت شیخ کے زمانے میں اس تصرف کا مالک حسب تصریح شیخ رضی اللہ عنہ ایک ولی تھا۔ مگر

اسی باب میں لکھتے ہیں کہ گو یہ ولی مقام وھو القاھر فوق عبادہ میں ہے۔ لیکن شیخنا عبد القادر رضی اللہ عنہ

میں علاوہ مقام ہذا کے اور وجوہ فضیلت بھی موجود تھے۔ چنانچہ سیدنا عبدالقادر و سیدنا خواجہ نظام الدین
ہر دو مقام محبوبیت میں شریک ہیں۔ مگر حسب تصریح حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی حضرت خواجہ
نظام الدین محبوب الٰہی دہلوی سیدنا عبدالقادر سے مستفید ہیں۔ (نظام القلوب ملاحظہ ہو) اور نیز محبوبیۃ
قادریہ عالمگیر ہے۔ اور محبوبیۃ نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی رہا۔ لفظ سبحانی والٰہی سو مقام جذب
و محبوبیت سے جیسا تناسب کہ لفظ سبحان کو ہے۔ لفظ الٰہ کو نہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ سُبحَانَ
الَّذِیْ اَسرٰی بِعَبدِہٖ لَیلًا اور نہ لفظ الٰہ ذات بحت پر دال ہے۔ بلکہ سبحان کہ رتبۂ ذات کا نام ہے
(فتوحات کی شرح فصوص ملاحظہ ہوں) حضرت مجدد الف ثانی دوسرے جلد کے آخری مکتوب میں حضور غوث اعظم
کے بارے میں فرماتے ہیں۔ وصول فیوض و برکات دریں راہ بھر کہ باشد از اقطاب و نجبا بتوسط شریف او
مفہوم می شود۔ چہ ایں مرکز غیر اور ایسر نشد الخ۔ اس موقعہ پر برائے فائدہ مندرجہ ذیل سوالات و جوابات
بھی درج کئے جاتے ہیں۔

سوال:۔ لفظ ولی اللہ اصحاب کرام پر بھی بدلیل قولہ تعالیٰ اللہ ولی الذین اٰمنوا و سائر آیات قرآنیہ
بولا جاسکتا ہے۔ تو حسب قول مذکور چاہیے۔ کہ آپ کا قدم اصحاب کرام کی گردن پر بھی ہو۔ حالانکہ یہ مسلم امر ہے
کہ کوئی ولی خواہ کیسا ہی کامل ہو صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

جواب:۔ متاخرین کے عرف و محاورہ میں ولی اللہ ماسوئی صحابی پر بولا جاتا ہے۔ سوال عبارۃ فتوحات
مسطورہ بالا سے یعنے لہ الاستطالۃ علےٰ کُلِّ شیئٍ سوی اللہ پایا جاتا ہے۔ کہ ایسے ولی کا تصرف
انبیاء علیہم السلام پر بھی ہوتا ہے۔

جواب:۔ عالیجناب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا زمانہ انبیاء کا زمانہ نہ تھا۔

سوال:۔ لفظ (فی کُلِّ زمان) مندرج عبارت فتوحات مسطورہ بالا سے پایا جاتا ہے۔ کہ انبیاء
علیہم السلام کے زمانہ میں بھی ایسے ولی کا ہونا۔ واقعی امر ہے۔ اور نیز اسی باب میں قبل از عبارۃ مذکور حضرت
شیخ تصریح فرماتے ہیں۔ کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار انبیاء باجسامہم زندہ ہیں۔

جواب:۔ مفضول کا تصرف فاضل پر مشکل تصرف جبرائیل بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی اور مسلم شدہ امر ہے۔ کیونکہ

بوجہ تخالف فیما بین وجوہ تفضیلت استعداد مندرجہ سوال بخوبی مندفع ہوسکتا ہے وہی آخری مجددی

مکتوب شریف ملاحظہ ہو

چنانچہ عالیجناب رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ خضنا بحرا لم یقف علےٰ ساحلہ الانبیاء یعنے ہم ایسے

دریا میں ڈوبے ہیں۔ کہ جس کے کنارے پر انبیاء علیہم السلام کو کھڑا ہونا نصیب نہیں ہوا بحرہ دربار سے مراد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنے ہم کو بوجہ کمال اتباع ظاہری و باطنی شریعت وطریقت ذات پاک

محمدی میں کامل فنا حاصل ہے۔ بخلاف سائر انبیاء علیہم السلام کردہ اپنی اپنی شرائع میں رنگین ہونے

کے باعث اس فنا کامل سے عاری ہیں۔

سوال۔ عیسٰی ابن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حسب احادیث صحیحہ بعد النزول شرع محمدی کے

پابند ہونگے۔ لہذا کامل فناء کے مستحق ہوئے۔ اور عالیجناب کے فرمان مذکور لم یقف علےٰ

ساحلہ الانبیاء سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ کسی پیغمبر کو ذات محمدی میں فناء ظاہری و باطنی نہ ہوگی۔

جواب۔ فرمان مذکور کا مطلب یہ ہے کہ میرے قول ہذا سے پہلے کسی نبی کو بحر ذات محمدی میں فناء

کامل واتباع شرع محمدی حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ لم یقف میں کلمہ لم مضارع پر ماضی منفی کا معنی دیتا ہے۔

بنا بریں اگر بعد اس فرمان کے قرب قیامت میں عیسٰے علیہ السلام کو اتباع شرع محمدی میں فنا کامل حاصل

ہو۔ تو مخالف قول مذکور نہ ہوگا۔ والحمد للہ اولاً واٰخراً والصلوٰۃ والسلام علیہ ظاہراً و باطناً

العبد مہر و محبت کا بندہ علی کا نام لیوا شاہ جیلان واجمیر کا حلقہ بگوش

از گولڑہ بقلم خود۔ ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ

کلام الملوک ملوک الکلام

یعنی خلاصہ تقریر علامۂ زمان آیۃ من آیات الرحمٰن شمس ہدایت مہر ولایت سیدنا و مقتدانا حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب مسند آرائے گولڑہ شریف لازال نیر قلوبنا بعلومہ ولقر عیوننا بمنطوقہ ومفہومہ و لازالت اشعتہ علیہ لستنیر منہا کل فاضل نبیل۔ جو حضرت ممدوح الشان نے محرم ۱۳۳۱ھ میں بوقت معاودت از زیارت حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ انجمن نعمانیہ لاہور کے پچیسویں سالانہ جلسہ میں منتظمین کی التجا پر مشاہیر علمائے کرام کے سامنے فرمائی اور بندہ حلقہ بگوش بارگاہ نے برائے افادہ و استفاضہ اہل علم و عرفان طبع کرا کر حضور کی مصنفہ کتاب ہذا کیساتھ شامل کر دی۔ (حبیب اللہ عفی عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سُبْحَانَ مَنْ ھوالاول والاخر والظاھر والباطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شیئٍ علیم۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من انزل فیہ عزیز علیہ مَا عَنِتُّمْ حریصٌ علیکُمْ بالمؤمنین رَءُوفٌ رحِیم۔ وَعلیٰ اھل بیتہ وعترتہ المطھرین بتطھیرہ واصحابہ وَ احبابہ الذین معہ اشداءُ عَلَی الکفار رُحَمَاءُ بینھم الفائزۃ منہ بفضل جیبہ وعلیھم عمیم فاولیتہ فی اخریتہ واخریتہ فی اولیتہ کما ان ظھورہ فی بطونہ وبطونہ فی ظھورہ لیثتنا الثبوتیۃ فی قولہ اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن وموجودیتہ بقولہ فیکون ذواتنا مع مکامن استعدادتھا فی الحضرۃ العلمیۃ خزائنہ وفیضہ الاقدس کما ان وجوداتنا مع لواحقھا فی عرصۃ العین المکتسی کساءً وما ننزلہٗ الا بقدر معلوم فیضہ المقدس منا علینا لامنہ کما ان منہ لا منا ما لنا واول ظھوراتہ حین الرحمٰن علی العرش استویٰ ثانی شیوناتہ المبشر بما ارسلناک اِلّا رحمۃ للعالمین کما ان اخر رحماتہ اذ ما یشفع عندہٗ اِلّا باذنہٖ اول اذناتہ فھو صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نورہٖ کما ان اٰخر بخاتم النبیین ظھورہ ومن ھنا امتنع مثلہ ونظیرہ فان الاول لیس بثان وکما ان الثانی لیس باول

فامتناع شریک الباری عز اسمہ من ذاتہ کما ان عدم امکان نظیرہ صلعم من حیث بعض صفاتہ وظاہر ان المقدورات غیر محیطۃ بالمعلومات فاتضح الامر باوضح الدلالات بغیر مدخل مسالۃ امکان الکذب وامتناعہ - اللھم ارنا حقائق الاشیاء کما ھی -

حمد بے حد اس رب کریم ورحمان ورحیم کے لئے کہ جس نے بعد الوجود ہم کو اشرف مطالب وافضل مراغب یعنے علم وہبیات وانظہار فضیلت سے بقولہ تعالے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون وقولہ تعالی وما یعقلھا الا العالمون وقولہ تعالی - انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء و قولہ تعالی فی ایحائہ لابراھیم علیہ السلام انی علیم احب کل علیم ممتاز فرمایا - اور درود بے حد اس رؤف ورحیم پر کہ جس نے اپنی مجسمہ رحمت ورافت اور مکملہ عنایت وشفقت سے بقولہ علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنا کم رجلا اس میں شک نہیں کہ شرف صفت بحسب شرف موصوف ہوا کرتا ہے - اور علم مقابل جہل چونکہ صفات الہیہ واجبیہ سے ہے - لہذا فضیلت علمی پر کوئی برہان قائم کرنیکی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - حسن وقبح اشیاء شرعی ہو یا عقلی بہر کیف بیان مذکور بنا بر مسلک ہر دو فریق اہل نقل وعقل علمی فضیلت کے لئے کافی ثبوت ہے - چونکہ جمیع علوم کا احاطہ خارج از قدرۃ عبد ونا ممکن ہے - لہذا اہم العلوم ومہتم بالشان علم یعنے علم دین کیطرف توجہ اولا ضرور یات میں سے سمجھی جاتی ہے - چونکہ اس اشرف الانواع مہجور الوطن حضرت انسان کا اپنے اصل تک رسائی کا یہی ذریعہ ہوسکتا ہے - نہ علوم عقلیہ محضہ مثلاً مبداء فیاض حق سبحانہ وتعالے نے اس غریب مسافر سب سے پسماندہ ومہجور تر کو وطن اصلی میں پہنچنے کے لئے ہدایت فرمائی سکہ خبردار کہاں تو اور کہاں ہیں کہاں ہستی اور کجا نیستی نابود کو کیا مجال ہے کہ بالذات خود کچھ دکھا سکے یا حق معمولی ادا کر سکے - وہ خود ناچیز ہے بغیر امداد وتوفیق ہماری کیا کرسکتا ہے - اگر کچھ توفیق خداداد کے بعد تم سے ہوسکے - تو صرف اپنی کارروائی کو اکیلا ہر ایک شخص عابد حضرت سلطان یعنی ہماری عالیجناب میں مت پیش کرنا - کیونکہ ناقص اور ردی متاع بالذات خود در علیحدگی اس قابل نہیں ہوتا کہ حضرت سلطان میں پیش کیا جائے

البتہ عیب پوشی کا ہم ہی تجھے ایک آسان رستہ بتاتے ہیں۔ اس معیوب اور ردی رخت اپنے کو در ضمن جید وعمدہ متاعون اور رختوں کے ہمارے پیش کر دیعنی اپنی ردی اور ناقصہ عبادت وبندگی کو انبیاء واولیاء وملائکہ کی عبادات میں شامل کر کر بصیغہ جمع ایاک نعبد وایاک نستعین عرض کرو۔

ہماری شریعت منزلتہ کا مسئلہ ہے کہ جب اجناس مختلفہ کو ایک عقد میں بیع کیا جاوے اور پھر بعض اشیاء کا عیب ظاہر ہو۔ تو اس صورت میں مشتری یا ساری چیزوں کو واپس کرے یا سب کو رکھ لے نہ یہ کہ ردی کو واپس کرے۔ اور اچھی کو رکھ لے۔ جب بندے کے حق میں ہماری شریعت صرف ردی اور معیوب کے واپس کرنیکا فیصلہ نہیں دیتی۔ تو سلطان الکل ومولی الکل کی شان خداوندی سے زیبا نہیں کہ ردی عبادت کو واپس کیا جاوے۔ بلکہ یہی زیبا ہوگا کہ سب کو منظور کیا جاوے۔

حضرات سامعین یہ ایک تمثیل بطور مشت نمونہ خروارے از ہزار صرف اس غرض کے لئے پیش خدمت کردیگئی ہے۔ کہ یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ بغیر علم دین وتعلیم شارع ایسے رستے کا معلوم کرلینا کہ جس سے اپنے خالق کی رضا حاصل کیجائے۔ یا وطن اصلی تک پہنچا جائے ناممکن ہے۔ بغیر علم کے انسان گویا مردہ ہوتا ہے۔ ولنعم ما قیل

وفی الجهل قبل الموت موت لاهله — فاجسامهم قبل القبور قبور
وان امرءً لم یحی بالعلم میت — فلیس له حتی النشور نشور

یعنے جاہل مرنے سے پہلے مردہ ہے۔ جہال کے اجسام گویا قبریں ہیں ظاہری قبور سے پہلے اگر شخص علمی حیات سے بے بہرہ ہے تو وہ مردہ ہے نہ زندہ قیامت تک وہ مردہ ہی ہے۔

دینی علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔ قال اللہ تعالی فلولا نفر من کل فرقۃ منهم طائفۃ لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون

عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو مجلس مجلس اہل ذکر ومجلس تعلیم وتعلم کو ملاحظہ فرمائے پر ہر دو مجلس کے اہل پر خوشنودی ظاہر فرمائی اور سلسلہ تعلیم والے گروہ کو ذاکرین

ترجیح دی اور فرمایا۔ کہ انما بعثت معلما میں بحیثیت و منصب معلمی مبعوث ہوا ہوں۔ اور گروہ اہل علم کو شرف شمولیت بخشا اور اُنکے پاس جلوس فرمایا۔

یونس ابن میسرہ سے مروی ہے۔ کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الخیر عادۃ والشر لجاجۃ ومن یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین والیضاً خیار اُمتی علماءھا وخیار علمائھا فقھائھا۔

بہترین امت علماء ہیں اور علماء سے برگزیدہ اہل الفقاہتہ وفہم ہیں۔ آیت مذکور وحدیث ہذا سے ثابت ہوا۔ کہ اہل قرآن واہل حدیث میں سے برگزیدہ گروہ اہل فقاہتہ وفقہا کرام کا ہے۔ یعنی جن کو قرآن وحدیث میں سمجھ وفقاہتہ ہو۔ بخلاف خیال اہل زمانہ موجودہ کے کہ فقہا کو مقابل اہل قرآن وحدیث ٹھیراتے ہیں۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا التفقہ فی الدین حق علیٰ کل مسلم الا تعلموا وتعلموا وعلموا وتفقھوا ولا تموتوا جھالاً ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ما عبد اللہ بشیئٍ افضل من فقہٍ فی الدین فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ولکل شیئ عماد وعماد الدین الفقہ والیضاً العلماء ورثۃ الانبیاء والیضاً للانبیاء علی العلماء فضل درجتین وللعلماء علی الشھداء فضل درجۃ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ العلم خیر من المال العلم یحرسك وانت تحرس المال العلم حاکم علیك والمال محکوم علیہ مات خزان المال وبقي خزائن العلم اعیانھم مفقودۃ واشخاصھم فی القلوب موجودۃ طالب علم دینی کا شان قولہ علیہ السلام ان الملائکۃ لتضع اجنحتھا لطالب العلم رضی بما یطلب۔ طلباء کو فن کتابت سے کافی حصہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ قولہ علیہ الصلوۃ والسلام قیدوا العلم بالکتاب والیضاً استعمل یدك۔ کاتب کو اشکال حروف کی درستی اور ضبط بالنقطہ محل اشتباہ میں ضروری ہے بروایت مختلفہ ثابت ہے کہ عربی زبان میں پہلا کاتب آدم علیہ السلام اور بعد طوفان اسمٰعیل علیہ السلام

عروہ ابن زبیر فرماتے ہیں کہ پہلے کاتب متقدمین میں سے وہ لوگ تھے جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت یہ لوگ مدین کے بادشاہ تھے اشکال

حروف کو سمولی نظر سے دیکھنا نہ چاہیئے۔ یہی اشکال الفاظ پر اور الفاظ معانی پر اور معانی امر مجمل بسیط باطن پر

دال ہے۔ اور وہی امر بسیط باطنی معانی بعد ازاں الفاظ بعد ازاں اشکال و نقوش سے ظاہر ہو رہا ہے۔ گویا

عالم نقوش والفاظ و معانی شکثرہ میں اُسی کا ظہور ہے۔ جس کا جلوہ گاہ باقی عوالم ہیں۔

بنظر اعتبار و تدبر جس عالم کو دیکھا جاوے ھوالاوّل۔ ھوالاٰخر۔ ھوالظاھر۔ ھوالباطن

کا ورس ہو رہا ہے۔ عارفے فرمودے

نخستیں بادہ کاندر جام کردند ۔۔۔ ز چشم عکس آں گلفام کردند

اسپیر ناجا یقین بہر آنکہ غیرش نیست موجود ۔۔۔ بجز و آغاز و ہم انجام کردند

حضرات طلباء! آپ صاحبان میں سے کسی صاحب کو اگر جذبہ ازلی نے یہاں تک رسائی نصیب

فرمائی۔ تو پھر طبعاً خود بھی یاد رہیں کہ پہلے سوال من جملہ سوالات مندرجہ رسالہ فتوحات صمدیہ متعلق لمیتہ

بجز و

ترتیب حروف تہجی ا۔ ب۔ ت الخ کا جواب منکشف ہو جائیگا۔ جملہ اہلِ اسلام پر بدلیل قولہٗ تعالیٰ للفقراء

علم

الذین احصروا فی سبیل اللہ۔ طلباء دینی بما یتعلق بہ کی خدمت حسب توفیق واجب ہے۔ آخری

معروض بحضرت طلباء۔ آپ صاحبان نے حدیث شریف انما الاعمال بالنیات کو بخوبی سمجھا ہوا ہے۔

اس کی تعمیل نہایت ضروری سمجھیں۔ مبادا کہ خدانخواستہ فاسدیت اجدل مراء منہی فی الاحادیث

کیوجہ سے اس عروۂ تقوی و ربوہ بلیہ سے گر جاویں اور بجائے حصول مرضاتِ خدا اور رسول مورد سخط و غضب

ہو جاویں۔ والسلام

الراقم کمینہ ترین خلق اللہ خادم علماء و فقراء عبدالمذنب امید وار دعا اصحاب والاصغار المدعو

بہر علیشاہ گولڑوی حال وارد لاہور۔ بر مکان محبی و مخلصی فی اللہ برخوردار غلام محمد

کوٹھیکدار ۱۹ محرم ۱۳۲۱ھ

بیت

خیز تا از درِ مے خانہ کشادی طلبیم ۔۔۔ بر درِ دوست نشینیم مرادے طلبیم

اشک آلودۂ ما گرچہ رواں است ولے ۔۔۔ بر رسالت سوئے آں پاک نہادے طلبیم

مکرمی و معظمی!

تسلیم۔ یاد فرمائی کا شکریہ اس طرح سے جس طرح سچے طالب کو بصورت محویت ہونا چاہیئے قبول ہوئی
اشعار کی جرأت اور حسب موقعہ تحریر کی صد دل قربان۔ ایک دلی خواہش کا اظہار انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ ذالحج کو
صبح کو بروز دوشنبہ بشرطیکہ غرہ جمعہ ہو۔ اور ۱۷ کو اگر شنبہ ہو دریا خاں کے اسٹیشن پر موجود ہوں گا۔ امیدوار
ہوں۔ کہ ذاتِ عالی جو کہ مجسم تفریح دائمی ہیں۔ مفرح روح رواں ہونگی۔ کہ تاریخ انعقاد نکاح شب جمعہ یا خمیس ہوگا۔
چونکہ فقیر دنیاوی رسوم کے خسلو ما کا مشتاق نہیں۔ صرف گیری نفرماویں گے کہ پراگندہ خاطر پراگندہ دل
ہوں۔ زیادہ بجز تاکید عرض کیا لکھوں۔

صاحبزادہ عالی وقار کو دعا ترقی مدارج سب سے خصوصاً مولوی گوہر علی صاحب سے نیاز تسلیم برخوردار سے

نیاز الراقم آپ کا محمود

برید بادِ صبا دوشم آگاہی آورد ۔۔۔ کہ روزِ محنتِ غم رو بکوتہی آورد

بمطربانِ صبوحی دہیم جامۂ چاک ۔۔۔ بایں نوید کہ بادِ سحرگہی آورد

سیدی و سندی اعلاک اللہ احیاک مع اللحمۃ حیوۃً طیبۃ۔ تسلیم تسلیم تسلیم
برغم رقیباں اجازت بخشی کہ بلا یابی محفل حسب ارشاد ہزار ہزار شکر تعمیل ارشاد کمر بستہ ایم۔

عشق تو برنوشت من۔ ہر رخت سرشت من۔ خاکِ درت بہشت من۔ راحتِ من رضائے تو۔ ازیں حاضری
وازیں غیر حاضری آنچہ بر نیاز مند شمارفتہ و بخواہد رفت شنید باشند۔ و ذرحا خنوند۔ خیر مصرع۔

مراعات صد کن برائے یکے ۔۔۔ ملول گشتہ ایم از نفس

درستگاں قال و مقال عالم میکشم از برائے تو ۔۔۔ بہ اسٹیشن دریا خاں مجاز شدیم

بیت

نفس اں کہ نرگسِ مخمور شوخ شہر آشوب　　نظر بہ دردکشاں از سرِ حقارت کرد

والا توستہ مقدسہ رسیدہ قدم خدام بوسی را عازم جازم بودم۔ نی نی عمداً غلط گفتم بلکہ یقین کہ نرگسِ مخمور شوخ شہر آشوب۔ نظر بہ دردکشاں از سرِ عنایت کرد۔ صاحبزادہ اطال اللہ عمرہٗ و اتم قدرہٗ کیخدمت میں نیاز خصوصاً مولوی علی گوہر صاحب کیخدمت میں نیاز تسلیم۔

از تونسہ، بجے کا وقت ربیع الثانی۔

منم کہ توبنفس ے زنم زہی خجلت　　مگر تو عفو کنی ورنہ چیست عذر گناہ

ملجائی و رجائی زاد عنایتکم۔　　وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جناب جسقدر بغرض عزت بخشی این عاصی لبفارش فیاض طبع مبارک قلم مجسم کرم کو ہدایت فرماتے ہیں موجب شکستگی نگاہ این پُر از گناہ ہوتا ہے۔ کہ اپنے آپکو خالی از اوصاف مندرجہ پاتا ہوں۔ دُعا فرماویں۔ کہ رب رحیم محض اپنے فیض ذاتی سے بحال این خاکسار رحم فرماکر توبہ نصیب کرے۔ آمین۔ شوقِ ملاقات نے بے چین کررکھا ہے۔ اور یقین ہے کہ طرفین کو تاثیر ہو گی۔ مگر مختار اور مجبور کے درمیان تفاوت معلوم۔ مجبوری ظاہری باطنی جناب سے مخفی نہیں۔ آئندہ مالک۔ میں ہوں آپکا محمود۔

بصاحبزادہ والا قدر عمر دراز دعوات ترقی مدارج بجمیع خدام خصوصاً مولوی صاحبان سلام تسلیمات از برخوردار احمد نیاز از عبداللہ شاہ تسلیمات از نیاز مند منشی نیاز علی اں۔ از مکرمان بندہ جناب مولوی صاحب نیاز باقی فقرا سے نیاز

حضرتی و مولائی عم فیضکم وزاد عنایتکم۔

تسلیم و نیاز۔ عالیجناب میں حاضری کے لئے اجازت و اعزاز بخشی کا شکریہ۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ غریب نوازا

نہ دوری دلیل صبوری بود　　کہ بسیار دوری ضروری بود

کے مطابق نیاز مند بھی معذور و مقصر رہا۔ ہاں بیشک حسب اشعار ذیل کسی قدر سہارے نے بھی تھام رکھا ہے۔

ماللنوی ذنب ومن اهوی معی — ان غاب عن انسان عینی فهو فی

قال الاخر

وَمِنْ عجبٍ انی ارید لقائهم — واسألهم عنهم دائی وهم معی

وتطلبهم عینی وهم سوادها — ویشتاق هم قلبی وهم بین اضلع

وصل میں ہجر اور ہجر میں وصل کی وجہ سے عمر ایسی کشمکش میں بے چینی سے گذری

وما فی الارض اشقی من محب — وان وجد الهوی حلو المذاق

نیشکوا ان نأو شوقا الیهم — ویشکوا ان دنو خوف الفراق

محض کاملہ عنایت اور محبہ نجابت کا اقتضا ہے کہ ایسے ناکاروں نام لیوں کو بھی اسی عالیجناب میں شرف یادآوری حاصل ہے۔ ورنہ لسان حال تو عرصہ ۲۲ سال سے جو وقت سے آپ حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں پاکپتن شریف لائے ہوئے تھے بمضمون ذیل ذاکر رہی اور ہے اور ہوگی ؎

یا ساوتی هل یخطرن ببالکم — من لیس یخطر غیرکم فی باله

حاشا کم ان تغفلوا عن حال من — هو غافل فی حبکم عن حاله

بحیاتکم ان کان غیری یکتفی بوصاله — فانا الذی لا اکتفی الخ بعینہٖ

؎ جیتے رہیں تو آن ملیں گے درس پاویں گے اس نگری۔ دعا فرماویں عوائق سے فارغ ہو کر جلدی قدم بوس ہوں۔ بخدمت حضرتی و مولائی جناب صاحبزادہ احمد صاحب اطال اللہ عمرہٗ تسلیم و نیاز کے بعد گستاخی مشغولی بعلم سب سے سب کو نیاز والباقی عند التلاقی جناب کا خاکبوس سیال شریف میں متواترہ عنایت نامجات کی وجہ سے غلام صرف تین چار روز کے لئے حاضری کا ارادہ رکھتا ہے۔ واپسی پر جہلم کرنیکا ارادہ ہے۔ تسلیم تسلیم تسلیم

معظمی ومکرمی دامت عنایاتکم وحفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم ونیاز۔ مولوی حامد صاحب کا خط باجوڑ سے میرے پاس بھی مشتملبر خبر خیریت پہنچا ہے چنانچہ مولوی احمد صاحب کے پاس پہنچا ہے۔ مولوی احمد صاحب کے مطالبہ پروہ آنا چاہیں تو آسکتے ہیں۔ نواب صاحب کی جانب سے روکاوٹ کسیطرح کی نہیں۔ یہی مضمون میں نے بجواب خط مولوی احمد صاحب انکو لکھوا بھیجا ہے۔ رہا جناب کے عنایت نامہ میں فقرہ مندرجہ ذیل (ذہنی میں ڈال دی) اسی صورت میں مسلم ہو سکتا ہے کہ مخاطب (راقم) کو معاذ اللہ لاپرواہی ہو اور اس کو کسیطرح کا رنج نہ بالذات اور نہ بالواسطہ) نہ ہو اذ لیس فلیس۔

دراصل بات یہ ہے کہ جناب کا نیاز مند اصول مروجہ متبنی علیہا الاحکام سے ناواقف ہے۔ اور ان جنٹلمینوں کا دستِ نگر جو حسب رائی خود کار گرہیں۔ الا مشہ ذمتہ قلیلتا ھذا اھوالوجہ آجکل فصوص درس میں ہے۔ نہایت تھوڑا وقت تدریس کا نکالا جاسکتا ہے۔

اس کے مضامین سے حضرت اعلیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مذاق اور پرواز بقدر استعداد خود معلوم نہ ہو سکتا ہے۔ میں اس پر حضرت سیالوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سُنا تھا۔ کہ کسی عالم نے حضرت اعلےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حافظ علیہ الرحمتہ کے شعر ذیل کا مطلب دریافت کیا تھا ؎

آن تلخوش کہ صوفی ام الخبائث خواند ام الخبائث | اشھیٰ لنا واحلیٰ من قبلتہ العذارٰی ۔ در جواب فرمایا کہ

مصرعہ اول۔ مرتبہ بشرط شئی اور دوسرا مصرع مرتبہ لابشرط شئی میں ہے۔ بس۔ قل ودل اس کو کہتے ہیں ۔ رضی اللہ عنہ وعن مشائخہ ومخلصیہ ومعتقدیہ والیہ۔ دُعا فرماویں کہ او سبحانہٗ وتعالےٰ بطفیل مقبولانِ خویش اپنی طرف متوجہ کرے۔ اور نیاز سب کو ماوجب صاحبزادگان کو تسلیمات ودعوات بقلم خود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً لمن عطف لحواظ ھار فضیلۃ الاسلام۔ عنان بیان المؤلف وحلی باعراب فضل اللہ حواشی لسان المؤلف۔ ومصلیاً ومسلما علی سید المرسلین قائد الغر المحجلین الجامع علم الاولین

والاخرین ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
واھل بیتہا وعترتہا وصحبہ البررۃ اجمعین اما بعدُ

معبود کی شناخت کا اصل ذریعہ | قال اللہ تعالیٰ - وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون

ارباب بصیرت پر ظاہر ہے کہ بغیر معبود کی شناخت کے عبادت متصور نہیں - اور معبود چونکہ دائرہ محسوسات ومعقولات سے وراء الوراء - ثم فتم ہے - بقول حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ

تُو نہ ایں ہستی نہ آں در ذات خویش　　اے برول از وہم ہا واز بیش بیش

لہذا اسکی واقعی شناخت کا طریق حس اور عقل کو بغیر از وحی نہیں کہا جاسکتا -

مقصود اصلی | مندرجہ بالا آیتہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ جن وانس کے پیدا کرنے میں بجز عبادت ومعرفت کوئی امر زیر نظر نہیں رکھا گیا - لہذا ان امور سے بڑھکر کسی اور امر کو نہ تو مقصود اہم اور ان کے مساوی قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ سوائے طریقہ مبینہ انبیاء علیہم السلام کے کسی اور طریق کو موصل الی المقصود کہہ سکتے ہیں -

وجوہ معاش ومکاسب کون سے جائز ہیں - | اس آیتہ کریمہ سے اقتضائے وجوہ معاش اور مکاسب کا پیدا کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے - فان الموقوف علی الموقوف علی شیئ موقوف علی ذالک الشیئ - ہاں اتنا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جو مکاسب و وجوہ معاش مقصود اصلی کے منافی ہوں - یعنی اُن کی مزاولت واستعمال سے عقائد فاسدہ مخالفہ لما جاء بہ الشارع علیہ السلام دلیں مرکوز اور قرار گیر ہوں اُن سے بچنا اہم ترین مقاصد ہے - چہ جائیکہ ان مکاسب و وجوہ معاش کو مقصد اصلی پر فضیلت دیجائے - وما ھذا الا من المخترعات الواھیۃ لعبدۃ البطن

اسلام واہالی اسلام کی موجودہ مسکنت کیوجہ | موجودہ زمانہ میں اسلام اور اہالئے اسلام کی مسکنت اور غربت کی وجہ بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے - قال صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام بدا غریبا وسیعود غریبًا فطوبٰی للغرباء - پس بہرکیف ولامحالہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی نے سچا ہونا ہی ہے - اس پیشگوئی کی معیار صداقت یہ ہے کہ موجودہ مسلمانوں کی طبیعتیں ظاہری اور فانی مال وعزت کیطرف مائل ہوئیں - ولو حصلت بطریق حرام اسلام اور جاودانی عزت کا خیال بالکل جاتا رہا - حتی المقدور للکتب السماویۃ

وراٴئہم ظہریا ولو حملوھا فمثلہم کمثل الحمار یحمل اسفارا

موجودہ ذلت کیوجہ شرک خفی ہے - علمائے اسلام کی ذلت از ماست کہ برماست کی مصداق ہے حق اللہ کو ہم نے چھوڑا - حق العباد اس نے ترک فرمایا - فی الصحیح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئاً وحق العباد علی اللہ ان لا یعذبہم انتہی بمعناہ

اس حدیث میں شیئاً کا لفظ نکرہ ہونیکی وجہ سے شرکِ خفی وجلی دونوں پر حاوی ہے - شرک خفی یعنی اعتماد علی الاسباب سے مومن کو بچنے کی ہدایت کیگئی ہے - اس شرکِ خفی سے بچنے پر ہی وہ مُتّقی کہلانیکا مستحق ہوتا ہے - اور اس کے ساتھ ہی بموجب آیۃ کریمہ وَمَنْ یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب کے وہ مرزوق ہونیکا بھی مستحق ہوتا ہے - اذلیس فلیس - قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم شرک خفی کا بیان بطور مشت نمونہ از خروار کردیا گیا ہے - اور شرکِ جلی کا مفہوم ہر ایک پر ظاہر ہے - اسکی تشریحات کی یہاں پر ضرورت معلوم نہیں ہوتی -

رسالہ مؤلفہ جناب چشتی محرم علی صاحب وفقہ اللہ لما یحب ویرضیٰ - معنون بعنوان "گومگو" اس ہیچ کے ملاحظہ سے گذرا لاریب حقیقت مضامین کے علاوہ جادو بیانی میں عدیم النظیر ہے - برادرانِ اسلام کو لازم ہے کہ رسالہ گومگو کو پڑھیں اور اس کے مضامین پر خوب غور کریں -

اس رسالہ کے پڑھنے سے میرے دل پر جو کیفیت طاری ہوئی - اس کے ترجمانِ اشعار حسب ذیل ہیں -

اللہم وفقنا لما تحب وترضی وصل وسلم وبارک دائماً علی سیدنا محمدن المصطفیٰ

والہ وصحبہ فی الاخرۃ والاولیٰ ۸ شوال المعظم ۱۳۲۶ھ ہجری المقدس

العبد الغنی بہ عمن سواہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ ربہ از گولڑہ

مثنوی حسب ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحبا ای بلبلِ بستانِ چشت ۞ بازگو از گومگوآں سرنوشت

ہر دمم از اسلام والہش این صداست* ۞ ایں بیانِ نیک چشتی را رواست

* خطاب جدید برائے چشتی صاحب ۱۲

فیضیاب از بارگاه احمدی   جرعهٔ بر دہریہ ہم فلسفی

کے مقابل با تو۔ تاند ہمسری   مستمد از سید عبد القادری

نورِ چشمِ مصطفےٰ و مُرتضےٰ   سیدِ حسنی حسینی مہ لقاء

نورِ دیدۂ تاجدارِ انما   مژدۂ از لاتخف وادہ بما

آں سگے کو شد مُقیم کوئے او   شیر نار و تاب دیدن سوئے او

حُبِ دلداری بخواجہ خواجگان[1]   مات فی حُبِ الالہ او را ست شاں

پنجتن رانبدۂ از جان و دل   دہریہ ہم فلسفی پیشت خجل

آفتابستی۔ نہاں در ذرہ   شیرِ نر در پوستینِ برہ

جُرعۂ از فیضِ مستان[2] الست   ریز بر دوں ہمتاں سکانِ پست

قل لھم قولاً بلیغاً لینا   وھم بین بیانا ھینا

پس بفشاں نور بر ظلمانیاں   از غشاوۂ جہل ایشاں را رہاں

کارِ شیراں ہمت و سرگرمی است   کارِ دُوناں حیلہ و بےشرمی است

جودِ حق کردہ ترا مختص بدیں   ذالک فضلِ من الہ العالمین

جد لھم بالنصح والحسن المقال   وار حھم عن عقیدات الضلال

زاں شدی موسوم با محرم علی   مخبری[3] زاں عالمِ سر و خفی

چوں محرم با علی ہم خواندہ اند   از برایت حال نیکو۔ راندہ اند

یعنی ہتک[4] عزت کردہ حرام   آں علی غالب ذو الاحترام

---

[1] حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی [2] یعنی (۱) مولنا مولوی معین الدین (۲) قطب الدین (۳) فرید الدین (۴) نظام الدین۔ (۵) نصیر الدین رحمتہ اللہ علیہ [3] اشارہ بطرف حضرت سلطان العاشقین عارفِ آگاہ حضرت خواجہ مستان شاہ کابلی رحمتہ اللہ علیہ پیر و مرشد چشتی صاحب [4] اشارہ است بآنکہ از مرکب اضافی بحسب اللغت مفہوم مے شود یعنی محرم و واقفِ علی [5] ذات حق جل شانہٗ در مقام جمع قبل از وجود عینی [6] بر تقدیر آنکہ محرم بصیغہ مفعول از تحریم باشد معنی اش حرام کردہ شد ہتکِ عزت او از جانبِ علی ای حق جل و علا۔

از حریم جمع در بیدا فرق | ماندہ مہجور در ظلما فرق

زاں حدیث راہ پر خوں مے کنی | قصہ ہائے عشق مجنوں مے کنی

روح مستاں شاہ است نائی و نیت | میدہی بیروں ومیدہ نائیت

گفتۂ تو گفتہ آں روحت است | گو بظاہر انتسابش سویت است

بالب دمساز خود پیوستہ | از تکلفہائے کُلی رستہ

بلبل بستان چشتی خوش بگو | ہاں وہاں۔ برگو۔ مگو اصلاً بگو

جود محتاج است۔ خواہد طالبے | ہمچناں کہ توبہ خواہد تائبے

جود میجوید۔ گدایان وضعاف | ہمچو خوباں۔ کآئنہ جوید صاف

روئے خوباں زائنہ زیبا شود | روئے احساں از گدا پیدا شود

پس ازیں فرمود حق در والضحےٰ | بانگ کم زن۔ اے محمدؐ بر گدا

چوں گدا۔ آئینہ جود است ہاں | دم بود بر سوئے آئینہ زیاں

فلسفی در ماہی عمرش تیر شد | وانکہ جز ماہی است زاَلتش سیر شد

دہریہ در عیش فانی کور و کر | ماندہ در علم کیانی خیرہ سر

مرغ کاب شور باشد مسکنش | او چہ داند جائے آب روشنش

ایکہ اندر چشمہ شور ست جات | تو چہ دانی شط جیحون وفرات

ای تو نارستہ ازیں فانی رباط | تو چہ دانی صحو و سکر و انبساط

ور بدانی نقلت از اب جد است | پیش تو ایں نام ہا چوں ابجد است

ابجد و ہوز چہ فاش است و پدید | بر ہمہ طفلان و معنی بس بعید

تو چہ دانی سر ایں را اے عمی | چوں ندانی کل شیئٍ فی کل شیئ

۱و۲و۳ از کلام مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ۴ ماھی۔ بمعنے چیست ایں۔ اشتر را بہ نبدند

ساعتے واکن عقالِ بعیر[1] را ‌‌ — بشنو از نئے نالۂ شبگیر را
تا بہ او العقل بہ او بطش شوی ‌‌ — ہم بدو لی یسمع و بدو یبصر شوی
لوحِ محفوظت شود مشہودِ عین ‌‌ — از چہ محفوظ است محفوظی زشین
بینی اندر دلِ علومِ انبیاء ‌‌ — غیر ازیں معقولہا۔ معقولہا
علم تو علمش و علمش علمِ تو ‌‌ — حلم تو حلمش و حلمش حلمِ تو
تو نہ مانَدی چونکہ بس۔ گوگیست ایں ‌‌ — فی مرایا العلم قد ظہر المتین
ایں زمان جان دامنم بر تافت است ‌‌ — بوئے پیراہانِ یوسف یافت است
من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست ‌‌ — شرحِ آں یارے کہ آں را یار نیست
از ہمہ اوہام و تصویرات دور ‌‌ — نور و نور و۔ نور و۔ نور و۔ نور و نور
ایں سخن لاریب حق است ای اخی ‌‌ — وجہہا فی کُلِّ شیئٍ تجتلی
خاصہ در انسان کہ نوعِ آخر است ‌‌ — کونِ او جملہ جہاں را حاضر است
زیں جہت عالمِ صغیرش گشتہ نام ‌‌ — فالعوالم ار بع بنگر تمام
ایں سخن را نیست پایاں اے پسر ‌‌ — باز خواں از گو گمو نغمِ الجبر
کیست نے کو سرایدہ مبدم ‌‌ — من نیم واللہ یارا من نیم
ایں فغان و نالہائے زارِ او ‌‌ — میرود تا صحنِ عرشِ یارِ او
ہمچو نے گشتہ تہی از خویشتن ‌‌ — زار و گریان است از حبِّ وطن
اوست فانی از خود و باقی بحق ‌‌ — من رآہ فقد رای ربَّ الفلق
بیندش چشمے کہ دیدہ از غیر دوخت ‌‌ — مطمحش لا غیرِ الاّ روئے دوست
دیدنِ چشمِ محمد از شقی ‌‌ — کے بود چوں دیدِ بوبکر و علی[2]

له یعنی این عقل که ما گفته ایم [illegible] ساز عقال البعیر [illegible] که آں را از [illegible]

ل[1] ای من حیث الاسماء والصفات۔ عارفے فرمود است سے خواہی کہ خدا بینی در چہرۂ من بنگر
من آئینۂ اویم او نیست جدا از من

گفت لیلے را خلیفہ کاں توئی ۔ کز تو مجنوں شد پریشان و غوی

از دگر خوباں تو افزوں نیستی ۔ گفت خامش چوں تو مجنوں نیستی

دیدۂ مجنوں اگر بودے ترا ۔ ہر دو عالم بے خطر بودے ترا

چیست دانی چہرۂ زیبائے دوست ۔ دیدِ حق را آئینہ گویم نہ اوست

بالبِ دمسازِ خود جفت است او ۔ زاں چو نے لبس گفتنی گفت است اوست

ہمراو نائی است او جز نے نیست ۔ شور ہائے ہوئے او بے وے نیست

گفتۂ نے گفتۂ نائی بود ۔ گو ظہورش از دہانِ نے شود

نے کہ ہنگامِ حکایت بر دہد ۔ از جدائیہا شکایت مے کند

کز مقامِ وحدتم رانیدہ اند ۔ زاں زشورم مرد و زن نالیدہ اند

گردہ ام جبروت اسماء را عبور ۔ عالمِ ملکوت را کردم مرور

گشتہ ناسوت آخر ایں منزل مرا ۔ زیں جدائی ہا جگر خوں شد مرا

چوں نگریم در فراقش سربسر ۔ نیست در عالم ز من مہجور تر

در حریمِ وصلِ بادشاہِ وجود ۔ خفتہ بودم ہجر را رہ نبود

گشتہ ام محروم از قرب ہمیں ۔ در حضیضِ آوردہ موج ہمچنیں

(مولانا فرمود) سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق ۔ تابگویم حالِ دردِ اشتیاق

ہر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش ۔ باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

آں وہم بیروں کہ او در من دمید ۔ آرمیدم باحق ۔ از خود شد رسید

(سوال) ہاں مگو او چونکہ باحق واصل است ۔ جملہ مطلوبات او را حاصل است

پس ز ہجرانش شکایت بہر چیست ۔ وز جدائیہا شکایت بہر چیست

(جواب) زانکہ وصلِ مطلق است اینجا محال ۔ تا بود پیوند جسم و جاں بجال

راست فرمود است ۔ مولنا بیان ۔ در دمِ آخر چو رفت او زیں جہان

من شدم عریاں ز تن او از خیال | میخرامم در نہایات الوصال

تا بود اینجا تشبک جسم و جاں | کے رُخِ جاناں عیاں دیدن تواں

او ز جان و جاں زا و مستور نیست | لیک کس را دیدِ شاں دستور نیست

مظہرِ ذاتست رُوحِ بے نشاں | ہمچناں کاسماش را باقی جہاں

مولانا جامی — بحثِ جاں اندر مقامِ دیگر است | بادۂ جاں را قوامِ دیگر است

جملہ اسما را تو مراۃ آمدی | زاں خلیفہ و مظہرِ ذاتِ آمدی

آدمی از وے ولیکے خوش لقا | گوئے بروے از ملک یا مرحبا

علمُ الاسماء طرازِ جانِ تُست | اسجدوا لآدم آمد شانِ تُست

از کمالت گر ملک آگاہ بدے | کے اتجعل گفتہ خود رسوا شدے

نایداین اندر لباسِ صوت و حرف | غوطہ باید خورد در دریا ژرف

چشم بند و گوش بند اے بینوا | صحنِ دل را نیک روب از ماسوٰی

کن سفر در خود برجعت قہقری | تا ز رمزِ روح و جانت پے بری

پائے کوباں تا بہ بام اور سی | از خودی خود بیروں آئی رہی

از وطن بینی و از اہلِ وطن | جانِ خود بیں۔ گر بروں آئی ز تن

فہم کن انا الیہ راجعون | ابتدا و انتہایت شد ہموں

مولانا روم — اسم خواندی رو مسمی را بجو | مہ ببالا۔ دان نہ اندر آبِ جو

اذکروا اللہ کار ہر اوباش نیست | ارجعی بر پائے ہر قلاش نیست

اذکرونی رست اذکر در قضاء | ذکر تاں را ذکر او نعم الجزاء

با ملائک حق بگوید در سماء | دوست دارم آں کثیر الذکر را

دوست داریدش کہ او محبوبِ ماست | ورفعنا لک ذکرک راس راست

ے اتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک الایۃ

داده اش شرح صدور رفع ذکر | ذکر او ہر جا کہ از ما ہست ذکر
ما نہ بے او او نہ بے ما بالیقیں | گفتۂ او گفتۂ ما شد ازیں
مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ زیں بود | نیک نے ہر کس سزائے ایں بود
ذالک فضل منہ اللہ یصطفی | من یشاء من عبادہ یا اخی
خاصہ پاکانے کہ از خود رستہ اند | دیدہ از غیرت بروئش بستہ اند
کردہ با جاؤک[1] تو طاجاتش | از دلو خواں تا رحیما آیتش
آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست | فانی است و دستِ او دستِ خداست
از دہن ہائے خلائق شد عیاں | معنی اذکرو کم[2] اے مہرباں
ظرفِ او گر از نشست کے بود | منسی و مذکور ہر گاہ وے بود
ذکر کن ذکرے کہ غیر از دل رود | غیرِ منسی ذاتِ حق در دل بود
ذکر یادِ دل بود نے از سخن | گو بود صوت و ہوائے از دہن
چونکہ روحت غرق یادِ حق بود | جامۂ ہستی بکلی شق بود
ذاکر و مذکور و ذکرت یک شود | اندریں دم غیرِ حق بے شک رود
غیر تو ہستی برون شو از حرم | خود حجاب اکبری قم لا جرم

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله [illegible]

آں وحید الدہر عارف بایزید | با ملائک گفت از شوق مزید
ہیچ تاں یابید از شاہم نشاں | عرش جائے اوست خواندم در قراں
جملہ گفتندش کہ برما کن عطا | گو خبر از آں شہ ارض و سما
ما شنیدیم آنکہ قلب مومن است | تخت گاہش زاں ہجراں ایمن است

---

[1] ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما

[2] اذکر ربك اذا نسیت الآیة

یا محیط الکل خلاق الوریٰ ظاہری و باطنی در دو سرا

عالمے را در تحیر کردہٗ با ظہور کاملت در پردہٗ

یا محیط الکل - وہاب النعم علم تو ہست از علوم ما اتم

تو محیطی کے محاط ما شوی علمنا کیف علیک یحتوی

برتری از فہم قیل و قال ما خاک بر عقلے کہ و تمثیل ما

کے تند بر شعلہ تار موئے کے کے زکنہت قول راند عاقلے

مالك الملکی و اللہ احد لم یلد - لم یولد اللہ الصمد

لم یکن - احد - لك کفواً ولم لیس شیئی مثلك یا ذا الکرم

تو چنانستی کہ خود کردی بیان در صحائف سابقہ ہم در قرآن

لطف ما ما در بطون امہات کردہٗ آنچہ نکردہ موسم بانبات

گر نہ سبقت کردے رحمت بر جلال[له] جملہ عالم ماندے در تیہ زوال

زیں سبب رحمٰن باللہ قرین آمدہ در بسم اللہ از بہترین

عالمے را از عدم کردی بدر آفریدی جملہ را از خیر و شر

لیس فی الفیضین یا رب العلا[ع] یرجع الشین الیك کا و لا

لم جعل لشر شی اباطل اذ تخلله هنا لك عاطل

لم جعل لشا موجودا بدال خیر ذاتی ہست و شر عارض بدال

علم تو تابع است معلوم را کیف ذید یتقی زال شد خطا

گر نہ لطفت یاور ظلم بدے کے جواب الست را ملہم شدے

خلقت ما کردی از ماء ہہین احسن التقویم کردی ذو الیقین

له - اے فیض اقدس و تقدس ملے ای تجلی رحمانی از ینجا خواہی فہمید کہ الرحمن علی العرش استوٰی فرمود نہ اینکہ اللہ علی العرش استوٰی از برائے ہمیں معنیٰ کہ بغیرت جلال ذات ماسوائے را اجازت شرکت فی الوجود نمے بخشد بخلاف رحمت[ع] عامہ قند بر منہ

پس عطا کردی بما عقل و حواس — تا کہ از اعمال ما بینی سپاس
از پئے لطف و ہدایت و از سبل — نیست ما را جز اطاعت با رسل
ہم ز فضل و رحم خود یا ذو العلا — کردۂ ارسال رسل و انبیاء
تا کہ ختم الانبیاء جد الحسن — آخر آمد بود فخر انجمن
خواند بر ما روشن و معجز کتاب — داد ما را شرعی با فصل خطاب
علم وحی آمد دلیلت سر بسر — عقل جزوی ہست اینجا خیره سر
عبدة البطن آمد ابنائے زمان — کہ فضیلت میدہند این را بر آن
کور و کر انند بس غافل ز یار — روز و شب در خبط نفسانی دوار
معده را بگذار سوئے دل خرام — تا کہ بے پرده ز حق آید سلام
تا الست از وے شنو لی این مآل — ہم بلے آری مجیبا بر زبان
وحدت باشد بکثرت جلوه گر — پس خرامی در وصالش سر بسر
تا بدانی سر اطوار وجود — کیست دیار اندرین دار وجود
کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ مشہود بین — باشدت آندم رہے از نین و شین
راہ گشا سر نثار از روئے کسے — ساجدا از دید ابروے کسے
بینی او را اندرین آئینہ ہا — ثم وجہ اللہ بینی بے خطا
بینی عالم را ظہور حق گہے — گاه حق ظاہر و باطن عالمے
لا یہم عندک فی ذا الشہود — شمت الاعیان رائحة الوجود
گاه بینی عین ثابت را عدم — منبع بصفات او اندر قدم
گاه وجود خاص دانی مرورا — پس انا الحق در سرائے بر ملا
در شہود ذات او را کنج کو — تا در آید در تصور مثل او
آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلت باید از وے رو متاب

مولنا صاحب کی

جذب و شوقِ بلبلِ بستانِ چشت — باز نالاں گشت بر گلہائے گشت

سنۃ اللہ چونکہ جاری شد بریں — در بہاراں سبزہ روید از زمیں

مدتے ایں مثنوی تاخیر شد — مہلتے بایست تا خوں شیر شد

ہاں نگوئی معجزاتِ انبیاء — شد خلافِ نصِ شرعی ایں کیا

سنتش را نیست تبدیلی نہ ضد — شاہدش برخواں ز قرآں لن تجد

پس خلافِ نیچر و قانونِ او — در شتا صیفی چساں آید بتو

زانکہ ایں ہم بر وفاقِ عادت است — معجزہ ہم در طباقِ سنت است

عادی و غیرش وثاقِ سنتش — وافر و کم بر مذاقِ عادتش

کثرتِ او قلتِ ایں از قدم — در محاطِ سنت و جف القلم

نیچری چوں اندریں جا نکاہ شد — لاجرم زیں نکتہ کم آگاہ شد

صدقِ طالب وجودِ آں رب صمد — پیش از فضلِ بہاراں بردہد

لیک مختص بذاک من یشاء — از عبادش انبیا و اولیاء

محولانامہ جب آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعا است — فانی است و دستِ او دستِ خدا است

از دہن ہائے خلائق شد عیاں — معنی اذکر کم ای مہرباں

شیئاً للہ شاہِ جیلاں اعطنی — یا معین الدین چشتی آتنی

ہر زباں میخواند از عشق یزید — یا فرید و یا فرید و یا فرید

رحم فرما اے سلیمانِ زماں — الغیاث اے تونسانِ بے نشاں

المدد یا شمسِ دیں غوثِ جہاں — فضل کن یا فضلِ دیں کہف الامان

چوں حدیثِ روئے شمس الدین رسید — شمس چارم آسماں سرور کشید

نورِ روحانی دہد شمسِ سیال — کاو ستِ حقانی و باقی بے زوال

از افول آمد منزہ شمسِ دیں — غیرِ شمس آقل لا احب الآفلین

شرح احسانات و فیض مستمر ‏ ‏ ‏ این زمان بگذار تا وقت دگر

اولیا صیقل گران روم دان ‏ ‏ ‏ لے چو نقاشانِ چین صنعت گران

دل ز غیر دوست چوں صافی کنند ‏ ‏ ‏ هر دو با خود آئینه بازی کنند

عکس هر روئے فتد آنگه درو ‏ ‏ ‏ که مصفٰی باشد و هم روبرو

پاک کن مرآتِ دل از غیر حق ‏ ‏ ‏ کے تری فیه وجوها وجه حق

رنگِ غیریت ز مرآتت بکن ‏ ‏ ‏ منعکس فیها علوم از ذوالمنن

تا بیابی علم خود از علم او ‏ ‏ ‏ ذات واو صافش همه ظاهر به تو

نے نجوم است و نه رمل است نه خواب ‏ ‏ ‏ وحی حق والله اعلم بالصواب

از پے روپوشِ عامه در بیان ‏ ‏ ‏ وحی دل گویند او را صوفیان

تلعزافِ غیبی آید از اساس ‏ ‏ ‏ گشت چشتی پاسِ حق را صد سپاس

آنکه هتک عزتش کرده حرام ‏ ‏ ‏ محترم کردش بنزدِ خاص و عام

آں علی غیور و منان و صمد ‏ ‏ ‏ راحئی خود را کجا رسوا کند

یا الٰهی فیض از وهابیئے ‏ ‏ ‏ زود و بارک انجم نعمائیه

انجمن نعمانیه شد دار این ‏ ‏ ‏ تاجدارِ خدمتش آں تاج دین

داں سلیم الطبع والدین خوش صفات ‏ ‏ ‏ آں سلیم الله مفتی نیک ذات

حق سلامت داردش از رنج و تاب ‏ ‏ ‏ دین و دنیا باشدش خیر المآب

هم چراغ دین احمد خادمش ‏ ‏ ‏ الامان یارب ز باد صرصرش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والا نامہ اوّل

دربیان عوالم اربعہ

الحمد للہ نحمدہٗ و نستعینہٗ و نستغفرہٗ و نصلی علی اول موجود من نبیہٖ و آلہٖ و صحبہٖ

برخوردار قائم علی حفظک اللہ دعا و سلام

امّا بعد رقیمہ مرسلہ آں برخوردار کاشف ما فیہا گردید۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ فانہ لا حول ولا قوۃ اِلّا بہٖ۔ بجواب استفسار یکہ روزے از مراد مصرع مندرجہ مثنوی عرفان (مثنوی گوگو) ع فا لعوالم اربعہ عالم اعلیٰ۔ عالم استحالہ۔ عالم تعمیر۔ عالم نسب۔ عالم اعلےٰ عبارت است از اوّل موجودات یعنے حقیقۃ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ المسمات بالعقل۔ چنانچہ عالم استحالہ تعبیر است۔ از کرات عناصر اربعہ و عالم تعمیر از روحانیات مدبرہ و عالم نسب از معقولات تسعہ عرض الخ قال اللہ تعالیٰ فی انفسکم افلا تبصرون۔ عزیزا ایں چہار عالم در دو موطن یعنی عالم اکبر و عالم صغیر (حضرتِ انسان) موجود اند از عالم اعلےٰ حقیقت محمدیہ۔ و عرش محیط۔ و کرسی۔ بیت معمور۔ ملائکہ۔ زحل و فلک او۔ مشتری و فلک او۔ مریخ و فلک او۔ شمس و فلک او۔ زہرہ فلک او۔ عطارد و فلک او۔ قمر و فلک او ہستند و نظائر اینہا در حضرتِ انسان بحسب ترتیب مسطور موجود۔ روح انسانی۔ جسم انسانی۔ نفس۔ قلب۔ قوائے باطنہ۔ قوت علمیہ۔ قوۃ ذاکرہ۔ قوۃ عاقلہ۔ قوۃ متفکرہ۔ قوت وہمیہ۔ قوت خیالہ۔ قوت حسیہ۔ نظائر اربع عناصر در حضرتِ انسان آتش۔ ہوا۔ آب۔ خاک۔ طبقات۔ سبعہ زمین۔ سودا۔ عنبرا۔ حمرا۔ صفرا۔ بیضا۔ زرقا (قوت ہاضمہ) خضرا۔ خون۔ بلغم۔ نظائر در حضرتِ انسان۔ جلد۔ شحم۔ لحم۔ عروق۔ عصب۔ عضلات۔ عظام۔ نظائر عالم تعمیر در حضرتِ انسان۔ روحانیین (قوائے انسانیہ) حیوان (ما تحیی من الانسان) نباتات (کل ماینمو من الانسان) جماد (مالحس من الانسان) نظائر عالم نسب۔ عرض (سود وغیرہ) کیف احوال من الصحۃ والسقم وغیرہ۔ کم (ایں عضو دراز است از عضو دیگر) این (سر بر گردن است۔ زبان در دہان) حرکت (سر بوقت حرکت دست) اضافت (ایں پسر راست دایں پدر است)

وضع ابالائے زید و تحتِ او) فعل (مثلاً خوردن) انفعال (مثلاً سیر شدن) اختلاف صور مثلاً اختلاف بغل و حمار و شیر وغیرہ و نظیرش قوۃ قابلہ برائے صور منویہ

برخوردارا۔ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیفَۃً۔ وَفِی اَحْسَنِ تَقْوِیمٍ۔ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِی اٰدَمَ

۔۔اسرار ند کہ بغیر از مطالعہ کتابِ خود و رجعت قہقری در خویش تا وصول بوقت الست بس بکنہ نتواں فہمید

خوں نابہ دل خور کہ شرابے بہ ازیں نیست
دنداں بجگر زن کہ کبابے بہ ازیں نیست ۱۵

البتہ بعد از تمیل ہذا مقام ے

الست از ازل ہمچناں شاں بگوش
بفریاد قالوا بلےٰ در خروش

مشہود علینیت گردو معہ ہذا نوع

کس ندانست کہ منزل گہ معشوق کجا است
ایں قدر ہست کہ بانگِ جرسے مے آید

برزبانی۔ عزیز اور ہیں مثنوی بیت ذیل بنظر گذشتہ باشد

بشنو از نے نالۂ شبگیر را
ساعتے واکن عقالِ بعیر را

شرح آں وامثالش دفترے مے طلبد ضخیم مضامینش بمنزلۂ روح اندبرائے جسم عوالم اربع مسطورہ بالا چہ مے گویم وچہ نویسم قلم و کلم ہردو معترف اند بعجز و نادانی سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ۔

حافظ علیہ الرحمۃ راست فرمودہ ے

خلوت گزیدہ را بہ تماشا چہ حاجت است
چوں کوئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است

و برطبق نالۂ شبگیر مندرجہ شعر بالا چہ خوش فرمودہ

شبِ تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا

کر اینجا از خود در خود رفتن و سوختن و ساختن است۔ ایں مجموعہ عالم خلق و عالم امر از حقیقت جامعہ خویش صدائے عشق آساں نمود اول (لوائے فحملہا الانسان) برزدہ دوم (اِنَّہٗ کَانَ ظَلُومًا جَہُولًا) و صدمات وے افتاد شکلہا۔) بر۔ اشتہ و مظہر اسمائے تواب و غفار۔ و بمثال نہایا گشتہ خلعت تکمیل یعنی خلافت بوشاں بنشستہ ظہور آمد و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ انسانِ عین العالم و اولہ و اٰخرہٖ و عترتہٖ والیہم ایں زماں بگذار تا وقتِ دگر

مہربان من چشتی صاحب - مولوی تاج دین احمد صاحب را

بعد اہدائے سلام مسنون الاسلام عذر عدم تعمیل عنایت نامہ در باب شمولیت جلسہ انجمن نعمانیہ لاہور مشرح رسانند

والعذر ہو العذر - والعذر عند کرام الناس مقبول ؛ کیف لا و کل میسر لما خلق لہٗ

و ایں بے ہیچ از تہ دل دعائے ترقی عروج مدرسۃ الاسلام مدرسہ نعمانیہ و حسن خاتمہ متعلقانش از معلمین و

متعلمین و معاونین بدرگاہ آں مجیب المضطر و کاشف السوء مینماید - اغلب آنکہ ایں خلوص تدارک مافات من الحضور

الجسمانی خواہد نمود - مکرمی جناب مولوی غازی صاحب بلاہور رسیدہ باشند - تجدید اقامت آں جا از

حضرت ایشاں باید طلبید و ہر لحظہ در حسن نیت و تفویض کلی بحضرت حق جل و علا باید بود کہ بغیر ازیں امید

حصول دولت جاودانی بطالت و جہالت دو امر مندرجہ بیت حضرت سعدی علیہ الرحمۃ را واجب التعمیل

انگارند ؎

یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش　　　　دوم آنکہ در غیر بد بیں مباش

و اطاعت خالق عز اسمہ و خدمت خلق را نسخہ جامع برائے حصول شفائے ایمانی دانند ای مخلوق کان

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتا ایں چہ بود　　　　گاہ گاہ ایں سگے در کوئے لیلیٰ رفتہ بود

و مشرب ہذا الانسانی امر معروف و نہی عن المنکر نہ پندارند کہ ایں از اہم مہمات شعب خدمت خلق است

زیادہ دعا - والحمد للہ اولاً و آخراً

العبد الملتجی الی اللہ بدعو مہر علیشاہ عفی عنہ بقلم خود

والانامہ دوم در اوادم ارلعہ ... حامداً و مصلیاً

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برخوردار قاسم حفظک اللہ تعالےٰ

بعد دعا و سلام آنکہ بجواب رقیمہ آں مخلص کہ بتاریخ پنجم ماہ حال رسیدہ بود - قدرے تشریح مصراع

فالعوالم - اربع بنگر تمام - نوشتہ بروز گذشتہ ششم ماہ حال فرستادہ شد امروز ہفتم ماہ حال نسخہ دیگر ہماں

مصراع را شرح نمودہ - بتو میفرستیم فاحفظہ

فالآوادم اربع بنگہ تمام ۔ آوادم جمع آدم است ۔ ومراد از آوادم چہار گانہ چہار افراد اند ۔ از نوع متحدہ
الحقیقۃ بمتمایزۃ الخلق یعنے آدم علیہ السلام وحوا علیہا السلام ۔ وعیسیٰ علیہ السلام ۔ وسائر ولد آدم علیہ السلام
کہ ہر یکے را خلقتے وساختے است مخصوص باوجود اشتراک در صورت و روحانیت ۔ اینجا قادر مطلق و
فاعل مختار تعالیٰ لِیَبایُن بہ اظہار قدرت کاملہ و نیز نگہائے او فرمود تاکہ ضعیف العقل مغلوب الوہم
زعم نہ کند کہ منشائے انسانی را خلقت از سبب واحد است ۔ کما ہو مزعوم الجوہین دیدہ اند ۔ کہ ۔
اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ خلقہ من تراب شرح کیفیت خلقت آدم علیہ السلام است
آدم علیہ السلام را بغیر پدر و مادر وحوا علیہا السلام را از آدم علیہ السلام و عیسےٰ علیہ السلام را از مادر و سائر
بنی نوع را از مادر و پدر آفرید ۔ حق سبحانہ تعالے بعض ملائکہ را امر فرمود کہ مشتے از ہر جنس خاک
بیارند ۔ او سبحانہ آن خاک را گرفتہ بہر دو دست خمیر فرمود ۔ کما قال (لما خلقت بیدی) و پیش از
خلقت آدم علیہ السلام نزد ہر یکے از ملائکہ ودیعتی برائے آدم علیہ السلام نہادہ فرمود کہ (انی خالق بشراً
من طین) وقتیکہ او را پیدا سازم ہر یکے از شما امانت را پیش او نماید و بدو سپارد و نیز (فاذا
سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین

در پشت آدم ما کان فی قبضتہ را از سعدا و اشقیا نہاد ۔ فسبحان من جمع بین الاضداد
فقال ھٰؤلاء فی الجنۃ ولا ابالی وھٰؤلاء للنار ولا ابالی ۔ فسبحان من صورہ وعدلہ
وسواہ ثم نفخ فیہ من روحہ پس ہمیں نفخ اخلاط اربعہ ۔ صفرا ۔ سودا ۔ خون ۔ بلغم در اجزاء او
سریان کرد ۔ صفرا از آتش کما قال عز من قائل من صلصال کالفخار ۔ وسودا از خاک
کما قال خلقہ من تراب و خون از ہوا کما قال (مسنون) چہ بعد از تغیر ریح بسبب ہوا (مسنون)
گشتہ ۔ وبلغم از آبے کہ بدو خاک گل نمودہ شدہ بازدر و قوت جاذبہ ۔ و ماسکہ و ہاضمہ و دافعہ و غاذیہ
و منمیہ و حاسہ و خیالیہ ۔ و وہمیہ ۔ و حافظہ و ذاکرہ من حیث ہو حیوان عنایت فرمود البتہ قوائے اربعہ قوۃ خیال
و وہم حفظ و فکر در انسان اقوی است از سائر حیوانات باز انسان را بقوت مصورہ ۔ و مفکرہ و عاقلہ

متحقق فرمود - ثم انشأناه خلقاً آخر - اورا بہمہ قوائے مذکورہ دراک - حی - عالم - قادر - مرید - متکلم - سمیع
بصیر نمود - فتبارک اللہ احسن الخالقین - حتی کہ اورا بہر اسمی از اسمائے خویش متحقق ومحفوظ گردانید
بقدر معلوم ومحدود - این معنی منجملہ محامل (ان اللہ خلق آدم علی صورتہ) محملیست غیر بعید و بسبب کمال
تحقق وتجلی شایان خلعت خلافت گشتہ (انی جاعل فی الارض خلیفۃ) وجہ قید فی الارض نیز این
تحقق باخلاق اللہ - اتصاف باوصاف اللہ است چہ حدوث وظہور آثار اسماء را محلی باید حسب
تغیر وتبدل مثل زمین کہ از عالم تغیر است نہ آسمان وجنت وقید (بقدر معلوم ومحدود) مذکورہ
بالا و نیز اصالت وانعکاس مابہ الامتیاز است مابین عبد و معبود باقی ماند وجہ تخصیص اتصاف باہل اللہ وہوانہ
قابلیت انعکاس شمسی علی حسب اختلاف القوابل بلطافۃ وکثافۃ مختلف میباشد بنابرین روشنی زمین
بروشنی آئینہ نمی ماند - کہ اشعات ولمعات او را تقریبا اشعات وانوار آفتاب میگویند - بخلاف زمین -
این است تمثیل فرق مابین اتصاف اہل اللہ واتصاف عوام - اینجاست کہ در ہبا کہ یا بلسان حکماء
ہیولے اولی از ہمہ کائنات حقیقۃ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بقبول فیض وانعکاس تجلی نوری
شدہ وقریب تر از ہمہ مردم بآن حقیقت امام الاولیاء وسر الانبیاء علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالے
عنہ بود - کما صرح بہ الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر پس اعتراض بعض نااہلان بر فقرہ (المتخلق باخلاق اللہ
والمتصف باوصاف اللہ) کہ مندرج است در سلسلۂ عالیہ چشتیہ ساقط گردید - روشنی زمین ہمال
روشنی آفتاب است مگر آفتاب را اصالۃ وزمین را انعکاسا سمع بصر ارادۂ زید ہمال سمع وبصر وارادۂ
حق است سبحانہ وتعالے الا لحق سبحانہ وتعالے احاطۃ تامۃ - الا انہ بکل شیٔ محیط - وزید را بطریق نقص
فما للتراب ورب الارباب باز این خلیفہ متعلی بسلبیات متعددہ ومتنوعہ از جہت ظہور آثار مختلفہ گشت
لیبلوکم ایکم احسن عملا (ولے افتاد مشکلہا) غرض از تربیع وتنوع کیفیت خلقت او اولاد آدم
اربعہ را حق سبحانہ وتعالے بطریق کلمہ جامعہ در آیۃ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر
وانثی) ارشاد فرمود از خلقناکم خلقت آدم علیہ السلام واز (من ذکر) خلقت حوا علیہا السلام و از انثی
خلقت عیسی علیہ السلام واز مجموع (ذکر وانثی) من حیث المجموع سائر اولاد آدم -

باید دانست کہ بریں بیچارہ ہر چہ افتادہ از غلطی خود و تامل قوۃ مفکرہ افتاد چہ خوش بودے اگر ہمگی خود را بدست علیم مطلق دادے چنانچہ در یوم الست دادہ بود و بطفیل و تصدق ہمیں سپردگی مصیب در جواب بلیٰ شدہ و از ہمیں جا کلمۂ انبیاء کلمہ واحدہ ہست و لو اختلف الملل والنحل و کسانیکہ در علم باللہ خذ از قوۃ مفکرہ شوند قالوا ما قالوا وما اتفقوا علیٰ کلمۃ واحدۃ فالاسوۃ الحسنۃ والصراط المستقیم ھو التفویض الکلی الی الحق سبحانہ ولہ الحمد والیہ المشتکیٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ از ہمیں سپردگی موہوبی است اصابت و جرأت ایں بے ہیچ در مقابلہ دجال و ابلیس در عالم رویا ہمہ ہفت یا ہشت سالگی۔ چنانچہ ذکر ایں ماجرا گوش گذار بعضے از احباب نمودہ ام بضاعت قلیل بذریعہ منی آرڈر برائے تعمانیہ حفظہا اللہ امروز یا فردا فرستادہ خواہد شد آں عزیز میداند کہ حال ایں جانب مثل حال قائلہ (آس پاس پلا و چول خیر سلا) است تادم حال صاحب زکوٰۃ نیم۔ والحمد علیٰ ذالک ایں نفس از ہستودن منت ورنہ چونکہ خدا داریم۔ ہمہ داریم اللھم لک الحمد والیک المشتکیٰ۔

(از مسند اہل اللہ مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

والا نامہ سوم در تشریح والا نامہ دوم (وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ)

در آیۃ (یایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ) بیان انواع اربعہ برائے جسم انسانی باختلاف لحاظ است مقدمہ

۱۔ خلقت آدم علیہ السلام۔ قال اللہ تعالیٰ خلقہ من تراب)

۲۔ خلقت حوا از ضلع آدم علیہ السلام (کما ورد فی الحدیث)

۳۔ خلقت عیسیٰ علیہ السلام از مادر بغیر پدر است۔ کما ھو مفاد التشبیہ فی قولہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ الی الآخر الآیۃ

۴۔ خلقت سائر ناس از نطفہ۔ کما ورد فی القرآن الکریم

ازیں جا بہ ثبوت پیوست کہ نشا جسم آدم علیہ السلام و جسم حوا و جسم عیسیٰ علیہ السلام و اجسام

سائر الناس بر یک نمط واز سبب واحد نیست - آیۃ مذکورہ لہ صدر الاز جوامع الکلم ازین جہت
شمردہ اند کہ باختلاف لحاظ ہر چہار خلقت مذکورہ را شامل است چہ منادی یعنے (الناس)
وضمیر (کم) آدم علیہ السلام وحوا وعیسیٰ علیہ السلام وسائر بنی نوع را حاوی است پس وقتیکہ از
منادی واز ضمیر (کم) جسم آدم فقط ملحوظ داریم گویا (انا خلقنا آدم) مبین کیفیت خلقت مخصوصہ
بآدم علیہ السلام یعنے بغیر ذکر وانثیٰ گشت علی ہذا القیاس چونکہ از (الناس) و (کم) حوا بوجہ ذکر
منفی گرفتیم ودو (من ذکر) را نیز ملحوظ داشتیم ازین آیت کیفیت پیدائش حوا از ذکر یعنے آدم علیہ السلام
بطور ہویت بہین طور وقتیکہ از منادی وضمیر عیسیٰ مراد داشتیم وبا (خلقناکم) حرف (انثیٰ)
ملحوظ کیفیۃ مخصوصۃ خلقت عیسیٰ علیہ السلام بر آمد - چنانچہ اگر از منادی وضمیر (کم) سائر افراد
انسانی ملحوظ داشتیم ومجموعہ (من ذکر وانثیٰ) نیز پس کیفیت مخصوصہ خلقت سائر بنی نوع
مفہوم خواہد گردید - این است طریق جامعیت آیۃ مذکورہ نہ آنکہ واو برائے جمعیت نیست
قال الشیخ الاکبر قدس سرہ - ثم ان اللہ قد جمع ھذہ الاربعۃ الانواع
من الخلق فی آیۃ من القرآن فی سورۃ الحجرات فقال یا ایھا الناس انا خلقناکم
یرید آدم من ذکر یرید حوا وانثیٰ یرید عیسیٰ علیہ السلام ومن المجموع ای
من ذکر وانثیٰ معا بطریق النکاح والتوالد یرید بنی آدم فھذہ الآیۃ من جوامع
الکلم وفصل الخطاب الذی اوتیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وسلم انتہی
ومعلوم الملخص است کہ ذہن را ظرف خلط والتفریق ازین جہت مے گویند کہ مولف افرادی
وفرادی بدول صورت تالیفیہ لحاظ کردہ میتواند وباعث برین آنست کہ بغیر لحاظ خلط تفریق
یعنے مجموع وفرادی فرادی باوجود عموم منادی وضمیر (کم) استقامت معنی واعجاز
جامعیت صورۃ نہ بندد - چہ در صورت دیگر فقط بیان خلقت سائر بنی نوع خواہد بود
ونہ آدم علیہ السلام وحوا وعیسیٰ علیہ السلام مزید برین از تکلف تخصیص نیز مبرا نہ خواہد بود
وبہر تقدیر تنزل میگوئیم کہ تلویحات ولمعات را با دلالت خفیہ چہ کار آنچہ متعلق جملہ ذیل
دعا نامہ ام (چہ خوش بودے - اگر ہمگی خود را الخ) استفسار نوشتہ اند کہ اس کا اپنا کیا

قصور ہے۔ بجوالشں اینجا ایں قدر ضروری معلوم مے شود۔ کہ استفسار ہذا چونکہ منجملہ شعب مسئلہ جبر و الاختیار است لہذا چہ گونگی حل آں از کیفیت حل مسئلہ مذکورہ اسکا تمایا انتاعا از کتاب فصوص وامثالش باید طلبید۔ استفسار سوم از سپردن ملائکہ ودائع را بآدم علیہ السلام رفتہ بود جواب او وازیں ودائع علوم ملائکہ است کما قال الشیخ قدس سرہ۔ وجعل ہٰذہٖ الملائکۃ کانوا لاۃ علی ما احدثہ سبحانہ، ودونہم من العالم من علیین الی اسفل السافلین ووہب کل ملکٍ من ہؤلاء الملائکۃ علم ما یرید امضاءہ فی العالم انتہی۔ وکیفیت ایں موہبت را بعد حصول نسبت تشبیہ بملاء اعلیٰ خواہی دانست کہ چہ گونہ تلقی فیض علوم از ملاء اعلیٰ حاصل میشود۔ ایں است ما استفر مجملاً والتفصیل یقتضی لبسطا فی الکلام والسلام خیر ختام۔ العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ

والا نامہ چہارم در مزید تشریح

(بجواب جناب چشتی محرم علیصاحب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲

بعد حمد وصلوٰۃ از ہیچمدان واللہ اہل اللہ مہر علیشاہ بمحبی فی اللہ مخلصی للہ چشتی محرم علیصاحب مطالعہ نمایند۔ کہ استفسار متعلق تفسیر حضرت شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر مندرجہ محبت نامہ از نظر قاصر در گذشت نوشتہ بودند۔ کہ مراد از آیۃ یا ایہا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثیٰ) افراد ناس موجودہ زمانہ نزول و بعدش ہستند نہ کسانیکہ قبل از نزول آیۃ گذشتہ اند۔ چہ ارادۂ ایں معنی عام را از صیغہ یا ایہا الانسان) ثابت نیست از قرآن کریم۔ پس شمول آیت مذکورہ اصناف اربعہ را کما قال الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ چہ شئے دارد مہربانا آیت مسطورۂ بالا از اخبار و واقعات است نہ از قبیل احکام و شرائع

پس نظر بعموم الفاظ و واقعیت احاطہ معنے ارادہ مطلق نوع انسانی قباحتے ندارد۔ بلکہ ہمیں

خصوص وعموم مضمون قرینہ باشد بر خصوص وعموم منادی۔ نمے بینی کہ در آیۃ کریمہ یا ایھا الانسان
انک کادح الی ربک کدحا فملٰقیہ) عموم مضمون دال است بر عموم منادی یعنی مطلق نوع
انسانی۔ چہ عمل کردن وجزائش یافتن یا ملاقات بارب خود نمودن مخصوص نیست بفردے دون
فرد۔ و ہمچنیں بواضع خصوص خطاب وندا ومطلوب قصدے علی ابلغ الوجوہ مستفاد میشود۔ چہ
اوّلاً معاملہ پیش آمدنی مطلق افراد انسانی بیان فرمودہ بعد ازاں متوجہ بخصوص منادی گشتہ درحق
افراد موجودہ زمانہ نزول فرمودہ اند کہ (فما لھم لا یؤمنون۔ مراد از ضمیر ہم افراد انسانی زمانہ
نزول اند وپس ازینجاست کہ مے گویند۔ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد۔ ونیز
التخصیص بعد التعمیم اوقع فی النفس) ونیز مضار کدعوی الشئی ببینۃ وبرہان متفکر دور آیۃ (یا
ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم مراد از (ناس) افراد
انسانی موجودہ زمانہ نزول وبعدش ہستند چہ مراد از (اعبدوا) عبادت مخصوصہ است علی نہج الشریعۃ
المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ حالا می گویم پس آیۃ مسطورۃ الصدر ومحل بحث ومیگویم کہ نظر باتصال
نظم منطوقش خاص است بحق کسانیکہ خلقت شان از نزد ما ہاست بنا علیہ مراد از منادی نیز ہماں
افراد موجودہ زمانہ نزول وبعدش خواہند بود۔ وحضرت شیخ را قدس سرہ ازیں معنی انکارے نیست
بلکہ غرض آنست کہ بلحاظ وسعت الٰہیہ کما قال ان اللہ واسع والساع کلامش وعموم مضمون معطوف
یعنی (وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا) وعموم رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کما قال
صلی اللہ علیہ وسلم۔ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وللہ القائل ؎ الا بابی من
کان ملکا وسیدا وآدم بین الماء والطین واقف فذاک الرسول الابطحی محمد لہ فی العلی مجد
تلید وطارف بجہیکہ انبیاء سابقہ علی نبینا وعلیہم السلام از آدم تا عیسیٰ علیہم السلام ہمہ نائب محمدی ہستند وشرائع
اوشاں نیز شرع محمدی است البتہ قبل از ظہور جسم مطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء سابقہ استمداد از روحانیت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مے گرفتند۔ وتبلیغ شرائع خود ہاشاں مے نمودند۔ وبعد از تکمیل دورہ فلک محمدی صلعم
قلم نسخ بر ملل سابقہ کشیدہ شد مضمون آیۃ مذکورۃ الصدر دمحل بحث را عالم بطریق تقطیع وتوریہ گرفتن

کما حرر فی المکتوب السابق صحیح بلکہ انسب معلوم میشود لیکن در نظرِ عارف کہ بمشاہدۂ نامۂ خود وسعت و انسلاع
وعموم رسالت ومضمون کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین را دریافتہ باشد لاغیر و علی سبیل التنزل و تسلیم ان
لرا خصوص المنادی فحسب مطلوب الشیخ قدس سرہٗ ایضاً حاصل خانہ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انّہٗ ان اللہ قد
جمع ھذہ الاربعۃ الانواع من الخلق فی آیتہٖ من القرآن فی سورۃ الحجرات الخ) وظاہر است کہ
خصوص مورد ومنادی در عموم وشمول مابعدش بحسب العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد مخل
نیست ھذا آخر ما تعلق بالکلام الشیخ رضی اللہ عنہ والسلام خیر ختام)

العبد الملتجی الی اللہ المدعو بہ مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

۵۲ع

نقل نامہ مبارک حضور قبلۂ عالم

معظمی و مکرمی دامت توجہاتکم و حفظکم اللہ تعالیٰ

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ مفصل طور کاشف مافیہا ہوا۔ الحمد للہ کہ جناب کا سفر بخیریت گذرا۔ نیازمند ۱۴ شوال مکان سے نکلا۔ چند ایام رستہ میں بوجہ سخت اصرار بعض مخلصین گذار کر سیال شریف حاضر ہوا۔ بتوسط اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موجودہ حضرات نے بھی مہربانی فرمائی۔ الحمد للہ سیال شریف سے واپس ہو کر آج تیسری ذیقعد تک اسٹیشن تک نہیں پہنچ سکا۔ غالباً ہفتہ عشرہ تک ان شاء اللہ تعالیٰ مکان پر پہنچنے کی امید ہے۔ زیارت اہل اللہ جیسا کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ جسمانی و روحانی صحت کیلئے بہترین نسخجات ہیں۔ شافی مطلق بطفیل مقبولانش رحم فرماوے۔ بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالیٰ تسلیمات و دعوات۔ جناب کے نیازمند غلام محی الدین کے نیاز

نقل سوالات جناب راجہ شیر محمد صاحب رئیس بھیرہ جاگیردار خانپور مقام باغپور ہزاری المعروف بھیروبہ بمعہ جوابات عالیجناب حضرت قبلہ وکعبہ گولڑوی دام برکاتہم

منبع جود والاشان مرشد کامل ہادی آگاہ دل جناب حضرت پیر صاحب والی گولڑہ شریف

بعد از ادائے آداب السلام علیکم و اشتیاق قدمبوسی ذات والا اینکہ چند امورات ضروریہ کی نسبت عارض ہوتا ہوں بس ضروریات سے تقاضا جسکا کے متکلف اوقات گرامی ہوں۔ جواب پیش کر کے امیدوار عطائے جواب باصواب کا ہوں۔

سوال ۱ کسی کے والدین یا کہ مولود ہی لقا ہوں۔ فریق باقیماندہ اُس کے واسطے کوئی تحفہ تحائف کلام اللہ یا خورد و نوش یا کہ چیز پوشیدنی کیوجہ سے دلسکتا ہے جو کہ اس کو پہنچے۔

جواب ۱ محتاج کو طعام و پوشاک دینے کا ثواب اور کلام اللہ پڑھنے والے کو کلام اللہ دینے کا ثواب بہت کو پہنچ سکتا ہے۔ ایسا ہی درود وغیرہ کلام الٰہی و فعل خیرات کا ثواب پہنچ سکتا ہے۔

سوال ۲ نقد روپیہ یا زیور یا کہ کوئی خاص پارچہ جو اس اہل علم نے حیات میں طلب کیا ہو۔ اور میسر نہ ہوا ہو۔ اب وہ نقد دیا جاوے۔ تو کس وجہ سے۔ اگر پارچہ ملے تو اس کی قیمت دیجاوے گی یا کہ خود کس کو دیا جاوے اور کس طریقہ سے جو اس کو پہنچے۔

جواب ۲ وہ اشیاء جن کو متوفی نے بعینہٖ طلب کیا ہو۔ گو ان کی قیمت کا دینا محتاج کو متوفی کے لیے مفید و جائز ہے۔ مگر ان اشیاء مطلوبہ بعینہٖ کا دینا مناسب تر ہے۔

سوال ۳ اگر پسماندہ کا خیال ہو کہ قبر پر جا کر اس کو بخشے تو کس طرف بیٹھیگا۔ اور کس کلام مبارک کا ختم شریف کر کے اُس کے ارواح کرے گا۔ کس تعداد تک۔ یا اس کے واسطے کوئی خاص مقدار ہے۔ یا جس قدر چاہے۔

جواب ۳ میت کے منہ اور سینہ کے مقابل پشت بقبلہ ہو کر الحمد شریف مع الٓمٓ۔ ذالك الكتاب لا ریب فیہ۔ مفلحون تک اکبر تب اور قل ہو اللہ احد آخر تک گیارہ مرتبہ پڑھے اور ثواب میت کو بخشے یا جو کچھ کلام اللہ یا کلمہ شریف یا درود شریف پڑھا ہو۔ سب کا ثواب بخشدے۔

فالآباء آدم اربع بنگر تمام - آوادم جمع آدم است - و مراد از آوادم چهار گانه چهار افراد اند - از نوع متحده
الحقیقة مختلفة الخلق یعنی آدم علیه السلام و حوا علیها السلام - و عیسی علیه السلام - و سائر ولد آدم علیه السلام
که هر یکے را خلقتے و ساختے است مخصوص با وجود اشتراک در صورت و روحانیت - اینجا قادر مطلق و
فاعل مختار فعال لما یرید اظهار قدرت کامله و نیرنگہائے او فرمود تا که ضعیف العقل مغلوب الوہم
زعم نه کند که منشائے انسانی را خلقت از سبب واحد است - کما هو مزعوم المجوبین دیده اند - که -
ان الله علی کل شیء قدیر - خلقه من تراب شرح کیفیت خلقت آدم علیه السلام است
آدم علیه السلام را بغیر پدر و مادر و حوا علیها السلام را از آدم علیه السلام و عیسی علیه السلام را بمادر و سائر
بنی نوع را از مادر و پدر بیافرید - حق سبحانه تعالی بعض ملائکه را امر فرمود که مشتے از هر جنس خاک
بیارند - او سبحانه آن خاک را گرفته بهر دو دست خمیر فرمود - کما قال (لما خلقت بیدی) و پیش از
خلقت آدم علیه السلام نزد هر یکے از ملائکه ودیعتی برائے آدم علیه السلام نهاد و فرمود که (انی خالق بشراً
من طین) وقتیکه او را پیدا سازم هر یکے از شما امانت را پیش او نماید و بدو سپارد و (فاذا
سویته و نفخت فیه من روحی فقعوا له ساجدین

در پشت آدم ما کان فی قبضه را از سعدا و اشقیا نهاد - فسبحان من جمع بین الاضداد
فقال هؤلاء فی الجنة ولا ابالی و هؤلاء للنار ولا ابالی - فسبحان من صوره و عدله
و سواه ثم نفخ فیه من روحه پس همین نفخ اخلاط اربعه - صفرا - سودا - خون - بلغم در اجزا او
سریان کرد - صفرا از آتش کما قال عزمن قائل من صلصال کالفخار - و سودا از خاک
کما قال خلقه من تراب و خون از هوا کما قال (مسنون) چه بعد از تغیر ریح بسبب هوا مسنون
گشته - و بلغم از آب که بدو خاک گل نمود و شده باز در و قوت جاذبه - و ماسکه و هاضمه و دافعه و غاذیه
و منمیه و حاسه و خیالیه - و وهمیه - و حافظه و ذاکره من حیث هو حیوان عنایت فرمود البته قوا اربعه قوة خیال
و وهم حفظ - ذکر در انسان اقوی است از سائر حیوانات باز انسان را بقوت مصوره - و مفکره دعا قله

مختص فرمود۔ ثم انشاہ خلقا آخر او را ہمہ قویٰ مذکورہ دراک۔ حی۔ عالم۔ قادر۔ مرید۔ متکلم۔ سمیع
بصیر نمود۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ حتی کہ او را بہر اسمی از اسمائے خویش تحقق و محفوظ گردانید
بقدر معلوم ومحدود۔ این معنی منجملہ محامل (ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ) محلیت وغیر بعید و لبسب کمال
تحقق و تجلی شایان خلعت خلافت گشتہ (انی جاعل فی الارض خلیفۃ) وجہ قید فی الارض نیز این
تحقق باخلاق اللہ۔ اتصاف باوصاف اللہ است چہ حدوث و ظہور آثار۔ اسمار۔ محلی باید حسب
تغیر و تبدل مثل زمین کہ از عالم تغیر است نہ آسمان وجنت وقید (بقدر معلوم ومحدود) مذکورہ
بالا و نیز اصالت وانعکاس مابہ الامتیاز است مابین عبد و معبود باقی ماند وجہ تخصیص اتصاف باہل اللہ ہو نیز
قابلیت انعکاس شمسی علیٰ حسب اختلاف القوابل لطافۃ وکثافۃ مختلف میباشد بنابرین روشنی زمین
روشنی آئینہ نمے ماند۔ کہ اشعات ولمعات او را آفرینیا اشعات و انوار آفتاب میگویند۔ بخلاف زمین۔
این است تمثیل فرق مابین اتصاف اہل اللہ و اتصاف عوام۔ اینجاست کہ در ہباریا بلسان حکماء
ہیولے اولی از ہمہ کائنات حقیقۃ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بقبول فیض وانعکاس تجلی نوری
شد و قریب تر از ہمہ مردم بآن حقیقت امام الاولیاء و سر الانبیاء علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالے
عنہ بود۔ کما صرح بہ الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر پس اعتراض بعض نااہلان بر فقرہ (المتخلق باخلاق اللہ
والمتصف باوصاف اللہ) کہ مندرج است در سلسلۂ عالیہ چشتیہ ساقط گردید۔ روشنی زمین ہمال
روشنی آفتاب است مگر آفتاب را اصالۃ و زمین را انعکاساً سمع بصر ارادۂ زید ہمال سمع و بصر وارادۂ
حق است سبحانہ وتعالے الا لحق سبحانہ وتعالے احاطۃ تامۃ۔ الا انہ بکل شیٔ محیط۔ وزید را بطریق نقص
فما للتراب ورب الارباب باز این خلیفہ متعلق بصلبیات متعددہ و متنوعہ از جہت ظہور آثار مختلفہ گشت
لیبلوکم ایکم احسن عملا (ولے اتقاد مشکلہا) غرز اتربیع وتنوع کیفیت خلقت او او آدم
اربعہ را حق سبحانہ وتعالے بطریق کلمہ جامعہ در آیۃ یا ایہا الناس انا خلقنا کم من ذکر
وانثی) ارشاد فرمود از خلقنا کم خلقت آدم علیہ السلام و از (من ذکر) خلقت حوا علیہا السلام و از انثی
خلقت عیسی علیہ السلام و از مجموع (ذکر وانثی) من حیث المجموع سائر اولاد آدم۔

باید دانست کہ بریں بیچارہ ہر چہ افتادہ از غلبت خود و تاثل قوۃ مفکرہ افتاد چہ خوش بودے اگر ہمگی خود را بدست علیم مطلق دادے چنانچہ در یوم الست دادہ بود۔ و بطفیل و تصدق ہمیں سپردگی مصیب در جواب بلیٰ شدہ واز ہمیں جا کلمۂ انبیاء کلمۂ واحدہ ہست و لو اختلف الملل والنحل و کسانیکہ در علم باللہ نہ از قوۃ مفکرہ شدند قالوا ما قالوا و ما اتفقوا علیٰ کلمۃ واحدۃ فالاسوۃ الحسنۃ والصراط المستقیم ھو التفویض الکلی الی الحق سبحانہ ولنا الحمد والیہ المشتکیٰ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔ از ہمیں سپردگی موہوبی است اصابت و جرات ایں بے ہیچ در مقابلہ دجال و ابلیس در عالم رویا بعمر ہفت یا ہشت سالگی۔ چنانچہ ذکر ایں ماجری گوش گذار بعضے از احباب نمودہ ام بضاعت قلیل بذریعہ منی آرڈر برائے نعمانیہ حفظہا اللہ امروز یا فردا فرستادہ خواہد شد آں عزیز میداند کہ حال ایں جانب مثل حال قائلہ (آس پاس پلاؤ چولہ خیر سلا) است تا دم حال صاحب زکوۃ نیم۔ والحمد علیٰ ذالک ایں نفس از ہمت دون منت ورنہ چونکہ خدا داریم۔ ہمہ داریم اللھم لک الحمد والیک المشتکیٰ۔ (دینا زمند اہل اللہ مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ)

والانامۂ سوم در تشریح والانامہ دوم او علیکم السلام و رحمۃ اللہ و

در آیۃ (یایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ) بیان انواع اربعہ برائے جسم انسانی لا اختلاف لحاظ است مقدمہ

۱۔ خلقت آدم علیہ السلام۔ قال اللہ تعالیٰ خلقہ من تراب)

۲۔ خلقت حوا از ضلع آدم علیہ السلام (کما ورد فی الحدیث)

۳۔ خلقت عیسیٰ علیہ السلام از مادر بغیر پدر است۔ کما ھو مفاد التشبیہ فی قولہ تعالےٰ

ان مثل عیسیٰ عند اللہ الی الآخر الآیۃ

۴۔ خلقت سائر ناس از نطفہ۔ کما ورد فی القرآن الکریم

ازیں جا بہ ثبوت پیوست کہ نشا جسم آدم علیہ السلام و جسم حوا و جسم عیسیٰ علیہ السلام و اجسام

سائر الناس بر یک نمط واز سبب واحدیت آیۃ مذکورہ الصدر را از جوامع الکلم ازین جہت
شمردہ اند۔ کہ باختلاف لحاظ ہر چہار خلقت مذکورہ را شامل است چہ منادی یعنی (الناس)
وضمیر (کم) آدم علیہ السلام وحوا وعیسیٰ علیہ السلام وسائر بنی نوع را حاوی است پس وقتیکہ از
منادیٰ واز ضمیر (کم) جسم آدم فقط ملحوظ داریم گویا (انا خلقنا ادم) ہمین کیفیت خلقت مخصوصہ
آدم علیہ السلام یعنی بغیر ذکر وانثیٰ گشت علیٰ ہذا القیاس چونکہ از (الناس) و (کم) حوا بوجہ ذکر
ضمنی گرفتیم (ومن ذکر) را نیز ملحوظ داشتیم از ہمین آیت کیفیت پیدائش حوا از ذکر یعنی آدم علیہ السلام
بظہور پیوست ہمین طور وقتیکہ از منادیٰ وضمیر عیسیٰ مراد داشتیم وبا (خلقنا کم) حرف (ا) انثیٰ
ملحوظ کیفیۃ مخصوصۃ خلقت عیسیٰ علیہ السلام بر آمد۔ چنانچہ اگر از منادیٰ وضمیر (کم) سائر افراد
انسانی ملحوظ داشتیم ومجموعہ (من ذکر وانثیٰ) نیز پس کیفیت مخصوصہ خلقت سائر بنی نوع
مفہوم خواہد گردید۔ این است طریق جامعیت آیۃ مذکورہ نہ آنکہ واو برائے جمعیت نیست
قال الشیخ الاکبر قدس سرہٗ۔ ثم ان اللہ قد جمع ھذہ الاربعۃ الانواع
من الخلق فی ایۃ من القران فی سورۃ الحجرات فقال یا ایھا الناس انا خلقناکم
یرید ادم من ذکر یرید حوا وانثیٰ یرید عیسیٰ علیہ السلام ومن المجموع ای
من ذکر وانثیٰ معا بطریق النکاح والتوالد یرید بنی ادم فھذہ الایۃ من جوامع
الکلم وفصل الخطاب الذی اوتیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وسلم انتھی
ومعلوم آن مخلص است کہ ذہن را ظرف خلط والتفریق ازین جہت مے گویند۔ کہ مؤلف افرادی
فرادیٰ بدون صورت تالیفیہ لحاظ کردہ میتواند وباعث برین آنست کہ بغیر لحاظ خلط تو یہ
یعنی مجموع وفرادیٰ فرادیٰ باوجود عموم منادیٰ وضمیر (کم) استقامت معنی واعجاز
جامعیت صورۃ نہ بندد۔ چہ در صورت دیگر فقط بیان خلقت سائر بنی نوع خواہد بود
نہ آدم علیہ السلام وحوا و عیسیٰ علیہ السلام مزید برین از تکلف تخصیص نیز مبرا نہ خواہد بود
وبر تقدیر منزل میگوئیم کہ تلویحات ولمعات را با دلالت وضعیہ چہ کار۔ آنچہ متعلق جملہ ذیل
دعا نامہ ام (چہ خوش بودے۔ اگر ہمگی خود را الخ) استفسار نوشتہ اند کہ اس کا اپنا کیا

تصور ہے۔ بکو الشّبس انیجا ہمیں قدر ضروری معلوم مے شود۔ کہ استفسار خواجہ نکہ منجملہ شعب مسئلہ جبر والاختیار است لہذا چہ گونگی حل آد از کیفیت حل مسئلہ مذکورہ اسکا تا آیا اعتناءً از کتاب خصوص وامثالش باید طلبید۔ استفسار سوم از سپردن ملائکہ ودائع را بآدم علیہ السلام رفتہ بود جواب اذا وازیں ودائع علوم ملائکہ است کما قال الشیخ قدس سرہ۔ وجعل ھٰذہِ الملائکۃ کانوا لاۃ علیٰ ما احدثہ سبحانہ، ودونہم من العالم من علیین الی اسفل السافلین ووھب کل ملکٍ من ھؤلاء الملائکۃ علم ما یرید امضاءہ فی العالم انتھی۔ وکیفیت ایں موھبت را بعد حصول نسبت وتشبیہ بملاء اعلیٰ خواہی دانست کہ چہ گونہ تلقی فیض علوم از ملاء اعلیٰ حاصل میشود۔ ایں است ما استفسر مجملاً والتفصیل المقتضی لبسطا فی الکلام۔ والسلام خیر ختام۔ العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ عفی عنہ

والا نامہ چہارم در مزید تشریح

(بجواب جناب چشتی محرم علیصاحب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵

بعد حمد وصلوٰۃ از ہیچمدان ولد ادہ اہل اللہ مہر علیشاہ محبی فی اللہ ومخلصی للہ چشتی محرم علیصاحب مطالعہ نمایند۔ کہ استفسار متعلق تفسیر حضرت شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر مندرجہ محبت نامہ از نظر قاصر در گذشت نوشتہ بودند۔ کہ مراد از آیۃ یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثیٰ) افراد ناس موجودہ زمانہ نزول وبعدش ہستند نہ کسانیکہ قبل از نزول آیۃ گذشتہ اند۔ چہ ارادہ ایمعنی عام را از صیغہ یا ایھا الانسان) شاہدے نیست از قرآن کریم پس شمول آیت مذکورہ اصناف اربعہ را کما قال الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہ معنے وار دمہر با نا آیت مسطورۃ بالا از اخبار دواقعات است نہ از قبیل احکام وشرائع

پس نظر بعموم الفاظہ وافیت احاطہ معنے ارادہ مطلق نوع انسانی قباحتے ندارد۔ بلکہ ہمیں

خصوص وعموم مضمون قرینه باشد بر خصوص وعموم منادی - نمی بینی که در آیه کریمه یا ایها الانسان
انک کادح الی ربک کدحا فملاقیه) عموم مضمون دال است بر عموم منادی یعنی مطلق نوع
انسانی - چه عمل کردن و جزائش یافتن یا ملاقات با رب خود نمودن مخصوص نیست به فردون
فرد - و در همچنین مواضع خصوص خطاب و ندا و مطلوب قصدی علی ابلغ الوجوه مستفاد میشود - چه
اولا معامله پیش آدمی مطلق افراد انسانی بیان فرموده بعد از ان متوجه بخصوص منادی گشته در حق
افراد موجوده زمانه نزول فرموده اند که (فما لهم لا یؤمنون - مراد از ضمیر هم افراد انسانی زمانه
نزول اند و بس ازینجاست که میگویند - العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص المورد و نیز
التخصیص بعد التعمیم اوقع فی النفس) و نیز مصداق کدعوی الشئ ببینة و برهان متفکر در آیه (یا
ایها الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم مراد از (ناس) افراد
انسانی موجوده زمانه نزول و بعدش هستند چه مراد از (اعبدوا) عبادت مخصوصه است علی نهج الشریعة
المحمدیة علی صاحبها الصلوٰة والسلام - حالا می گویم که آیه مسطورة الصدر محل بحث و میگویم که نظر باتصال
نظم منطوقش خاص است بحق کسانیکه خلقت شان از نزدها است بناء علیه مراد از منادی نیز همان
افراد موجوده زمانه نزول و بعدش خواهند بود - وحضرت شیخ قدس سره ازین معنی انکاری نیست
بلکه غرض آنست که بلحاظ وسعت الهیه کما قال ان الله واسع والسماء کلامش و عموم مضمون معطوف
یعنی (وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا) و عموم رسالت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کما قال
صلی الله علیه وسلم - کنت نبیا وادم بین الماء والطین ولله القائل الا بابی من
کان ملکا و سیدا وآدم بین الماء والطین واقف فذاک الرسول الابطحی محمد - له فی العلی مجد
تلید و طارف بحدیکه انبیاء سابقه علی نبینا وعلیهم السلام از آدم تا عیسی علیهم السلام همه نائب محمدی هستند و شرائع
اوشان نیز شرع محمدی است البته قبل از ظهور جسم مطهر علیه الصلوٰة والسلام انبیاء سابقه استمداد از روحانیت آنحضرت
صلی الله علیه وسلم میگرفتند - و تبلیغ شرائع خود میشان مینمودند - و بعد از تکمیل دوره فلک محمدی صلعم
قلم نسخ بر ملل سابقه کشیده شد - مضمون آیه مذکورة الصدر محل بحث را عالم بطریق تقطیع و توریه گرفتن

کما حرر فی المکتوب السابق صحیح بلکہ انسب معلوم میشود لیکن در نظر عارف کہ بمشاہدہ تامہ خود وسعت واتساع وعموم رسالت ومضمون کنت نبیا وآدم بین الماء والطین را دریافتہ باشد لا غبر وعلی ابیل التنزل والتسلیم ان لمراد خصوص المنادی فحسب مطلوب الشیخ قدس سرہٗ ایضا حاصل خانہ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِنَّہٗ ان اللہ قد جمع ھذہ الاربعۃ لانواع من الخلق فی آیتہ من القرآن فی سورۃ الحجرات الخ) وظاہر است کہ خصوص مورد ومنادی در عموم وشمول ما بودش بحسب (العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد) مخل نیست ہذا آخر ما یتعلق بالکلام الشیخ رضی اللہ عنہ والسلام خیر ختام)

العبد الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

نقلنامہ مبارک حضور قبلہ عالم

ع۵۲

معظمی ومکرمی دامت توجہاتکم وحفظکم اللہ تعالیٰ

تسلیم ونیاز :- عنایت نامہ مفصل طور کاشف ما فیہا ہوا- الحمد للہ کہ جناب کا سفر بخیریت گذرا- نیازمند ۲۸ شوال مکان سے نکلا- چند ایام راستہ میں بوجہ سخت امراض بعض مخلصین گذار کر سیال شریف حاضر ہوا- توسط اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موجودہ حضرات نے بھی مہربانی فرمائی- الحمد للہ سیال شریف سے واپس ہو کر آج تیسری ذیقعدہ تک اسٹیشن تک نہیں پہنچ سکا- غالباً ہفتہ عشرہ تک انشاء اللہ تعالیٰ مکان پر پہنچنے کی امید ہے- زیارت اہل اللہ جیسا کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے- جسمانی وروحانی صحت کیلئے بہترین نسخجات ہیں- شافی مطلق بطفیل مقبولانش رحم فرماوے- بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالیٰ تسلیمات ودعوات- جناب کے نیازمند غلام محی الدین کے نیاز

نقل سوالات جناب راجہ شیر محمد صاحب رئیس بھیرہ جاگیردار خانپور مقام باغپور ہزاری المعروف بھیرو بہ بمعہ جوابات عالیجناب حضرت قبلہ و کعبہ گولڑوی دام برکاتہم

منبع جود والا شان مرشد کامل ہادی آگاہ دل جناب حضرت پیر صاحب والی گولڑہ شریف

بعد از ادائے آداب السلام علیکم۔ و اشتیاق قدوسی ذات والا اینکہ چند امورات ضروریہ کی نسبت عارض ہوتا از بس ضروریات سے تھا جس کے متکلف اوقات گرامی ہوں۔ جواب پیش کر کے امیدوار عطائے جواب باصواب کا ہوں۔

سوال ۱۔ کسی کے والدین یا کہ مولود راہی بقا ہوں۔ فریق باقیماندہ اُس کے واسطے کوئی تحفہ تحائف کلام اللہ یا خورد و نوش یا کہ چیز پوشیدنی کیوجہ سے دیسکتا ہے جو کہ اس کو پہنچے۔

جواب ۱۔ محتاج کو طعام و پوشاک دینے کا ثواب اور کلام اللہ پڑھنے والیکو کلام اللہ دینے کا ثواب بہت کو پہنچ سکتا ہے۔ ایسا ہی درود وغیرہ کلام الٰہی و فعل خیرات کا ثواب پہنچ سکتا ہے۔

سوال ۲۔ نقد روپیہ یا زیور یا کہ کوئی خاص پارچہ جو اس اہل علم نے حیات میں طلب کیا ہو۔ اور میسر نہ ہوا ہو۔ اب وہ نقد دیا جاوے۔ تو کس وجہ سے۔ اگر پارچہ ملے تو اس کی قیمت دیجاوے گی یا کہ خود کس کو دیا جاوے اور کس طریقہ سے جو اس کو پہنچے۔

جواب ۲۔ وہ اشیاء جن کو متوفی نے بعینہٖ طلب کیا ہو۔ گو ان کی قیمت کا دینا محتاج کو متوفی کے لیے مفید و جائز ہے۔ مگر ان اشیاء مطلوبہ بعینہٖ کا دینا مناسب تر ہے۔

سوال ۳۔ اگر پسماندہ کا خیال ہو کہ قبر پر جا کر اُس کو بخشے تو کس طرف بیٹھیگا۔ اور کس کلام مبارک کا ختم شریف کر کے اُس کے ارواح کرے گا۔ کس تعداد تک آیا اس کے واسطے کوئی خاص مقدار ہے۔ یا جس دن چاہے۔

جواب ۳۔ میت کے منہ اور سینہ کے مقابل پشت بقبلہ ہو کر الحمد شریف مع الم ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ مفلحون تک اکبر تک اور قل ہو اللہ احد آخیر تک گیارہ مرتبہ پڑھے اور ثواب میت کو بخشے یا جو کچھ کلام اللہ یا کلمہ شریف یا درود شریف پڑھتا ہو۔ سب کا ثواب بخشدے۔

سوال ۲:- اگر پس ماندہ چاہیں کہ اُس دوست گم شدہ کا دیدار کرو۔ یا کہ وہ مُجھے دیکھے۔ تو کس کلام شریف کے ذریعہ سے۔ ظاہری دیکھنا تو غیر ممکن ہے۔ مگر خواب میں دیکھا جاوے کہ وہ کون کلام مبارک ہوگی۔ اور کس تعداد تک پڑھی جاوے گی۔ اور کس وقت پر۔

جواب:- رات کو سورہ والشمس واللیل والضحیٰ الم نشرح ہر ایک سورۃ سات سات مرتبہ پڑھکر ان کا ثواب میت کو بخشے۔ اور پھر کسی سے کلام نہ کرے۔ سو جائے۔

سوال ۵:- ارواح کا آنا اپنے گھروں میں آنا ہو سکتا ہے۔ کس عرصہ تک ہر روز یا کہ خاص دن میں اگر خاص دن ہے تو کون ہے۔

جواب:- ارواح کا تعلق کسی قدر بدن سے چالیس روز تک ایسا ہی ہر شب جمعہ در روز جمعہ ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس تعلق خاص کو آنا سمجھے نہ یہ کہ عالم ارواح سے نکلکر جسم کیطرح انتقال مکان کرتے ہیں۔ البتہ اُن کا در ایام مذکورہ خاص تعلق ایسا ہی اثر رکھتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود آگئے ہیں۔ یعنے بحیثیت مشیت ایزدی باجز ہوتے ہیں۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ بروز عید اور عاشورہ ماہِ رجب کا پہلا جمعہ اور ماہِ شعبان کی پندرہویں رات اور شب قدر اور ہر جمعہ کی رات میں ارواحِ قبروں کے سے نکلکر اپنی گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر اپنے پسماندگان سے سوال کرتے ہیں۔ کہ اِس مُبارک رات میں ہمارے ساتھ کسی صدقہ یا طعام سے امداد کرو۔ کہ ہم محتاج ہیں۔ کتاب دار السحان للسیوطی و کتاب وفائق لاجبار امام عبد الصمد صنؔ۔ اِس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ارواح موتیٰ ایام مذکورہ اپنے گھروں کے دروازہ پر آتے ہیں۔

سوال:- اگر پس ماندہ مہجور شدہ چاہے کہ مجھے صبر حاصل ہو تو کس کلام شریف کے ذریعہ سے کس وقت اور کس تعداد تک ورد کرے گا۔ اگر از حد بے ہمت ہو تو کس قدر پڑھیگا۔

جواب ۶:- اس میں یا حی یا قیوم ایکہزار مرتبہ بوقت اذان فجر پڑھے۔ اگر اسقدر نہ ہو سکے تو ۳۰۰ (تین سو) مرتبہ پڑھے بعد ازاں دل پر دم کرے۔

سوال ۷:- دوست مہجور شدہ کا مطلب ہو کہ دوست گم شدہ کا خانہ سکونتی کہ جس میں وہ مدفون ہے وہ منور ہو

اور اعلیٰ قسم کی رحمتیں خداوند کریم جل شانہٗ سے اس پر نازل ہوں تو کس کلام شریف کا کسقدر اور کس وقت اور کس دن میں اس کا ذکر کرے۔

(جواب) اس جگہ کلام اللہ شریف پڑھے یا پڑھوائے ایسا ہی درود شریف جس قدر ہو سکے۔

سوال۔ اگر دوست گم شدہ عہد حیات خود میں کسی چیز خورد و نوش کا زیادہ خواہش رکھتا تھا۔ اب اس کو دوست مہجور شدہ کس وجہ سے پہنچاوے۔ ہر دن یا کسی دن خاص ہیں اور اس کی تجویز کیا ہو گی۔

جواب ۸۔ ہر دن یا شب جمعہ یا جس وقت اور جس دن چاہے پہنچا سکتا ہے۔ البتہ ہر شب جمعہ و ایام عید و عاشورہ وغیرہ مندرجہ جواب ۷ ضرور طعام یا کلام یا کسی خیرات کپڑا وغیرہ کا ثواب پہنچانا ضروری ہے۔

سوال ۹۔ کلمہ شریف یا کہ درود شریف کا ثواب بخشنا کسی کے واسطے جائز ہے یا کہ نہیں۔ سُنا گیا ہے کہ ناجائز ہی اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

جواب ۹ جائز ہے۔

سوال ۱۰: اگر دوست گم شدہ کسی قسم مویشی کی خواہش رکھتا ہو۔ از قسم عام مویشی یا کہ از قسم پرندگان اب انکا پہنچانا کس وجہ سے ہو گا۔ آیا وہ چیز زندہ دیجاوے یا کہ قیمت اگر زندہ دینے کی خواہش ہو تو کس کو دیا جائے۔ اور کس طریق سے دیا جائے۔

جواب ۱۰ زندہ دینا محتاج کو بہ نسبت قیمت کے زیادہ مناسب ہے۔

سوال ۱۱ یہ سوال وہی نمبر ۷ والا سوال ہے جواب اس کا وہاں ملاحظہ ہو۔

سوال ۱۲۔ کہ ملا جو قبر پر پڑھائے جاتے ہیں۔ وہ کس عرصہ تک پڑھتے رہیں۔ قرآن شریف ہی پڑھا کریں یا کوئی اور کلام

جواب ۱۳ چالیس دن تک قرآن شریف پڑھایا جاوے مگر بلا شرط اجرت۔ کیونکہ قرآن شریف پڑھنے کی اُجرت لینی دینی حرام ہے۔ ہاں اگر پڑھنے والے کو لالچ نہ ہو۔ اور دینے والا اجرت سمجھکر نہ دیوے تو جائز ہی مگر یہ مشکل ہے لہذا اچھا ہے کہ دوست یا خویش اقارب جو بلا اُجرت پڑھنے والے ہوں پڑھیں۔

مکتوب چونتیسواں

ایک عریضہ کے جواب میں جو توارد احوال کی نسبت لکھا ہوا تھا۔ نور محمد نہاری کی طرف صادر فرمایا ہے۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالیٰ کا حمد ہے اور اُس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ آپ کا مکتوب شریف پہنچا توارد احوال کا مضمون واضح ہوا جاننا چاہیئے۔ کہ جسطرح حقتعالیٰ عالم میں داخل نہیں ہے۔ اُس سے خارج بھی نہیں اور جسطرح عالم سے منفصل نہیں ہے۔ اُس کیساتھ متصل بھی نہیں ہے۔ حقتعالیٰ ہی۔ مگر یہ دخول وخروج واتصال وانفصال کی سب صفتیں اس سے مسلوب ہیں۔ حق تعالیٰ کو اِن چاروں صفات سے خالی ڈھونڈنا چاہیئے۔ اور اِن صفات سے باہر اس کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اگر اِن صفات میں سے کسی صفت کا رنگ ملجائے تو ظلال ومثال کی گرفتاری حاصل ہے۔ بلکہ حقتعالیٰ کو بیچونی اور بیچگونی کی صفت سے جس میں ظلّیت کی نہیں طلب کرنا چاہیئے۔ اور اس مرتبہ کیساتھ بیچونی اتصال پیدا کرنا چاہیئے۔ یہ دولت صحت کا نتیجہ ہے۔ کہنے اور لکھنے میں نہیں آسکتی۔ اور اگر لکھی جاوے تو اس کو کون سمجھیگا اور کون اس کو پائے گا۔ آپ اپنے کام میں .... مرہیں اور ملاقات کے وقت تک کیفیات احوال کو لکھتے رہیں والسلام

ہادیِ راہِ متین زبدۃ العارفین خلاصۃ العالمین دام فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ کرم نامہ آں ذیشان رسید مافیہا بوضاحت انجامید عرض بلبب ادب اینکہ سالک را تجلی آفاقی وانفسی را عبور کردہ بعدہ جمع میان تشبیہ وتنزیہ است یعنی وجود سالک است وصفات از وجود سالک ظاہر مے گردند وقرار آں ہا نیست اگر خیال بروجود میکند صفات از لحاظ میروند واگر بر صفات مے دارد وجود از لحاظ مے رود۔ الحال سالک نظر بر صفات مے دارد یا بر وجود چہ طور ارشاد فرمایند تعمیل کردہ آید زیادہ بجز نیاز فقیر حقا از کوشش دل

رو نظر دو بحر کن جو را مبین — تا کہ باشی عارف سر یقین

طالب حق مخلصی فی اللہ فقیر صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ہمچو اسباب آں ارقام نمودہ بشود کہ دریں مشاہدہ نظر بروجود باید داشت نہ بر صفات۔ دعا است کہ اللہ تعالیٰ آں طالب حق را شہود ذاتی دائمی عطا فرماید۔ العبد دعاگو و دعا جو مہر علیشاہ بقلم خود

پیشوائے عارفان رہنمائے سالکان۔ ماوائے وملجائے نیاز منداں دام فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ طالب صادق عالم امر سے عروج کیا۔ اس جگہ تک کہ اُس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اور خیال کرتا ہے کہ جس مقام پر میں آیا ہوں اُس پر کوئی نہیں آیا۔ پھر نزول اس کا ہویا اتنا قدر کہ بہت نیچا آیا۔ اور محض عبدیت میں آرہا۔ اُس وقت خالی ہو گیا۔ پھر اس وقت حال و مواجید اُس کے شریع شریف کے خادم ہوئے۔ اس میں آں غریب نواز تحریر سے مشرف فرمانا کہ مناسب نصیحت طالب کے ہو۔ زیادہ نیاز و نیاز

فقیر صاحب از کوٹ مٹھن عفی عنہ

از بندہ مسکین شمس الدین عجز و نیاز و طالب دعا کے بیس روپے نذرانہ ارسال خدمت کیجاتی ہیں امید کہ قبول ہو۔

مخلصی فی اللہ حفظکم اللہ تعالےٰ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حالت مسطورہ مرسلہ۔ الحمد للہ والمنۃ مستوجب حمد و شکر باری عز اسمہ صرف یہ خیال کہ جس عروج پر میں پہنچا ہوں۔ کوئی نہیں پہنچا۔ زعمی ہے واقعی نہیں۔ گو اس قسم خیالات پہلے بھی اہل اللہ سے سرزد ہوئے ہیں۔ مثلاً آنجا کہ من رسیدم امکان نیست کسے را۔ اور اس خیال کے لئے وجہ وجیہہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ہر ایک مخلوق کے لئے ایک وجہ اور تعلق خاص بجناب باری عز اسمہ ہوتا ہے کہ دوسرول کے لئے نہیں۔ کما قال الشیخ الاکبر فی مواضع عدیدۃ من الفتوحات وغیرہ من العارفین اس بناء پر آپ کا خیال مذکور بالا صحیح ہو سکتا ہے۔ والسلام

دعاگوئی و دعا جوئی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

محبی و مخلصی فی اللہ جناب فقیر صاحب حفظکم اللہ

واضح

بعد از سلام مسنون الاسلام و دعا باشد۔ دونوں کا مشاہدہ کمال ہے۔ اور صرف بے مثال لیس کمثلہ شیئ کا مشاہدہ نقصان کیونکہ قرآن کریم میں ہو الظاہر والباطن وارد ہوا ہے۔ نہ فقط ہو الباطن مشاہدہ بے مثالی

تنزیہ ہے اور مشاہدہ کونی یعنے آفاقی و انفسی تشبیہ ہے اور کمال دونوں کے جمع کرنے سے حاصل ہوتا ہے
ہکذا قال الشیخ الاکبر قدس سرہ فی الفص النوحی من فصوص الحکم اور مشاہدہ کونی میں پہلے مشاہدہ خارج میں ہوتا ہے
یعنے فی الآفاق - بعد ازاں اپنے اندر یعنے فی الانفس ہکذا صرح الشیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فی الفتوحات - دعا سے
یاد رکھیں - والسلام

الرقم دعا گو و دعا جو نیاز مند فقراء عبدہ مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ - اما بعد حامل دعا نامہ محمد ابن مصطفےٰ مدنی باعث بر تحریر ہذا بغرض حصول
زاد و راہ نزد آں مخلص مے رسد - باید کہ مناسب طور باد تعامل نمایند -

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

دعا و سلام حامل دعا نامہ محمد عبد الرحمٰن ترکی - اپنے وطن میں پہنچنے کے لئے متحیر ہیں - اور سفر خرچ
کے خواہاں ہیں - اس ملک کا حال ان کو سمجھا یا گیا ہے - مناسب طریق پر امداد و سلوک کریں - والسلام

العبد الداعی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - خط ملا کیفیت معلوم ہوئی - حسب تحریر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمۃ کاملہ سے
اچھی طرح سے جبر نقصان کا تدارک فرمائے - اللھم لک الحمد والیک المشتکےٰ وانت المستعان
ولا حول ولا قوۃ الا بک - برخوردار اللہ بخش حفظہ اللہ تعالےٰ کو بعد سلام دعا مضمون واحد

العبد الداعی بقلم خود

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘‘- خط سے کیفیت معلوم ہوئی- برخوردار غلام محی الدین نے بھی راسی امر کی یہاں پہنچ کر یاد دہانی کرائی تھی- دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے جمیع مشکلات مشروعہ کا حل فرماوے اور مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے- مولوی غلام محمد صاحب حسب التحریر بھیجے جاویں گے- والسلام برخورداران حفظہم اللہ تعالےٰ کو دُعا وسلام- مہر علیشاہ بقلم خود

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش در حفظ وامان الٰہی مع اولاد و متعلقین باشند

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ- مکتوب مفصلاً ملاحظہ سے گذرا برخوردار محمد ایوب نے محض توفیق وفضل او سبحانہٗ وتعالےٰ اسقدر تکلیف اُٹھا کر کام سرانجام کیا- آئندہ بھی وہی حافظ ومعین ہے- اللھم لک الحمد والیک المشتکیٰ وانت المستعان ولا حول ولا قوۃ الا بک‘‘- برخوردار اللہ بخش کو دعا وسلام العبد داعی از گولڑہ بقلم خود

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد دُعا وسلام آنکہ برخوردار محمد ایوب اور اللہ بخش اور فضل الٰہی کی کیفیت امزجہ سے مطلع کریں- اللھم انت الشافی لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقماً والسلام

دعاگو از گولڑہ بقلم خود

مخلصی فی اللہ حاجی کریم بخش حفظکم اللہ تعالےٰ

سلام ودُعا- یا مجیب المضطر اذا دعاہ ویا کاشف السوء کے علاوہ سورہ الم نشرح ۷ مرتبہ اور آپ یا برخوردار اللہ بخش علی الصبح پڑھ لیا کریں- برخوردار محمد ایوب خاں کا ایک خط اگلے دنوں میں آیا تھا جس میں مندرج تھا کہ آج نصف لکڑی انگریز نے پاس کرلی ہے- اور نصف باقی کے متعلق کل

فیصلہ ہو گا۔ اللہ تعالے آپکے اضطراب کو جلد رفع فرمائے۔ برخوردار اللہ بخش کو دُعا و سلام کل جواب ایک معذوری کیوجہ سے نہیں لکھا گیا۔

العبد دعاگوئی از گولڑہ بقلم خود

مخلص فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالے

بعد سلام دُعا آنکہ حسب المطلب تعویذ داخل لفافہ ہذا بھیجا جاتا ہے۔ اللہ تعالے برخوردار اللہ بخش کو شفا اور محمد ایوب کو جلد اس تکلیف سے نجات بخشے۔ برخوردار اللہ بخش کو سلام۔

دعاگو از گولڑہ

مخلص فی اللہ حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالے

بعد دُعا و سلام آنکہ خط مرسلہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ اللہ تعالے برخوردار محمد ایوب کو سالماً غانماً بخیریت جلد مہجوروں کو ملاوے۔ برخوردار اللہ بخش کو کلام اللہ شریف سنانے کی اجازت ہے۔ ہر روز شروع کے وقت سورۃ الم نشرح سات دفعہ پڑھکر سینہ پر دم کر لیا کریں۔

اللھم لک الحمد والیک المشتکیٰ وانت المستعان ولا حول ولا قوۃ الا بک

والسلام العبد الداعی از گولڑہ بقلم خود

مخلصی حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالے

بعد سلام آنکہ کل ازواج کا حال خطوط سے معلوم ہوا۔ ڈاکٹر کی رائے تبدیل ہوا کے لئے ٹھیک ہے افاقہ محسوس ہونے پر کوہ مری لیجاویں۔ اَللّٰھُمَّ انت الشافی لا شافی الا انت اشفِ شفاءً لا یغادر سقماً بجاہ نبیک وحبیبک محمدن المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ برخوردار اللہ بخش و محمد ایوب کو سلام داعی از گولڑہ بقلم خود

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

از نیاز مند درویشان بخدمت جناب صاحبزادہ محمد عبد القیوم صاحب حفظہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:- اما بعد نمیقہ گرامی از ملاحظہ فقیر گذشت چونکہ این ارشاد ہماں ارشاد است کہ بجواب اش بالمشافہ گذارش نمودہ بودم فالتکرار تصدیع للجناب۔

فقیر بر سرِ راہ است و دعا میکند کہ اللہ تعالےٰ اہل اسلام را در اشاعت اسلام کما ھو عند اللہ والرسول صلعم بحسب طرز سلف صالحین رضوان اللہ علیہم توفیق تاسی و اقتفاء عطا فرماید۔

از بعضے فقرات مندرجہ عنایت نامہ بالخصوص از فقرہ "اقوام دیگر علم از ما گرفتند و بہرہ ور گردیدند و ما ورثہ بزرگان خود را از دست دادیم" سخت متعجبم۔ مخدوما چونکہ علم مستند بہ عند اللہ والرسول علم شرائع و احوال است و او بفضلہ تعالےٰ معہ خدام خویش یعنی علوم آلیہ محفوظ و مصون است۔ نزد ما تا حال اقوام دیگر از و بے بہرہ ہستند پس صحت جملہ مذکورہ بالا اصلاً صورت نمے بندد۔ البتہ زنش اوا از دست ما ایں طریق خواہد بود کہ الآن بحسب (کلمۃ خیر اُرید بہا شر) بعنوان ترقی اسلام ورزیدہ می شود۔ فاللہ خیر "حافظا وھو ارحم الراحمین۔

عنوان مطابق بامعنون (ترقی اسباب معیشت) بود ولو بوجہ غیر شرعی نہ کہ ترقی اسلام۔ ع بر عکس نہند نام زنگی کافور۔ بعد از بادشاہ کسیکہ زندہ ماند۔ خواہد دید کہ اثر ایں طرز بغیر از پس پشت انداختن احکام شرعیہ از صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہا بجز تو ز ظاہری و تکلم بدری چیزے دیگر نخواہد بود الا من حفظہ اللہ۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام خیر ختام

المحرر کمینہ ترین خلق اللہ المدعو مہر علیشاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود

سیادت پناہ مخلصی سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا آنکہ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آں مخلص کو اتباع مشائخ عظام علیہم الرضوان عطا فرماوے۔ سب سادات کو دعوات۔

العبد دعا جوئی و دعا گوئی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

سیادت پناہ مخلصی سیّد نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ :۔ اما بعد محبت نامہ ملاحظہ سے گذرا۔ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مصائب روزگار سے محفوظ فرما کر اپنی طرف متوجہ رکھے۔ حضرت دیوان صاحب حفظہم اللہ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا تھا۔ جس کے جواب سے محرومی ہے۔ موجش بخیر ہو۔ سب کو ماوجب

داعی و مستدعی از گولڑہ بقلم خود

۲۳۔ رمضان

سیادت پناہ مخلصی سیّد نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ :۔ الحمد للہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ کئی دن ہوئے ہیں ایک عریضہ بخدمت حضرت دیوان صاحب حفظہم اللہ تعالےٰ بغرض استمزاج بھیجا گیا تھا جس کا جواب آجتک نہیں ملا۔ ما نعش بخیر ہو۔ آپ کیفیت معلوم کر کے تحریر فرما دیں۔ سب صاحبان کو دعوات والسلام

دُعا گوئی و دُعا جوئی مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

سیادت دستگاہ مخلصی سیّد نادر شاہ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

سلام و دُعا :۔ اخلاص نامہ ملاحظہ سے گذرا۔ ختم شریف و درود شریف ۳۶۰ مرتبہ کلمہ تمجید ۳۶۰ مرتبہ سورہ الم نشرح ۳۶۰ مرتبہ سورۂ اخلاص ۳۶۰ مرتبہ اخیر میں درود شریف ۳۶۰ مرتبہ ثواب اس کا بروح پاک سرور عالم واہلبیت و صحابہ کرام و سیّدنا عبدالقادر جیلانی علیہم الصلوٰۃ والسلام پہنچا دیا کریں۔ والسلام

العبد دعا گو مہر علیشاہ بقلم خود

سیادت پناہ مخلصی سیّد نادر شاہ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ :۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جمال الدین کو صحت کاملہ مرحمت فرمائے۔

آمین بعد از نماز صبح اہم بار الحمد شریف مع بسم اللہ پڑھکر اُس پر دم کر دیں۔
والسلام دُعا گو از گولڑہ

مخلصی فی اللہ سیادت پناہ سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دُعا آنکہ کل تیسری رمضان کو برخوردار غلام محی الدین کے گھر حق سبحانہ وتعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ اُس کی صلاحیت و عمر درازی کے لئے دُعا فرماویں۔ سب میاں جان کو دعوات۔ داعی و مستدعی مہر علیشاہ بقلم خود

بروز دوشنبہ سیادت پناہ مخلص سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ محبت نامہ کاشف مافیہا ہوا۔ داعی مع الرفقاء بخیریت مکان پر پہنچ گیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جانبین کو مکروہات زمانہ سے محفوظ فرما کر صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ والسلام۔ سب کو دعا سلام

العبد

الملتجی والمشتکے الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

۶۔ جنوری مخلص فی اللہ سیادت دستگاہ سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد از سلام آنکہ محبت نامہ کاشف مافیہا ہوا۔ عزیز اکبر علیشاہ صاحب کی اہلیہ کے لئے تعویذ گلے میں باندھنے کے لئے داخل لفافہ بھیجا تھا۔ ایامِ حمل میں نُسخہ استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ چیچک کیلئے آپ سورۂ لایلاف قریش گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف بھی گیارہ مرتبہ پڑھکر چاول دم کر دیا کریں تین تین دانہ تین دن علی الصباح نگلوا دیویں۔ گویا ۹ دانہ فی بچہ کے لئے ہوں گے۔

سیادت پناہ مخلصی سید نادر شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے بھائی صاحب و سائر متعلقین کو مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے۔ میرا ارادہ روانگی بقصد حاضری پاکپتن شریف باصرار بعض مخلصان بہ لین کندیاں وملتان پر سول بروز دوشنبہ ۲۰ ذوالحج مصمم ہو چکا ہے۔ واللہ ہو الموفق حسب ارشاد حضرت دیوان صاحب گیمبر اتریں گے۔ والسلام العبد والمتشکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ

بقلم خود از گولڑہ

مکرمی جناب حافظ سید عزیز حسن صاحب بقائی وفقکم اللہ لما یحب ویرضےٰ۔

بعد سلام مسنون الاسلام آنکہ بوجہ علالت طبع شایانِ شان ہدیہ کچھ نہیں عرض کر سکتا۔ صرف اُسی پر مکتفی ہوں۔ کہ سیرت باقی اپنے منصفانہ و ممتاز انہ طرز میں افادہ اہلِ حق وہدایت خام خیالوں کے لئے آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ جزاکم اللہ تعالےٰ عن المستفیدین خیر الجزاء والسلام۔

الملتجی والمتشکی الی اللہ العبد المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

واعظ قوال کو جو سند عطاء فرمائی وہ یہ ہے۔

یہ صاحب اس فن قوالی میں بے نظیر ہونیکے علاوہ بوجہ ذوقِ باطن لقب صوفی شاہ کے مستحق ہیں۔ عضار کدعوی الشئ ببینۃ وبرھان لا یحتاج الی تصدیق احد

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

بجواب دعوت نامہ دیوان اجمیر شریف ۲۳۔ ربیع الاول ۔ حامداً ومُصلیاً

السید المکرم المعظم سجادہ نشین آستانہ عُلیا اجمیر شریف دامت عنایتکم ۔ تسلیم ونیاز ارشاد نامہ بغرض شرف

شمولیت مجلس عقد نکاح مکرمی و معظمی جناب پیرزادہ سید آل نبی بتاریخ ۲۲- ربیع الاول اعزاز بخش ہوا یاد فرمانیکا شکریہ

مگر ما بانیاز مند عرصہ ۱۸ ماہ سے بوجہ علیل الطبع ہونیکے حاضری سے معذور ہے- اللہ تعالےٰ اس کارخیر میں برکت اور موجبات حمد و شکر کے عطا فرماوے- زیادہ نیاز

دعا جوئی و دعاگوئی از گولڑہ ضلع راولپنڈی

استفتاء

ہادیٔ شریعت و اصل حقیقت جناب پیر صاحب مدظلکم

السلام علیکم- کچھ شبہات لکھکر حضور کی خدمت میں نظرِ تحقیق نہ بنظرِ اعتراض ارسال خدمت ہیں۔ اُمید کہ جواب سے ممتاز فرماویں گے۔ الراقم میر زمان نمبردار موضع جھانہ ضلع کرنال تحصیل تھانیسر ڈاکخانہ ٹھسکہ میرانجی

(۱) بیعت مروجہ فی زمانہ سنت ھے۔ یا واجب یا فرض اور اس کا ثبوت شرعی کیا ھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بیعت خلافت یا بیعت اسلام تھی۔ بیعت طریقت کا سلسلہ کب سے شروع ہُوا ھے۔

(۲) بیعت مروجہ سے کیا غرض ھے۔ اور اس کا فائدہ کیا ھے۔

(۳) ایک شخص مدت العمر میں کتنے شخصوں سے بیعت کر سکتا ھے مشہور تو یہ ھے۔ کہ ایک کے سوائے دوسرے سے بیعت کرنے میں رجعت ہو جاتی ھے۔ اس کی اصلیت کیا ھے۔

(۴) ارشاد و تلقین کے قابل کون شخص ہوتا ھے۔ کچھ اس کے معیار یا شرائط ہیں۔ یا نہیں جسکا جس پر اعتقاد ہو جاوے بقول پیر من خس است و اعتقاد من بس است مرید ہو سکتا ھے۔

(۵) طریقت شریعت کے کچھ خلاف ھے۔ یا اکمل شریعت کو طریقت کہتے ہیں۔ یا کوئی

اور شے ہے۔

(۶) رقص وسرود مروجہ صوفیائے چودھویں صدی وعشق بازی باطفلان وزنان شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے۔ اور متقدمین صوفیائے میں بھی کیا اس پر دار و مدار عشق الٰہی کا تھا۔ جبکہ فی زمانہ صرف رقص وسرود وعشقبازی بامردان مایہ طریقت وکمال سمجھتے ہیں۔

(۷) فسق وفجور ومحبت دنیا کیا اہل طریقت کے نزدیک ممنوع نہیں ہے۔

(۸) بیعت سے سوائے تعلیم وتلقین ذکرو اشغال کے کچھ اور فائدہ ہے۔ اگر بیعت سے مقصود تعلیم اذکار واشغال صوفیائے کرام ہیں۔ تو کتابوں میں جملہ اذکار واشغال صوفیان درج ہیں۔ اور اگر مقصود بیعت سے توجہ قلبی پیر ومرشد سے مرید طالب حق کو ایک دم میں یا چند مدت میں مقام قرب الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ تو یہ واقعہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر فرد مسلمان ہندوستان کا کسی نہ کسی سے مرید ضرور ہے۔ بلکہ بعض مشائخ موجودہ کے تقریباً ایک لاکھ یا پچاس ہزار تک بھی مرید پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے کئی مرید ہیں۔ خلوص اب تک نہیں پایا جاتا۔ ہاں یہ تو دیکھا جاتا ہے۔ کہ پیر کو خدا بنا لیتے ہیں۔ یا خود خدا بن جاتے ہیں۔ اب حضور عالم باعمل واکمل بھی ہیں۔ اور حضور کے متوسلین بھی بہت ہیں۔ ان میں سے واصل حق کتنے ہوئے۔ اور کتنے طالب حق ہیں۔ ان سب کا جواب حضور اپنی قلم سے تحریر فرماویں۔ تاکہ احقر کی تسلی ہووے۔ ورنہ صوفیائے زمانہ کو دیکھکر عقل بھی حیران ہوتی ہے۔ کہ خلاف حکم شرع کو فقیری سمجھتے ہیں۔ یا رقص وسرود وعشقبازی کو۔ وعشق بازی ناقصوں کو دوامی شہوات ہے۔ اور خوف ہے۔ کہ مرتکب معاصی ہو جاویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً

جواب نمبر ۱۔ بیعت طریقت مروجہ فی زمانہ سنت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے تقوے اور اقامت اسلام پر بھی بیعت فرمائی ہے۔ چنانچہ انصار کی مستورات سے نوحہ نہ کرنے پر اور

اور فقراء مہاجرین سے اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں۔ صحیح بخاری و ابن ماجہ ملاحظہ ہو۔ بیعت مروجہ کثرت ذکر الٰہی و زہد و تقویٰ پر بھی اس قبیلہ سے ہے۔

نمبر۱ قال اللہ تعالیٰ یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات الخ سیپارہ نمبر۲۸ سورۃ ممتحنہ رکوع نمبر۲

نمبر۲ وفی البخاری انہ اشترط علی جریر عند مبایعتہ الخ

جواب نمبر۲ بیعت طریقت سے غرض حصول سکینہ باطمینان قلب واخلاص و شوق و ترک ماسوی اللہ ہے۔ سنت اللہ اس پر جاری ہے۔ کہ علماء کی صحبت کے بغیر علم خیاط کی مجلس کے بغیر خیاطت اور آہن گر کی صحبت کے سوا آہنگری حاصل نہیں ہوتی

نمبر۳ رواہ ابن ماجہ انہ بایع ناساً من فقراء المھاجرین الخ

جواب نمبر۳ ایک شخص کئی اشخاص سے بیعت تبرک و فیض حاصل کرسکتا ہے۔ اور جائز ہے۔ بشرطیکہ شیخ اول کی تحقیر و توہین نہ کرے۔ ورنہ رجعت ہوگی۔ البتہ وہ شخص مستثنیٰ ہے۔ جس کو جذبہ عشقیہ اور رابطۂ کمال عشق شیخ کا دوسری طرف نہ جانے دے۔

جواب نمبر۴ بیعت کرنے کے قابل وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ ضروری علم دینی کے علاوہ اوصاف ذیل بھی رکھتا ہو۔

متقی کبائر سے مجتنب صغائر پر غیر مصر۔ زاہد۔ عابد اشغال اذکار پر مداومت کرنے والا۔ امر معروف۔ نہی عن المنکر ذو فہم۔ مستقل رائے۔ شیخ کی صحبت سے فیض یافتہ

جواب نمبر۵ طریقت شریعت کے برخلاف نہیں۔ شریعت خدا و رسول کی ہدایت و ارشاد ہے اور طریقت اس پر چلنے کو کہتے ہیں۔

جواب نمبر۶ رقص وسرود کے بارہ میں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ بگویم سماع اے برادر کہ چیست مگر مستمع را بدانم کہ کیست الخ کافی ھے۔ حصول عشق الٰہی کا مدار توجہ شیخ وکثرت ذکر الٰہی پر بشرط استعداد نہ عشقبازی بازناں وطفلاں جب عوام کے لئے یہ حرام ہیں۔ تو خواص کے لئے جن کا شان یہ ھے۔ حسنات الابرار سیئات المقربین کیسے جائز ہو سکتے ہیں۔ یہ اور بات ھے۔ کہ بعضے اہل اللہ کو حسینوں سے کسی وقت بوجہ مشاہدہ انوار تجلیات میلان ہُوا ہو۔ حضرت شمس تبریز وحضرت محبوب الٰہی وحضرت مجدد رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات مندرجہ کتب مناقب اس پر شاہد ہیں۔ یہ میلان از قبیل حدیث صحیح ان اللہ جمیل ویحب الجمال سمجھنا چاہیئے۔

جواب نمبر۷ بیعت کا فائدہ کتاب دیکھنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے نمبر ۱ میں موجود ھے۔

جواب نمبر۸ حصول مطلب کے لئے کوئی مدت معین نہیں۔ علی حسب اختلاف فی الاستعداد زمانہ کی کمی بیشی متصور ہو سکتی ھے۔

جواب نمبر۹ زمانہ موجودہ میں کن صاحبان کے لاکھ یا زیادہ مرید ہیں۔ باوصاف مندرجہ نمبر۴ جو تھا۔ اور واقعی شیخ ھے۔ تو ضرور مرید کے لئے کم ازکم پابندی احکام شرعیہ ہونی چاہیئے۔ دوسری صورت میں دونوں میں سے ایک کا یا ہر دو کا قصور متصور ہو سکتا ھے۔ درویش واقعی سے کسی وقت انا الحق کا سرزد ہونا اور ھے۔ اور غیر درویش متصنع کا کہنا اور۔ اس میں زمین آسمان کا فرق ھے۔ اور مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ بیت

آں انارا رحمت اللہ در قفا … ویں انا را لعنت اللہ ازخدا

Excellent

یا جیسا کہ مولانا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ نسخہ مثنوی اس وقت زیرِ نظر نہیں۔

جواب نمبر ۱۰ طالب خدا ہیت ہیں۔ اور واصل بمعنی صاحب اطمینان و ذوق و شوق بالغنی با للہ از ما سویٰ اللہ کم۔ والسلام خیر الختام۔

العبــــــــــــــــــــــــــــــــــــد

الملتجی الی اللہ سید مہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

مکرمی معظمی دامت توجہاتکم و حفظکم اللہ تعالیٰ

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ و ما فیہا من الاشعار کا شکریہ۔

نیاز مند کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ جناب کی طبیعت چونکہ بوجہ رقت قلبی و ذرہ نوازی نیاز مندوں کی تکالیف سننے سے متاثر ہوتی ہے۔ لہذا عرض میں توقف ہُوا۔ اور انتظار حصول صحت رہا۔ تاکہ شفایابی کی خبر موجب فرحت و خوشنودی جناب ہو۔ نیاز مندوں کی خوشنودی اور سب کچھ اس میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب کو معہ اولاد کرام حفظہم اللہ تعالیٰ و دیگر متعلقین و مخلصین مکروہات زمانہ و شر اعداء سے بحرمت مقبولان کے ہمیشہ محفوظ رکھے بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ تسلیمات و دعوات سب بے نیاز۔ سب کو واجب

العبــــــــــــــــــــــــــــــــــــد

نیاز مند از گولڑہ بقلم خود

مکرمی و معظمی حضرت دیوان صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ و دامت عنایاتکم

تسلیم و نیاز۔ دعا نامہ کا شکریہ۔ میری طبیعت بدستور علیل ھے۔ مدت سے اشتہاء مفقود ھے۔ جبراً غذا لینے سے تکلیف ہوتی ھے۔ وقتاً فوقتاً اطلاع دینے سے صرف یہی خیال مانع ھے۔ کہ جناب کو علالت کی خبر سننے سے تکلیف ہوگی۔ بدرگاہ فریدی دعا فرمادیں کہ بعد حصول شفا حاضری کا موقعہ نصیب ہو۔ زیادہ نیاز

العبد

دعاجوئی و دعاگوئی از گولڑہ بقلم خود

مکرمی و معظمی جناب صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ صاحب درحفظ و امان الٰہی باشند

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ کاشف مافیہا ہوا۔ دعا ھے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو علم باعمل و توفیق اعمال صالحہ عطا فرما کر مخدومی و مخدوم الکل رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان کو ہمیشہ بابرکت و سرسبز رکھے۔ حسب التحریر تعویز داخل لفافہ ہذا بھیجا جاتا ھے۔ درود شریف اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ و علیٰ اٰل محمدٍ و بارك وسلم ایک سو مرتبہ اور یاحیُّ یاقیُّوم ایک سو مرتبہ بعد نماز فجر پڑھ لیا کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بحسب نصوص قرآنیہ اور علم ماکان و مایکون کا از روئے احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام منجانب اللہ عطا ہوا ہے۔ علم غیب کلّی اور بالذات علیٰ سبیل الاستمرار خاصہ خدائی ھے۔ عوام اسمہ اور علم غیب علیٰ قدر الاعلام والاعطا آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب بعلم عطائی وھبی کہا جاسکتا ھے۔ میری موجودگی میں مخدومی مخدوم الکل رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے کبھی اس مسئلہ کا ذکر نہیں ہوا۔ نیاز مند عرصہ تین سال سے

Excellent

بیمار ہے ۔ اشتہا بالکلیہ مفقود ۔ دماغی کام نہیں ہو سکتا ۔ لہذا ارشاد عالی کی پوری تعمیل نہیں ہو سکی ۔

العبـــــــــــــــــــــــــــــــــد

معافی کا خواستگار نیاز مند مہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

سیادت دستگاہ مخلص سید فتح شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

سلام و دعا ۔ مکتوب آں مخلص مشتمل بر خبر ملالت اثر انتقال اہلیہ برخوردار غلام عباس سید انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ متوفیہ مرحومہ را مغفرت و پسماندگان را صبر واجر عطا فرماید اللھم لک الحمد والیک المشتکیٰ وانت المستعان ولاحول ولاقوۃ الا بک

والسلام

العبـــــــــــــــــــــــــــــــــد

الملتجی والمشتکی الی اللہ بمدعو مہر علی شاہ از گولڑہ

مخلص مولوی محمد الدین حفظک اللہ تعالےٰ

دعا و سلام ۔ رقعہ مرسلہ کاشف مافیہا ہوا ۔ آپ اگرچہ ہر طرح کی تکلیف اٹھانے پر آمادہ ہیں ۔ مگر ناممکن ہے ۔ کہ ایک عالم جس نے عالمانہ کاموں میں اوقات بسر کئے ہوں ۔ وہ بے شغل اور بے کار رہ کر عمر ضائع کرے ۔ یہاں کے حالات ایسے ہیں کہ سوائے بے شغلی کے کوئی شغل نہیں ۔ ایک دعا نامہ پہلے بھی لکھ چکا ہے ۔ ملاحظہ سے گذرا ہو گا ۔ والسلام

العبـــــــــــــــــــــــــــــــــد

دعا گوئی از گولڑہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بُلبل بستان توحید سر و گلستان تفرید شہباز اوج حقیقت تاجدار کشور معرفت سلامت۔

اَلسّلامُ عَلَیکُم۔ بعد اداے آداب ونیاز وشوق حصول قدم بوسی آنکہ

چند سوالات بغرض استفسار خدمت شریف میں ارسال ہیں۔ اخلاق محمدی سے فرما

کر جوابات سے عزت بخشی جاوے۔

(۱) اذا اراد شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون میں لہٗ کی ضمیر کا مرجع کون ہے۔ اگر شیئاً

مانا جاوے۔ تو اس کو خداے تعالےٰ نے پیدا ہی نہیں کیا۔ قبل از تخلیق وہ مرجع نہیں ہو

سکتی۔ اس کے تو پیدا کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

(۲) ولی اللہ کے معنے اصطلاح صوفیا میں کیا ہیں۔ یا یوں۔ کہ افراد انسانی میں کون سے

فرد پر صحیح معنی میں لفظ ولی اللہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ یا یوں کہیئے۔ کہ طریقہ سلوک

میں کون سا مرتبہ ہے۔ جسے طے کرنے کے بعد سالک ولی اللہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا

ہے۔ تعریف ایسی ہو۔ جس سے صوفیاے متقدمین مثل مولانا روم اور مولانا محی الدین

ابن عربی وغیرہ سے متعلق ہو۔

(۳) فرقہ صوفیاۓ کی اسلام میں کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ احکام شرعیہ اور ارکان اسلام

کی تبلیغ تو بذریعہ قرآن شریف پیغمبر خدا نے فرما دی۔ اور اس کی اشاعت علماۓ

اسلام برابر بذریعہ درس تدریس وتحریر وتقریر کر رہے ہیں۔ جو نجات کیواسطے کافی ہیں

صوفی ان احکام شرعیہ کے سوا کیا بتا سکتے ہیں۔ اور نجات کے سوا اور کیا ہے۔ جو اُن کی

تعلیم کے سلسلہ میں مل سکتا ہے۔

راقم سید علی از محکوان شریف مزار شاہ سارنگ صاحب مرحوم ضلع نواب گنج

بارہ بنکی ڈاکخانہ فتح پور

حامداً و مصلیاً

مکرمی شاہ صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ (۱) مکرما اشیاء موجودہ کے لئے قبل از تخلیق علم باری عزاسمہ میں ثبوت ہے۔ اس مرتبہ میں اعیان ثابتہ کہلاتے ہیں۔ ارجاع ضمیر یا یوں کہیئے خطاب کُن کے لئے ثبوت علمی کافی ہے۔

(۲) سالک سائر الی اللہ بعد مشاہدہ و تجلیات (ھوالظاھر) اور نیز تجلیات (ھوالباطن) اولاً بحسب خصوصیات و تمیزات اپنے کے اور ثانیاً با فناء بعض تمیزات ان کے مرتبہ جمع میں۔ اور بالکلیہ فنا کے مرتبہ جمع الجمع میں ولی کہلانیکا مستحق ہوتا ہے۔

(۳) اور ظاھر ھے۔ کہ تجلیات افعالیہ اور صفاتیہ اور ذاتیہ کا مشاہدہ بحسب مراتب بعضہا فوق بعض درس اور تدریس علم ظاھری سے نہیں ہوتا۔ والسلام

دعا جوئی و دعا گوئی حضور بقلم خود

مکرمی معظمی دامت توجہاتکم وحفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ و مافیہا من الاشعار کا شکریہ

نیاز مند کی طبیعت بدستور علیل ھے۔ جناب کی طبیعت چونکہ بوجہ رقت قلبی و ذرہ نوازی نیاز مندوں کی تکالیف سننے سے متاثر ہوتی ھے۔ لہذا عرائض میں توقف ہُوا۔ اور انتظار حصول صحت رہا۔ تاکہ شفایابی کی خبر موجب فرحت و خوشنودی جناب ہو۔ نیاز مندوں کی خوشنودی اور سب کچھ اسی میں ھے۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب کو مع اولاد کرام حفظہم اللہ تعالیٰ و سائر متعلقین و مخلصین مکروہات زمانہ و شر اعداء سے بحرمت مقبولان کے ہمیشہ محفوظ رکھے بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالےٰ تسلیمات و دعوات۔ سب سے نیاز سب کو ما وجب

العبد

نیاز مند از گولڑہ

حضرت دیوان صاحب سید محمدؒ صاحب پاکپٹن شریف

تسلیم و نیاز۔ دعانامہ کا شکریہ۔ میری طبیعت بدستور علیل ھے۔ مدت سے اشتہا مفقود ھے۔ جبراً غذا لینے سے تکلیف ہوتی ھے۔ وقتاً فوقتاً اطلاع دینے صرف یہی خیال مانع ہے۔ کہ جناب کو علالت کی خبر سننے سے تکلیف ہوگی۔ بارگاہ فریدی دعا فرمادیں۔ کہ بعد حصول شفا رحاضری کا موقع نصیب ہو۔ زیادہ نیاز

العبد ــــــــــــــــــــل

دعاجوئی و دعاگوئی از گولڑہ بقلم خود

سوال۔ کیا مسلمان کو کانگریس میں شامل ہونا چاہیئے یا نہ۔

جواب قبلہ عالم مد اللہ ظلھم العالی

مکرمی شاہ صاحب وفق اللہ تعالیٰ الجانبین لما یحب و یرضیٰ

تسلیم۔ استدعار دعا۔ میری رائے میں یہ شمولیت اسلام کے برخلاف اور ناجائز ہے (بوجہ علالت طبع جو مدت مدید سے لاحق ہے۔) زیادہ عرض نہیں کرسکتا۔

العبد ــــــــــــــــــــل

دعاگوئی و دعاجوئی از گولڑہ بقلم خود

مخلص حاجی کریم بخش صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا آنکہ۔ مکتوب کے واسطہ سے دعاگوئی کو سخت پریشانی ہوئی۔ بارگاہ الٰہی عز اسمہ کے بغیر کوئی ماوالملجا نہیں۔ اور سبحانہ' و تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ و رحمت شاملہ کے طفیل جانبین کی پریشانی رفع فرماوے۔ اللھم لک الحمد والیک المشتکی

ولا حول ولا قوۃ الا بک برخورداران حفظہم اللہ تعالیٰ کو دعا و سلام

العبد

دُعاگوئی مہر علی شاہ بقلم خود

مکرمی و معظمی حضرت خواجہ غلام محمود صاحب دامت عنایاتکم وحفظکم اللہ تعالے

تسلیم و نیاز - تعزیت نامہ کا شکریہ - مکرما ایسے مقدس و شریف محسن ہستی کی مفارقت نے سب نیاز مندوں کو اور بالخصوص راقم الحروف کو جو مورد عنایات و کرم فرمائیہا حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا بحرِ درد و غم میں ڈال دیا ہے - جس کا تدارک مدت العمر ممکن نہیں - اور سبحانہٗ و تعالیٰ حضرت کریم مرحوم مغفور کی روح مبارک کو اور اولاد کرام اور سب نیاز مندوں کے سر پر اس طرح عنایت فرما رکھے - جیسا کہ حین حیات تھے نیاز مند بوجہ ناگفتہ بہ عوارض معدہ و دماغ و قلب قادرپور حاضر نہیں ہوسکا - کسی قدر افاقہ ہونے پر حاضری کا ارادہ ہے - گو میں اس قابل نہیں ہوں - مگر حسب تعمیل ارشاد جناب دعا ہے - کہ اللہ تعالیٰ جناب کو بطفیل مقبولان خویش موجبات رضا عطا فرمائے - زیادہ تسلیم و نیاز و استدعار دُعا

العبد

دُعاجوئی و دُعاگوئی مہر علی شاہ از گولڑہ

مکرمی و معظمی جناب صاحبزادہ غلام نظام الدین صاحب اعطاکم اللہ الصبر والاجر و دامت توجہاتکم

تسلیم و نیاز - کہ غم کے نیچے دبے ہوئے کو یاد فرمائی - جناب کے اخلاق موروثی اور ہمت محمودی کا عکس ہے - مکرما - حضرت مرحوم نے رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ عرصہ سال کا ہوا ہے کہ بذریعہ تحریر نیاز مند کو اطلاع بخشی تھی - (مجھے جتلایا گیا ہے - کہ میں اس سال ہی دار فانی سے رخصت ہو جاؤنگا) اللہ مرحوم کو مغفرت اور اولاد کرام کو معہ سائر نیاز مندان کے صبر عطا فرمائی

عوارض معدہ و دماغ و قلب کی حالت معرض تحریر میں نہیں آسکتی۔ جس نے آج تک حاضری سے محروم رکھا ہوا ہے۔ مزید براں عوارض استماع جز اس حادثہ جانکاہ نے بالکلیہ مضمحل کر دیا۔ علالت معدہ کے متعلق کیا عرض کروں۔ کہ رات دن کئی دفعہ قضاء حاجت کے لیے جانا پڑتا ہے۔ اور دل کا گھٹنا ہر وقت لازم ہے۔ خدا کرے۔ کہ کسی صورت حاضری نصیب ہو۔ جناب کے نیازمند غلام محی الدین وسائر نیازمندان سے نیاز۔ جناب کے سب متعلقین کیخدمت میں و اظہار تاسف

العبـــــــــــــــــــــــــد

جناب کا نیازمند مہر علی شاہ از گولڑہ

مکرمی مولوی حفیظ اللہ صاحب وفقکم اللہ لما یحب و یرضیٰ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ۔ اما بعد عنایت نامہ کاشف مافیہا ہوا۔ قبل از نماز فجر یا حیُّ یا قیوم ایک ہزار مرتبہ پڑھکر دعا ذیل گیارہ مرتبہ معمول رکھیں یا حی یا حی یا حی احینی حیوۃ طیبۃ واسقنی من شراب محبتک اعذبہ واطیبہ یا حی یا حی یا حی ومتع سری لسرک فی الحضرات الشھودیۃ واملاء قلبی بالمعارف الربانیہ واطلق لسانی بالعلوم اللدنیۃ یا حی یا حی یا حی والسلام۔ مکرمی جناب مولوی امانت اللہ کیخدمت میں سلام ہیں بوجہ علالت طبع جو کئی سال سے عارض ہے۔ زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔

العبـــــــــــــــــــــــــد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ از گولڑہ

بجواب محمد یار خاں صاحب علی گڑھی جن کو ایک مرض تھی۔ سوتے جاگتے نماز پڑھتے اٹھتے بیٹھتے بات کرتے ایسی حالت ہوتی ہے۔ جیسے ایک شوقین پتنگ باز اڑتی ہوئی

پلنگ میں ٹھمکیاں دیتا ہے۔ اور پلنگ میں لغزش ہوتی ہے۔ اور وہ ڈوری سر سے کمر میں بندھی ہوتی ھے۔ جس وقت میں اس ٹھمکی سے بیدار ہوتا ہوں۔ اور جسم میں ٹٹولتا ہوں۔ تو کوئی ڈوری نظر نہیں آتی۔ نقل جواب حضوری

خان صاحب محمد یار خاں حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ۔ قبل ازیں ایسے حادثہ کا وقوع و دید شنید میں نہیں آیا۔ تاکہ اس کے دفیعہ کا تجربہ کیا گیا ہو۔ متوکلاً علی اللہ لکھا جاتا ھے۔ کہ سورۃ فاتحہ شریف آیۃ کرسی خالدون تک اور قل یا ایھا الکافرون الخ اور قل ھو اللہ احد الخ اور قل اعوذ برب الفلق الخ اور قل اعوذ برب الناس الخ سات سات مرتبہ ہر بار معہ بسم اللہ بعد نماز فجر و بعد عصر پڑھکر قلب پر دم کیا کریں۔ والسلام

معظمی و مکرمی حفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم و نیاز۔ عنایت نامہ کا شکریہ اللہ تعالےٰ بطفیل مقبولان خویش جناب کو استقلال و صبر معہ کل نیاز مندان عطا فرمائے۔ عوارض معدہ و دماغ و قلب اپنے ارادہ میں کامیابی سے روک رہے ہیں۔ حضرت کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے عوارض سے مطلع نہیں کیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے کہ حضرت مرحوم کو تکلیف نہ ہو۔ البتہ استفسار و استمزاج پر عرض کی جاتی ہے۔ اسی طرح جی نہیں چاہتا۔ کہ جناب کو تکلیف دوں۔ مگر چونکہ جناب کا ارشاد ہے۔ کہ کیفیت مزاج سے مطلع کیا کروں۔ کیفیت مسطورہ بالا عرض کی گئی۔ اور سب کو ماوجب۔ جناب کے نیاز مند غلام محی الدین کیجانب سے نیاز

العبد

نیاز مندی از گوڑہ بقلم خود

جواب حضوری بجواب اس خط کے جو صاحبزادہ محمود صاحب تونسوی نے سجادہ نشین صاحب سیالوی کی تعزیت میں لکھا تھا

مکرمی و معظمی حفظکم اللہ تعالےٰ دامت توجہاتکم

تسلیم و نیاز۔ بحق حضرت سجادہ نشین صاحب مرحوم۔ جناب کی کمال عنایت فرمائی کا شکریہ اللہ تعالےٰ بطفیل بارگاہ تونسوی صاحبزادہ قمرالدین صاحب کو ہر طرح کی لیاقت عطا فرمائے و پیر صاحب مرحوم کے ممتازانہ و شریفانہ اخلاق کے یاد آنے پر ان کے احباب کو نیا صدمہ پہنچتا ہے۔ ذات عالی کو بدرجہا زیادہ صدمہ ہوگا۔ بوجہ علالت طبع زیادہ عرض نہیں کرسکتا۔ بخدمت صاحبزادگان حفظہم اللہ تعالیٰ دعوات و تسلیمات۔ سب سے نیاز

نیازمند از گولڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اس بارہ میں کہ بڑا متقی و پرہیزگار ہے۔ اس کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔ کہ مجھکو تمام گاؤں کے لوگوں سے لے دیویں۔ انہوں نے تمام شہر کو بلا کر مسجد میں قرآن شریف سامنے رکھکر قسم لی اب اس قسم کے بعد اگر کسی شخص پر گاؤں مذکور کے لوگوں میں سے تنبیہ کرے۔ تو آیا مدعی مذکور کو اجرائے دعویٰ کی شرعاً اجازت ہے۔ یا کہ نہیں۔ باوجودیکہ بموجب تو شامی فی الجلد الرابع ۱۸۸ قولہ حلفہ الحاکم ولا یبطل مع لکنہ لیس لہ ان یخاصم مالم یقع البینۃ علی وفق دعواہ فان وجدہا اقامہا وقضی لہ بہا نیز یہ بھی معاہدہ ہوا۔ کہ اگر قسم کے بعد اگرچہ کسی شخص پر صریحاً معلوم ہوا۔ تو میں کوئی مال نہیں کرونگا آیا یہ معاہدہ بھی کوئی حقیقت رکھتا ہے۔ یا کہ نہیں۔ اگر رکھتا ہے۔ تو کس کے حق میں بینوا توجروا

الجواب وھو الملہم الصواب

مدعی کو اجرائے دعویٰ کی شرعاً اجازت ہے۔ کما فی البدائع و بحر الرائق والدر

المختار اوقال اذا حلفت فانت میری من المال ثم برھن علی الحق قبل) ھکذا فی البدائع ۔ وبحرالرائق ۔ والدرالمختار۔

العــــــــــــــــــــــــبد

مہرعلی شاہ بقلم خود از گولڑہ

شملہ سے محمد اسمٰعیل صاحب نظامی جھانسوی ۔ کیتھو بازار شملہ سے دریافت کرتے ہیں کہ دو سال قبل سے یہاں گروہ درگروہ جشن عید میلادالنبی منائے گئے ۔ اور جلوس جھنڈا ۱۲ کو جامع مسجد سے عیدگاہ تک لیجائے ۔ اس سال امام احمد حسن صاحب نے جلوس روک دیا کہاکہ رسول صلعم کی شان ولادت میں ایسی تقریب منانا منع ہے ۔ جواب میں حضور قبلہ عالم فرماتے ہیں ۔ کہ مسلمانوں کے لئے خوشی میلاد جائز ہے ۔

مخلصی سید احمد شاہ صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

بعد سلام آنکہ ۔ آپ کا کارڈ ملاحظہ سے گذرا ۔ میں ایسا نہیں ہوں ۔ جیساکہ آپ کامل (انسان) چاہتے ہیں ۔ البتہ مشائخ عظام کا ارشاد جو مجھے پہنچا ہے ۔ آپ سے بھی کہدیتا ہوں ۔ اگر ہوسکے تو اس پر مداومت رکھیں ۔ درود شریف اللّٰھُمَّ صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ و بارک وسلم ۔ پنجصد بار اور یاحی یا قیوم پنجصد بار والسلام

مکرمی ومعظمی حفظکم اللہ تعالےٰ

تسلیم ونیاز ۔ یہ سن کر کہ طبع مبارک جناب زیادہ علیل ہے ۔ سخت بے چینی ہے ۔ اور نیاز مند کو چکرانے دماغ وضعف قلب کے علاوہ عوارض معدہ وغیرہ حاضری سے مانع ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ذات عالی کو باصحت وعافیت دیر تک برسرِ اولاد کرام و سائر نیازمندان سائیہ گستر فرمائے ۔ زیادہ استدعا دعا

السلــــــــــــــــــــــــــــــــام

نیازمند از گولڑہ

مخلص فی اللہ معظمی فی اللہ جناب مولوی عبدالمالک صاحب دامت عنایتکم و حفظکم اللہ تعالیٰ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کاشف مافیہا ہوکر باعث بر تعمیل ارشاد یعنے
تحریر معنی و مراد ہر دو شعر مندرجہ کے ہوا۔ میری ناقابلی کے علاوہ عدم رسائی بھی بمذاق شاعر
کہ عارف تھا یا غیر عارف مانع از جرات بر تحریر مراد تھی۔ مگر تعمیل بھی واجب جان کر عارض
ہوں۔ ہر دو شعر مندرجہ عنایت نامہ و مستفسرہ۔ قال ؎ خود را بنظارہ نگارم صف زد
اقول یعنی برائے نظارہ و دیدن خود نگار و محبوب من آمادہ و جلوہ گر شد۔ گو سبحانہ و تعالیٰ قبل ایجاد
موجودات حسن و کمال ذاتی خود را در خود میدید در بطون کنت کنزاً مخفیاً۔ لاکن بمقتضائے شان
حسن و جمال و حسبی کما یدل علیہ (فاحببت ان اعرف) خواست کہ جمال و کمال خود را
در مرایا و آئینہ ہائے کثرت و حجابی و مظاہر تماشا کند۔ (فان رویۃ الشئی لنفسہٖ
فی نفسہٖ لیست کرویۃ الشئی لنفسہٖ فی المرءۃ قال شاعر
یک خال سیاہ بر آں رخ مطوف زد (اقول۔ رخ مطوف ترکیب توصیفی مطوف صیغہ
اسم مفعول از باب تفعیل یعنی این چنیں چہرہ کہ گردانندہ شدہ است ہمہ عالم طائف و طواف
کنندہ بگرد او خال سیاہ را دو لحاظ است در بادی نظر داغ و عیب گفتنش بے جا
نباشد و در نظرِ ثانی موجب زینت و ظہور جمال و کمال فہمیدہ شود خال سیاہ ایں جا
کنایہ است از داغ کثرت بر چہرِ وحدت و داغ و عیب شمردن عروض کثرت بر وحدت
بہ نسبت محجوب است نہ بلحاظ عارف چہ عارف کامل محمدی المشرب را دو شہود مے
باشد یکے شہود وحدت در کثرت دوئم شہود کثرت در وحدت و کل من الشہودین لا ینافی
فی الاٰخر بخلاف محجوب کہ از ہر دو شہود محروم است مجذوب کہ بہ سبب استہلاک در شہود
اول ناقص ماندہ۔ قال ؎ رضوان ز تعجب کفِ خود بر کف زد (اقول رضوان یعنی
محافظ و ناظر باغ کثرت کہ عبارت است از عارف کامل محمدی المشرب از تماشا حسن

وجمال لم یزلی حظ وافر ونصیب کامل برداشت کہ حیرت مباشد قال علیہ السلام رَبِّ زِدْنِی فِیْكَ تَحَیُّرًا قال الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمال الادراک العجز عن الادراک ۔ عارفی گفتہ ؎

عشق بازی نہ ہمیں زاری گریاں شدن است
حسن معشوق عیاں دیدن وحیراں شدن است

۵۔ وجہ محافظ بودن عارف کامل در باغ کثرت را از حدیث لاتقوم الساعۃ الی آخرہٖ واز فص آدمی فصوص الحکم باید جست قال ابدال زبیم چنگ در مصحف زدو

قول مراد از ابدال رہروان طریقت کہ از لغزش پائے دریں راہ بسلامت ماندہ اند وبوجہ استغراق واستہلاک در مشاہدۂ وحدت مثل مجاذیب یا بوجہ نارسائی بمغز سخن و راز وحدت وجود رشتہ سخن را بہ سرحد الحاد و زندقہ رسانیدہ مثل متصوفہ از نقص ولغزش محفوظ بباعث چنگ زدن بہ مصحف واتباع شرعی شدہ اند زمشاہدہ تجلی تنزیہی سہی لیس کمثلہٖ شیٔ درحق اوشان مانع از شہود تجلی تشبیہی (ھو الظاہر) گشتہ وبالعکس ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء والحمد للہ اولاً واخراً والصلوٰۃ و السلام علی رسولہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ ظاہراً وباطناً۔ این است اجمال آنچہ مامورشدم باظہار آں ۔ والعلم عنداللہ

نیز مشائخ عظام مریدین کو (اللہ) موقوف اور (ھو) نیز موقوف فرماتے ہیں۔ یعنی دونوں معاً یہاں پر نہ تو ہائے ضمیر کی ھے۔ اور نہ اشباع ضمہ اور قاعدہ مسطورہ منقوض ہے ساتھ (ویخلد فیہ مھانا) کہ جو کہ سورۃ فرقان میں واقع ھے۔

(۲) ۶ رجمادی الثانی مخلصی الطاف حسین صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ۔ سوالات مرسلہ کے جوابات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو زندہ ہو یا مردہ اپنے اعمال حسنہ کا ثواب دیسکتا ھے

وہ اعمال بدنی ہوں۔ چنانچہ تلاوت قرآن مجید وغیرہ۔ کلمات طیبات محض حسبتہ للہ ایسا ہی ایصال ثواب نماز روزہ۔ یا وہ اعمال مالی ہوں۔ جیساکہ صدقات یا دونوں سے مرکب جیسا حج۔ اور مردہ یا زندہ جن کو ثواب بخشا جاتا ھے۔ دونوں کو فائدہ پہنچتا ھے۔ اگر گنہگار ہیں۔ تو مردہ کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اور زندہ کے اعمال نامہ میں اندراج ہوگا۔ اگر عباد اللہ الصالحین سے ہیں۔ تو ترقی درجات و کمالات کا فائدہ ہوگا۔ اسی طرح ثواب بخشنے والے کو بھی فائدہ ہوگا۔ اگر صالح ھے۔ تو ترقی درجات اگر گنہگار ھے۔ تو عمل صالح یعنی ایصال ثواب اس کے اعمال نامہ میں مندرج ہوگا۔

(۲) اولیا اور صالحین قبور میں عبادت مثل تلاوت قرآن و نماز وغیرہ اذکار کرتے ہیں اس عبادت کا نتیجہ ثواب نہیں بلکہ از قبیل تنعم اور لذت حاصل کرنے کے ہے۔ مثل ملائکہ کے اور گنہگاروں کے لئے قبر میں عذاب ہے۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ کسی زندہ کی دعا و مغفرت ان کے حق میں قبول ہو جائے۔ یا ارحم الراحمین کسی سبب سے رحم فرمائے۔ کتاب شامی حاشیہ درمختار۔ کتاب الجنائز اور کتاب شرح الصدور علامہ سیوطی باب احوال الموتیٰ فی قبورہم۔ میں یہ مسئلہ مفصل مذکور ھے۔ والسلام

العـــــــــبد

دعاگو مہر علیشاہ از گولڑہ

راسخ الاخلاص مخلصی حاجی کریم بخش حفظکم اللہ تعالیٰ

(۳) ۱۲ رمضان المبارک شنبہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ مکتوب کاشف ما فیہا ہوا۔ مخلصا۔ مایوسی بحسب لا تقنطوا من رحمۃ اللہ بہر حال نہیں۔ بارگاہ ارحم الراحمین سے کامل امید شفا کی ھے اللھم انت الشافی لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقما برحمتک الواسعۃ و قدرتک الکاملۃ و بجاہ سید الاولین والآخرین سیدنا

محمدن المصطفےٰ وآلہٖ وصحابہٖ والحمد لک والیکَ المشتکیٰ وانت المستعان ولاحول ولاقوۃ الّا بکَ برخورداران کو دعا سلام

العـــــــــــــــــــــــــبد

داعی بقلم خود از گولڑہ

مخلص فی اللہ مولوی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ۔ مکتوب مرسلہ کاشف ما فیہا ہوا ع حق رضاء تو یا رسول اللہ اشارہ ہے ۔ عطیہ الٰہیہ مقام شفاعت کبرے کیطرف جس پر رضا و خوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتب ہی ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربکَ فترضیٰ اعطا رب ارضا رب ہوا ۔ پس حق تعالیٰ کو رضا واپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور ٹھہری ۔ دعاگو از گولڑہ ۲۷ رمضان المبارک

مہربان من حفظک اللہ تعالیٰ

بعد سلام علیکم فصوص الحکم وفتوحات ۔ چونکہ علوم وحقائق کشفیہ میں سے ہیں ۔ لہٰذا حل مقامات ان کا بغیر تحصیل علوم ظاہری علیٰ سبیل الکمال وحصول مجاہدہ بحسب ہدایات اہل کشف) نہیں ہو سکتا ۔ والسلام

العـــــــــــــــــــــبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ

مخلص فی اللہ مولوی محمد واحد نور صاحب وفقکم اللہ لما یحب ویرضیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آپ کا محبت نامہ موصول ہوکر کاشف ما فیہا ہوا ۔

دعا ھے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کوئی اپنا مقبول بندہ جس سے آپ کی کامیابی ہو۔ بلائے میں اس قابل نہیں ہوں۔ جیساکہ آپ نے سُنا ھے۔ والسلام

العـــــــــبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ از گولڑہ

سوال جناب مخدوم محمد صدر الدین گیلانی قادری ملتانی

آیۃ تطہیر کن کے لئے ھے۔ آیۃ تطہیر کے مصداق کون کون لوگ ہیں

جواب حضور قبلہ

معظمی مکرمی جناب مخدوم صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ جواباً معروض ھے۔ کہ آیۃ تطہیر میں لفظ اہلبیت امہات المومنین علیہا الرضوان و آل عبا علیہم السلام دونوں کو شامل ھے۔ سیاق آیۃ واحادیث کثیرہ اسی پر دال ہیں۔ والسلام

العـــــــــبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

حامداً و مصلیاً و مبسملاً

بعد سلام آنکہ آیۃ (ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ) اور نیز آیۃ (فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم) اور نیز متفق علیہ حدیث (فاطمۃ بضعۃ منی) کا آخرتا ویؤذینی ما اذاھا) اور نیز حدیث (من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی) اور نیز حدیث (حسین منی وانا من حسین احب اللہ من

احب حسینا) اور نیز حدیث اِنّ ابنی ھذا یعنی الحسین یقتل بارض من ارض العراق یقال لھا کربلا فمن شھد ذالک منکم فلینصرہ) سب آیات و احادیث صحیحہ یزید شقی اور اس کے تابعان کے مستحق لعنت ہونے پر شاہد ہیں کوئی اہل ایمان اس گروہ اشقیا کی غیر ملعونیت کا قائل نہیں۔ جن لوگوں نے لعن یزید سے منع کیا ھے۔ یزید کو اچھا سمجھکر نہیں کیا۔ بلکہ اس خیال سے کہ بجائے اس کے اللھم صل علیٰ محمد و علی والحسن والحسین و فاطمہ) پڑھنا بہتر ہے۔ شیطان کو اگر کوئی رات دن لعن کرے۔ بجائے اس کے تلاوت ذکر اور درود پڑھنا مفید ھے۔

آیۂ استخلاف (وعد اللہ الذین آمنوا الیٰ آخرھا کا آخری جملہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون) اور نیز یزید شقی کا بعد شہادت سید الشہداء علیہ السلام کے کمال خوشی میں آکر یہ کہنا کہ (آج ہم نے آلِ محمدؐ سے روز بدر کا انتقام اور بدلہ لے لیا ھے (کما قال (ولست من جندب ان لم انتقم ؛ من بنی احمد ما کان قد فعل ؛ یزید کے کفر پر دال ہیں۔ کما صرح بہ۔ القاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ الغرض یزید کے مستحق لعن ہونے میں بہ تصریح ثقات کوئی شک نہیں۔ اگرچہ بے سود امر ھے مگر اہلِ ایمان بمقتضائے (الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان) ان گروہ اشقیاء پر لعنت بھیجنے کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ بفضلہٖ ہم بوجہ اعتقاد حقیت خلافت خلفاء اربعہ علیہم الرضوان و محبت اہلِ بیت علیہم السلام روافض و خوارج سے علیحدہ ہیں۔

والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً و آلہ و صحبہ

والسلام خیر ختام

مخلصی فی اللہ میاں صالح محمد حفظک اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ اما بعد محبت نامہ مشتملبر استفسار معانی بعض الفاظ قصیدہ مبارک ملاحظہ گذرا۔ جواباً لکھا جاتا ھے۔ والعلم عند اللہ و اہلہ سیما سید الاولیاء قائلہ

(ا) کئُوس بضم کاف جمع کاس یعنی پیالہ۔ ترجمہ

شراب پیالوں میں بھرے ہوئے میری طرف دوڑتے ہوئے آئے۔
پس میں اپنے دوستوں کی مجلس میں نشۂ شراب سے مست ہو گیا۔

(ب) بحالی نہیں بحانی ہے۔ حان بمعنی دکان واو اور تا کی زیادت سے حانوت ہو جاتا ھے۔ سعدی علیہ الرحمتہ کہ شبلی ز حانوت گندم فروش
گو حالی بھی مفید مطلب ہو سکتا ہے۔ مگر صحیح نسخہ حانی ھے۔

(ج) مقامکم العلی جمعاً لکن
مقامی فوقکم مازال عالی

اے اقطاب تم سب کا مقام صاحب بلندی یعنی (بلند) ہے۔ مگر میرا مقام تم سب سے اوپر ہے اور دائماً بلند رھے گا۔ اس لئے کہ میرا رب اور اصل الاصول مقام وحدت اور ذات ھے بخلاف تمہارے کہ تمہارے اصول واحدیت میں صفات ہیں۔

(د) انا فی حضرۃ التقریب وحدی یصرفنی وحسبی ذوالجلال
میں بارگاہ قرب میں اکیلا ہوں پھیرتا ہے مجھے اور کافی ہے ذوالجلال میرے لئے

یعنی میں مقام تقریب میں (حق سبحانہ و تعالیٰ کا بندہ کو اپنے قرب میں لانا یا بندہ کا بندہ کو مقام قرب میں پہنچانا) بے مثل ہوں۔ اور میں اس کے قبضہ تصرف میں ہوں میرا پھرانیوالا یکے بعد دیگرے وہی ذوالجلال ہے۔

(ھ) صرت قطباً یعنی میں علم پڑھتے ہوئے قطب ہو گیا

(و) بطراز عزٍ یعنی مجھے ایسے خلعت پہنائے۔ جو عزت یا عزم (اپختہ قصد)

کے بیل بوٹا سے منقش تھی۔

(ز) لقط مشاء دمس یعنی نقیب اور پیادہ

(ح) مشالی یعنی چل کر میری طرف وہ میت آجائے۔ لِی میں لام بمعنی الی ھے

(ط) دوقتی قبل قلبی قد صفالی یعنی اوروں کا وقت اور وارد الٰہی تصفیہ قلب سے پہلے صاف نہیں ہوتا۔ بخلاف میرے کہ (کنت نبیا و آدم بین الماءِ والطین) کی طرح میرے لئے وارد الٰہی بغیر مجاہدہ و تصفیہ قلب صاف اور غیر مکدر رھے اور کیوں نہ ہو۔ کہ آپ (علیٰ قدم النبی) کے وارث ہیں۔

(ی) عزوم یعنی ثابت قدم

(ک) نلت المعالی

پہنچا ہیں بلندیوں کو۔ یا (نلت المُنیٰ الی) پہنچا ہیں مقصود اپنے کو نلت المنیٰ لی

(ل) مریدی ھِم وطب واشطح وغنی ۔ میرے مرید نشہ توحید میں مست ہوجا۔ اور خوش باش اور بے باک ہوکر بول اور گاؤ۔ یعنی چونکہ تو میرا مرید اور میرے مذاق سے وابستہ ہے۔ لہذا تمہارے لئے سدراہ نہ ہوں گی۔ اور وافعل ماتشاء سے مراد امر خلاف شرع نہیں۔ کیونکہ مخاطب (مریدی) جس کا ارادہ شیخ کے ارادہ میں فانی ھے۔ پس مراد وہی امور متذکرہ بالا یعنی شطح وغیرہ ہیں۔ یعنی تیرے شطحیات عکوس ہیں۔ میرے شطحیات کے۔ لہذا باذن اللہ ہوں گی۔ نہ نفسانی خواہش سے

(فالاسم عالی) یعنی اسم اللہ جل شانہٗ یا اسم عالیجناب قدس سرہٗ

(۲) توحید کو بغیر کثرت دیکھنا سیر عروجی میں ہوتا ہے۔ اور کثرت میں دیکھنا سیر نزولی میں ھے اور یہ کمال ھے۔

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کشفی بیان سے بھی مطابق روایات کثیرہ یہی پایا جاتا ہے کہ
آیت مبارکہ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
کا نزول آل کسا یعنی سیدۃ النساء وحسن وحسین وعلی علیہم السلام کی شان میں ہے۔ چنانچہ ۲۹ باب
فتوحات میں لکھتے ہیں۔ (فدخل الشرفاء اولاد فاطمۃ کلھم رضی اللہ عنھم
ومن ھو من اہل البیت مثل سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ الی یوم القیٰمۃ
فی حکم ھذہ الایۃ من الغفران فہم المطہرون اختصاصا من اللہ و
عنایۃ بہم لشرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعنایۃ اللہ بہ ولا
یظھر حکم ھذا الشرف لاھل البیت الا فی الدار الآخرۃ فانھم
یحشرون مغفورا لھم واما فی الدنیا فمن اتی منھم حدا اقیم
علیہ کالتائب اذا بلغ الحاکم امرہ وقد زنی او سرق او شرب اقیم
علیہ الحد مع تحقق المغفرۃ کماعزوامثالہ ولا یجوز ذمہ وینبغی
لکل مسلم یؤمن باللہ وبما انزلہ ان یصدق اللہ تعالیٰ فی قولہ لیذھب
عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا) فیعتقد فی جمیع ما
یصدر من اہل البیت ان اللہ تعالیٰ قد عفا عنھم فیہ فلا ینبغی لمسلم
ان یلحق المذمۃ بھم ولا ما یشنا اعراض من قد شھد اللہ بتطھیرہ و
ذھاب الرجس عنہ لا بعمل عملوہ ولا بخیر قدموہ بل بسابق عنایتہ
من اللہ بھم ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
یعنی سادات فاطمیہ جو قیامت تک ہونے والے ہیں حکم میں اس آیتہ کے داخل ہیں۔ خواہ
کیسے ہی گنہگار ہوں۔ حشر ان کا اس حالت میں ہوگا۔ کہ مغفور ہوں گے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا
فضل اور اس کی عنایت ہے۔ کسی عمل کا نتیجہ نہیں۔ اللھم صل وسلم وبارک دائما
علی سیدنا محمد والہ واصحابہ پھر اسی باب میں لکھتے ہیں (فلو کشف اللہ لک

یا ولی عن منازلہم فی الآخرۃ لوددت ان تکون مولیٰ من موالیہم یعنی اے دوست اگر اللہ تعالیٰ تمہارا حجاب دور فرما کر تجھے اہلبیت کا شان اور رتبہ جو ان کو عنداللہ آخرت میں حاصل ہوگا۔ معائنہ کرائے۔ ضرور تو تہ دل سے ان کی غلامی کو چاہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ تطہیر واذہاب الرجس کی صورت انزال احکام و ہدایات شرعیہ نہیں۔ بلکہ بمعنی عفو ومغفرت ہے۔ اس بیان سے یہ خیال نہ کیا جائے۔ کہ آیت تطہیر کا مطلب اباحت وآزادی ہے۔ برخلاف تعبید بعوامر ونواھی بلکہ فضل وعنایت ایزدی کی بشارت ہے۔ جو بحسب (افلا اکون عبداً شکوراً) پابندی احکام کے منافی نہیں الحاصل آیۃ تطہیر کا مورد خواہ امہات المومنین ہوں۔ فقط یا مع آل کسا، یا صرف آل کسا علیہم السلام ایسا ہی تطہیر در رنگ انزال احکام شرعیہ ہو۔ یا درصورت عفو ومغفرت بہرکیف خطا کا سد در مطہرین سے ممکن ہے۔ اور اس نعمت عظمیٰ یعنی قرآن کریم کا نزول چنانچہ اس پاک خاندان کے طفیل ہوا ہے۔ ایسا ہی قرآن کا فہم اور سمجھ بھی انہیں کی وساطت سے ہے۔ سیدۃ النساء علیہا وعلیٰ ابیہا الصلوٰۃ والسلام کی تحریک اور سلسلہ جنبانی نے یہ سمجھا دیا۔ کہ آیۃ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین میں خطاب امت مرحومہ کی طرف ہے۔ اور علاوہ خلفاء ثلاثہ کے بھی اہلبیت پاک علیہم السلام نے باغ فدک کے غیر مورث ہونے کو اپنی طرز سے ثابت کر دکھایا۔ اللھم صل علیٰ محمد وآلہ و اصحابہ عدد ما فی علمک اور سارے عالم پر واضح ہوگیا کہ جناب سیدہ ع

نقل ہے۔ کہ امام حسن علیہ السلام اچھی پوشاک پہنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ منورہ سے باہر جا رہے تھے۔ ایک یہودی ذلیل حال نے پوچھا۔ کہ اے حسنؓ سچ کہا ہے۔ کہ دنیا مومن کے لئے دوزخ ہے۔ اور کافر کے لئے بہشت۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک سچ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے لئے جو انعامات واحسانات وہاں تیار ہو رہے ہیں۔ ان کی نسبت میری موجودہ حالت کو ہیچ بلکہ دوزخ سمجھنا چاہیئے۔ اور تمہارے

لئے جو وہاں عذاب مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لحاظ تمہاری اس حالت کو بہشت کہلانے کا استحقاق ہے۔

تنبیہہ ضروری :- قال تعالیٰ یا اہل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل

اللہ تعالیٰ کو اعتدال اور میانہ روی ہر کام میں پسند ہے اور یہی ہے۔ صراط مستقیم جس کی درخواست کے لئے ہم مامور ہیں۔ اور غلو وتجاوز گو دین ہی میں ہو۔ موجب ضلالت وغضب الہٰی ہے۔ بسا امور ایسے ہیں۔ کہ فی ذاتہٖ صحیح بلکہ منجملہ اسباب کمال ایمان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے بوجہ غلو اور حد سے بڑھ جانے کے بدطینت اور فاسد الرای انسان انہیں امور صحیحہ سے نتائج فاسدہ استنباط کر لیتا ہے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے نتائج سے شیاطین معنویہ کے ساتھ تعبیر فرماتے ہیں۔ مثلاً حب اہلبیت بشہادت قرآن وحدیث وقرار داد اہل اللہ کمال ایمان کا موجب بلکہ بلحاظ اصول عین ایمان سمجھا گیا ہے۔ اس اصل صحیح میں غلو کرنے والے دو فرقہ ہوئے ایک فریق نے تو بغض وسب صحابہ کرام کا راستہ لے لیا۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہلبیت پاک کا منصب اور حق غصب کر لیا ہے۔ دوسرا فریق معاذ اللہ خدا اور رسولؐ اور جبرائیل تک گستاخ ہوئے۔ بدیں خیال کہ رتبہ اہلبیت اور تقدم علی الصحابۃ پر نص صریح کیوں نہیں وارد ہوئی۔ یہ سب نتائج فاسدہ اسی اصل صحیح حب اہلبیت کے ہیں۔ ایسا ہی حب عباد اللہ الصالحین ذرائع تقرب الی اللہ میں سے اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ باوجود اس کے اگر حد سے متجاوز ہو۔ یعنی انہیں صلحا، کو معبود بنا لیا جائے۔ یا ان کو متصرف مستقل سمجھا جائے۔ یا شریک فی التصرف اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ بغیر شراکت ان کے انتظام عالم نہیں کر سکتا۔ تو یہی حب موجب شرک ہو جائے گی۔ حب اہلبیت درباره صاحب اعتدال وصراط مستقیم کے مفید اور موجب کمال

ثابت ہوئی۔ چنانچہ طرفین بوجہ افراط و تفریط منجملہ ضالین شمار ہوئے۔ خلافت و ترتیب
گذائی منصوصی امر ہے۔ مگر پہلے بوجہ عدم انکشاف یہ امر کسی قدر محل نزاع و تخالف رہ کر
بعد ازاں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہا۔ اور یقیناً واضح ہوگیا۔ کہ آیت استخلاف وعد اللہ
الذین اٰمنو منکم وعملوا الصّٰلحٰت الخ سے مراد یہی خلفاء اربع ہیں۔ بلکہ
اس حد تک کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوجہ کشف نبوت و وعدہ استخلاف اس
امر میں ایسا اطمینان تھا۔ کہ مرض وفات کے آخری ایام میں خیال شریف میں آیا۔ اور فرمایا
کہ لاؤ کاغذ میرے پاس کہ میں لکھدوں۔ تاکہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ مگر وعدہ الٰہی
کے بھروسہ پر لیستخلفنھم اور لیمکننھم اور لیبدلنھم اور نیز لیظھرہٗ
علی الدین کلہ کا زمانے والا اصدق الصادقین ہے۔ ضرور ہی اس وعدہ کو جن کے
ہاتھ پر پورا کرنا ہے۔ پورا فرماوے گا۔ بیعت صدیقی پر شکر رنجی شیر خدا کی صرف اتنی
ہی بات پر تھی۔ کہ ہم اہلبیت رسول اللہ ایسے نظر انداز کیوں کیے گئے۔ کہ بر وقت تنازع
فی مابین مہاجرین وانصار واقامت حجت ہر ایک فریق کے ہمارا ذکر تک بھی نہ ہوا۔
حالانکہ جس حجت اور دلیل سے مہاجرین کو بہ نسبت انصار کے اس امر کا اہل اور
مستحق سمجھا گیا ہے۔ یعنی الائمۃ من قریش وہی حجت ہے۔ ہمارے لئے کیونکہ
ھاشمی کو بہ نسبت قریشی کے زیادہ قرابت اور ارتباط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ساتھ وہ تھوڑی سی کدورت بھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان معذرت
سے جاتی رہی۔ یہ لوگ علیہم الرضوان یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً کے مصادیق
تھے۔ ان کے پاک سینوں میں کدورت کا مقام کیسے ہو سکتا تھا۔ اس روز نہ صدیقی
ادراک اور نہ مرتضوی فہم موعود لھم کی شخصیت تک پہنچا ہوا تھا۔ ورنہ اتنا تنازع بھی نہ ہوتا
رفتہ رفتہ روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ خلافت خلفاء اربعہ کی منصوصی ہے۔ اور یہی خوش قسمت
لوگ اس نعمت عظمیٰ اور اقامت دین پسندیدہ کے لئے منتخب کئے گئے ہیں چنانچہ

جنگ فارس کے ایام میں بعض استشارہ جناب عمر فاروق باب مدینۃ العلم علی مرتضیٰ
نے سب سے اول اس دقیقہ کو سمجھا۔ اور فرمایا۔ کہ نحن موعودون بالنصر
یعنی آیۃ استخلاف میں ہم لوگوں کو نصرت الٰہی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ لہذا فتح ہمارے حصہ
میں ہے۔ اور چونکہ بروقت نزول سورۃ نور الذین اٰمنو منکم کا خطاب علم الٰہی میں
انہیں حضرات اربعہ کی طرف تھا۔ اور ایفاء وعدہ بھی ضروری لہذا فضیلت و کمال بیاہی
شیخین کے علاوہ ترتیب اعمار بھی موجب ترتیب خلافت ٹھہری۔ کیونکہ درصورت انتفاء
ترتیب خلافت بعض حضرات کے حق میں ایفاء وعدہ ناممکن تھا۔ اگر بلافصل سب سے
اول حضرت عثمان خلیفہ ہوتے۔ تو جناب ابوبکر اور حضرت عمر محروم ہو جاتے۔ علیٰ ھذا القیاس
عمر فاروق کو اگر خلیفہ اول مانا جاتا۔ تو صدیق اکبر بے بہرہ تھے۔ ایسا ہی علی مرتضیٰ اگر بلافصل
خلیفہ ہوتے۔ تو تینوں حضرات محروم تھے۔ کیونکہ وفات مرتضوی سب سے پیچھے
وقوع میں آئی۔ مہاجرین وانصار کا تقاضہ اس غرض سے ہُوا۔ کہ ہر ایک فریق چاہتا تھا
کہ اقامت دین اور خدمت اسلام سے ہم لوگ مشرف ہوں۔ نہ بوجہ نفسانیت۔ جیسا کہ
اہل دنیا کا شیوہ ہے۔ خیال کرنا چاہیئے۔ یہ لوگ اس مقدس ذات کے جانشین تھے۔
جس کی صحبت کا اثر سالہا تک باقی رہنا چاہیئے۔

میری ناقص رائے میں جناب سیدۃ النساء کی درخواست اور دعویٰ فدک امت
مرحومہ کے لئے موجب رحمت ٹھہرا۔ یعنی اس تحریک سے سب نے سمجھ لیا ہے۔
کہ قرآن کریم کی آیت یوصیکم اللہُ فی اولادکم للذکر مثل حظ الا
نثیین کا مطلب یہ ہے۔ نزول قرآن بھی اسی گھر کے طفیل ہُوا۔ پھر اسی گھر کی بدولت
سمجھ بھی عطا ہوئی۔ یہ خیال کرنا۔ کہ جناب سیدۃ النساء اس فیصلہ سے ایسے ناراض ہوئے۔
کہ وفات تک صدیق اکبر سے قطع کلام کر دیا۔ اور سیدنا علیؓ کو وصیت فرمادی۔
کہ مجھے رات کو دفن کرنا۔ اور کسی کو مجھ پر نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت نہ دی جائے

حالانکہ آپ کی ناراضگی بموجب احادیث صحیحہ یا فاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک
ویرضیٰ لرضاک والیضاً قال علیہ السلام فاطمۃ بضعت منی من
اذاھا تقد اذانی ومن اذانی فقد اذا اللہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی ناراضگی کا موجب ہے۔ ٹھیک نہیں۔ آپ کا قطع کلام ہر کسی سے بباعث فرط
غم تھا۔ بوجہ فراق نبوی آپ کو سخت تکلیف تھی۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد
چھ مہینہ کا پورا کرنا سخت مشکل ہو گیا تھا۔ فیصلہ شرعی سے ناراضگی اور پھر ایسی کہ نماز جنازہ
پڑھنے تک اجازت نہ دی جائے۔ شایان شان اہلبیت پاک علیہم الرضوان نہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر
بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ یعنی
خدا و رسول کے فیصلہ سے جو ناراض ہو۔ وہ مومن نہیں۔ اگر یہ فیصلہ مطابق حکم خدا و رسول
نہ تھا۔ تو حضرات ذیل علی و امہات المومنین و حسن و حسین کیوں ناراض نہ ہوئے۔ اور کیوں بعہد
مرتضوی اسی پر عمل رہا۔ رات کو دفن کرنے کا ارشاد غالباً بلحاظ اہتمام ستر ہوا ہوگا۔ پہلے بھی لکھ
چکا ہوں۔ کہ اتہام ظلم و غضب وغیرہ سب کا دفیعہ قرآن کریم نے فرمادیا۔ اسی آیت استخلاف
میں جملہ یعبدونني ولا یشرکون بی شیئاً خلفائے اربعہ علیہم الرضوان کو سب بہتانات
سے بری و پاک کر دیتا ہے۔ ایسا ہی آیت تطہیر انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اور نیز آیۃ مباہلہ فقل تعالوا ندع ابنائنا و
ابنائکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ
علی الکذبین آل کساء علیہم السلام کو نامناسب الزامات سے پاک اور صاف بتاتی ہے۔ اس
مقام پر آیت مباہلہ کو بھی کسی قدر بیان کر دیا ضروری اور موجب تقویت ایمان معلوم ہوتا ہے
جو لوگ لفظ پنجتن پاک کہنے والے کو دائرہ اہلسنت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ان کو بھی ہدایت
ہو جائے۔